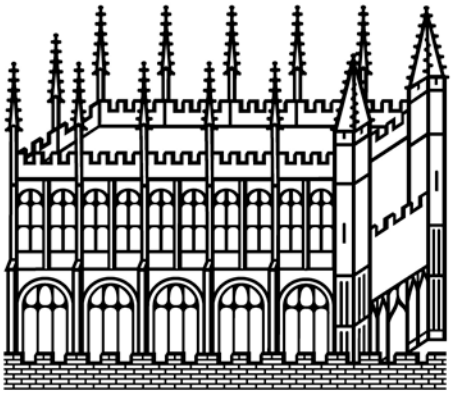

Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



16 E 20

خاتمۃ الطبع

شکر الٰہی کہ کتاب بیتال پچیسی نثر اردو مع تصویرات بار سوم مطبع منشی نول کشور واقع لکھنؤ محلہ حضرت گنج متصل ڈاک خانۂ سرکاری بماہ جولائی سنہ ۱۸۷۹ عیسوی مطابق ماہ رجب سنہ ۱۲۹۶ ہجری زیور طبع سے آراستہ ہوئی

خداوند عالم مطبوع عالم فرماوے ۔

INDIAN INSTITUTE



پھر منتر پڑھا اوس مردے کو جگا ہوم کر بل دیا اور دکشن کی طرف بیٹھہ جتنا کچھ وہان سرانجام تیار کیا تھا
سو اپنے دیوتا کو چڑھا دیا اور پان پھول دھوپ دیپ نیویدھ دے پوجا کر راجہ سے کہا تو ڈنڈوت کر
تیرا تیج پرتاپ ہوگا اور اشٹ سدہ تیرے گھر مین رہینگے یہ سن راجہ نے بیتال کی بات یاد کر ہاتھہ جوڑ
نپٹ آدھنتا سے کہا کہ مہاراج مین پرنام کرنا نہین جانتا پر آپ گرو ہین جو کریا کر کے سکھائیے تو مین
کرون یہ سن جوگی نے جو ہین ڈنڈوت کرنے کو سر جھکایا وہین راجہ نے ایک کھرگ مارا کہ سر جدا ہو گیا

جوگی کا ڈنڈوت کرنا اور راجہ کا اوسکا سر کاٹنا



اور بیتال نے آن پھولون کا مینھہ برسایا ایسا کہا ہے کہ جو اپنے تین مارا چاہے اوسکے مارے
اوہرم نہین اوس تین راجہ کا ساہس دیکھہ اندر سمیت سب دیوتا اپنے بمان پر بیٹھہ وہان جے جے کار
کرنے لگے اور راجہ اندر نے پرشن ہو راجہ بیر بکرماجیت سے کہا کہ بر مانگ تب راجہ نے ہاتھہ جوڑ کر کہا مہاراج
یہ کتھا میری سنسار مین پرسدھ ہو اندر نے کہا کہ جبتک چاند سورج پرتھوی اکاس استھر ہین تبتک
یہ کتھا پرسدھ رہیگی اور تو سرب بھوم کا راجہ ہوگا اتنی کہہ راجہ اندر اپنے استھان کو گیا اور راجہ نے
اون دونون بیتھون کو لے اوس کڑھاؤ مین ڈال دیا تب یہ دونون بیر حاضر ہو ڈنڈوت کر کہنے لگے
کہ ہمین کیا آگیا ہے راجہ نے کہا جب مین یاد کرون تب تم آنا اسطرح سے اونسے بچن لے راجہ اپنے
گھر آراج کرنے لگا ایسا کہا ہے کہ پنڈت ہو یا مورکھہ لڑکا ہو یا جوان جو بدھوان ہوگا اوسکی جو ہوگی

بیٹھین اور انیک انیک بھانت بھانت کی چنتا کرنے لگین اسمین چندرسین نام راجہ اور اوسکا بیٹا دونون
شکار کھیلتے ہوئے اوسی جنگل مین آنکلے اور دونون کے پانون چن دیکھہ راجہ نے اپنے پتر سے کہا کہ اس
مہابن مین آدمی کے پانون کے نشان کہان سے آئے راج پتر نے کہا مہاراج یہ چرن چن استری کی
ہین پرش کا پانون ایسا چھوٹا نہین ہوتا راجہ نے کہا سچ ایسا کومل چرن پرش کا نہین ہوتا پھر راج پتر نے
کہا اسی سمین گئی ہین راجہ نے کہا چلو اس بن مین ڈھونڈین جو ملین تو جسکا یہ بڑا پانون ہو سو تجھے دونگا
اور دوسری مین لونگا اسیطرح آپسمین بچن بند ہو آگے جا دیکھین تو دونون بیٹھی ہوئی ہین اونمین دیکھہ

راجہ چندرسین کا مع اپنے بیٹے کے جنگل مین واسطے شکار کے آنا اور رانی اور راج کنیا کو پانا



خوش ہو موافق قرار کے اپنے اپنے گھر آئے رانی کو راجکمار نے رکھا اور راج کنیا کو راجہ نے اتنی کتھا
کہہ بیتال بولا اے راجہ بکرم اون دونون کے لڑکون کا آپس مین کیا ناتا ہوگا یہ سن راجہ اگیان ہو چپ ہا
پھر بیتال خوش ہو بولا اے راجہ مین تیری بیرتا اور ساہس دیکھات پرسن ہوا پر ایک بات مین تجھسو
کہتا ہون سو تو سن کہ جسکے شریر کے روم سمان کانٹون کے اور دیہ کا ٹھہ سی اور نام شانت شیل سو
تیرے نگر مین آیا ہے اور تجھے اون نے میری لینے کو بھیجا ہے آپ بیٹھا مرگھٹ مین منتر جگا رہا ہے اور تجھے
مارا چاہتا ہے اسلیے مین جتا دیتا ہون کہ جب وہ پوجا کر چکیگا تب تجھسی کہیگا اے راجہ تو ساشٹانگ
دنڈوت کر تب تو کہیو کہ مین سب راجاؤن کا راجہ ہون اور سب راجہ آن کے مجھے دنڈوت کرتے ہین
مین نے آج تک کسی کو دنڈوت نہین کی اور مین نہین جانتا آپ گرو ہین مجھے کرپا کر سکھا دیجیے تو مین
کرون جب وہ دنڈوت کرے تب ایسا کھڑگ ماریو کہ سر جدا ہو جائے تد تو اکھنڈ راج کریگا اور یہ جو تو نکریگا
تو وہ تجھے مار اپل راج کریگا اتنی بات راجہ کو جتا بیتال اوسی مردے کی قالب سے نکل کر چلا گیا اور کچھہ
رات رہی وہ مردہ لا راجہ نے جوگی آگے رکھدیا جوگی اوسکو دیکھکر خوش ہوا راجہ کی بہت سی بڑائی کی

یہ خبر پاسارے کٹنب کے لوگ دھائے اوس لڑکے کو ارتھی مین باندھ سمشان مین لے گئے اور وہان جا
دیکھ آپس مین کہنے لگے کہ دیکھو موے پر بھی سندر لگتا ہے اسی طرح سے باتین کرتے تھے اور چتا چنتے تھے
کہ وہان ایک جوگی بھی بیٹھا تپسیا کر رہا تھا یہ بات سن وہ اپنے جی مین بچارنے لگا کہ میرا سریر ات بردھ
ہوا جو اس لڑکے کے سریر مین پیٹھون تو سکھ سے جوگ کرون یہ سوچکر اس لڑکے کے سریر مین آکروٹ لے رام کرشن کہہ ایسا
اوٹھ بیٹھا جیسے کوئی سوتے سے اوٹھ بیٹھے یہ دیکھ تمام لوگ اچنبھے مین ہو اپنے گھر آئے اور اوسکے باپ کو یہ اچرج دیکھ بیراگ ہوا
پہلے ہنسا اور پیچھے رویا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا ای راجہ بکرم کہہ وہ کیون ہنسا اور کیون رویا تب راجہ نے کہا جوگی کو اوسکے
سریر مین دیکھ اور یہ بدیا سیکھ کر ہنسا اور اپنے سریر کے چھوٹنے کی موہ سے رویا کہ ایک دن اسیطرح
مجھے بھی اپنا سریر چھوڑنا پڑیگا یہ سن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بھی پیچھے جا کاندھے پر رکھ لیچلا

پچیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ دکشن دسا مین دھرم پور نگر ہے وہان کے راجہ کا نام مہابل ایک سمین اوسی دیس کا
اور راجہ فوج لے چڑھ آیا اور اوسکا نگر آن گھیرا کتنے ایک دنون لڑتا رہا جب سینا اسکی ملگئی اور کچھ
کٹ گئی تب لاچار ہو رات کے وقت رانی کو بیٹی سمیت ساتھ لے جنگل مین نکلگیا جب کئی ایک کوس بن مین
پہونچا تو پربھات ہوا اور ایک گانون نظر آیا تب رانی اور راج کنیا کو ایک پیڑ تلے بٹھلا آپ گانون کیطرف
کھانے کا سامان لینے کو چلا تھا کہ اسمین بہیلیون نے آن گھیرا اور کہا ہتیار ڈال دے یہ سنکر راجہ نے
تیر مارانا شروع کیا اور ادھر سے اونھون نے اسیطرح ایک پہر لڑائی رہی اور کتنے ایک لوگ بہیلیون کے
مارے گئے اتنے مین ایک تیر راجہ کے کپال مین ایسا لگا کہ تھرا کر گر پڑا اور ایک نے راجہ کا سر کاٹ لیا جب

راجہ مہابل کا جنگل مین ایک درخت کے نیچے رانی اور راج کنیا کو بٹھلانا اور آپ
کھانا لینے گانون کو جانا اور راہ مین بہیلیون کے ہاتھ سے مارا جانا



رانی اور راج کنیا نے راجہ کو موا دیکھا تو روتی پیٹتی اولٹی بن کو چلین اسطرح سے کوس دو ایک چل ماندی ہو کر

اسمین اوسکے مکھ کی باس پاکھ پھیر سو رہا راجہ نے یہ چرتر دیکھا اپنے مندر مین جا آرام کیا بھور کے سمین اوٹھ دربار مین آا اوس برہمن کو بلا کر پوچھا کہ اے برہمن آج کی رات تو تو شکھ سے کائی اوسنے کہا مہاراج سکھ پایا راجہ نے کہا کس کارن برہمن نے کہا اوسکے مونھ سے بکری کی گند آتی تھی اس سے میرا جی بہت بچین رہا یہ سن راجہ نے دلالہ کو بلا کر پوچھا کہ اسے تو کہان سے لائی تھی اور یہ کون ہے اوسنے کہا یہ میری بہن کی بیٹی ہے جب تین مہینے کی تھی تب اسکی مان مرگئی مین نے اسے بکری کا دودھ پلا کر پالا ہے یہ سن راجہ نے کہا سچ تو ناری چتر ہے پھر سیج چتر کو اچھے اچھے بچھونے کروا پلنگ پر سلوایا پہ بھات ہوئی راجہ نے اوسے بلا کر پوچھا تو رات بھر شکھ سے سویا اون نے کہا مہاراج رات بھر نیند نہ آئی راجہ نے کہا کس کارن اوسنے کہا مہاراج اس سیج کی ساتوین تہ مین ایک بال ہے پر میری پیٹھ مین چبھتا تھا اس سے نیند نہ آئی راجہ نے اوس بچھونے کی ساتوین تہ مین دیکھا وہان ایک بال نکلا تب اوس سے کہا کہ تو سیج چتر ہے اتنی بات کہہ بیتال بولا اون تینون مین کون ات چتر ہے راجہ بکرم نے کہا جو سیج چتر ہے یہ سن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا راجہ بھی وہین جا اوسے باندھ کاندھے پر رکھہ لے چلا

چوبیسوین کہانی

بیتال نے کہا اے راجہ کلنگ دیس مین ایک جگسر نام برہمن تسکی استری کا نام سوم دت تھا ات روپ وتی تھی وہ برہمن جگ کرنے لگا اسمین اوس استری کے ایک سندر لڑکا ہوا جب وہ پانچ برس کا ہوا تب باپ اوسکا شاستر پڑھانے لگا بارہ برس کی عمر مین وہ سب شاستر پڑھکر پانڈت ہوا اور سدا اپنے باپ کی سیوا مین رہنے لگا کتنے ایک دنون بیتے وہ لڑکا مر گیا اوسکے سوگ سے ماتا پتا چلا چلا روئے گے



مرجانا جگسر برہمن کے لڑکے کا اور اوسکا مع کنبے کے جلانے کو لیجانا اور دریا کنارے ایک جوگی تپسیا کرتا ہوا

روپیہ لیا اور پکڑ دیا تب اونمین سے بڑے بھائی نے منجھلے سے کہا تو اوٹھالے اوسنے چھوٹے سے کہا بھائی تو
اوٹھالے اوسنے کہا کہ مین نہ چھوؤنگا میرے ہاتھ مین دُرگند آویگی اور مین بھوجن کرنے مین چتر ہون
منجھلا بولا کہ مین ناری رکھنے مین بڑے نے کہا کہ مین بیج سو فی مین چتر ہون اسطرح تینون بوادھہ
کرنے لگے چھوٹے کو وہین چھوڑ جھگڑتے ہوئے راجہ کے دروازہ پر جا دوارپال سے انھون نے کہا کہ تین برہمن
فریادی آئے ہین یہ جاکر تو راجہ سے کہہ یہ سُن دربان نے راجہ کو خبر دی راجہ نے بلا کر پوچھا کہ تم کسواسطے

جانا تینون کا واسطے انصاف کے راجہ کے پاس



آپس مین جھگڑتے ہو تب اونمین سے چھوٹا بولا کہ مہاراج مین بھوجن مین چتر ہون منجھلے نے کہا پر تھوی ناتھ
مین ناری چتر ہون بڑے نے کہا دھرما اوتار مین بیج چتر ہون یہ سُن راجہ نے کہا اپنی اپنی پرکشا دو انھون نے
کہا بہت اچھا راجہ نے اپنے رسوئیے کو بلا کر کہا کہ بھانت بھانت کی بھوجن اور پکوان بنا اس برہمن کو
اچھی طرح بھوجن کراؤ یہ سُن رسوئیے نے چار رسوئی تیار کرا اوس بھوجن چتر کو لیجا تھال پر بٹھایا چاہیے
کہ وہ گرا اس اوٹھا لگھ مین دے کہ اسمین دُرگند آئی اوسنے چھوڑ ہاتھ دھو راجہ کے پاس آیا راجہ نے
پوچھا تو نے سنکھہ سی بھوجن کیا تب اوسنے کہا مہاراج اَن مین دُرگندہ آئی مین نے بھوجن نکیسا پھر
راجہ نے کہا دُرگندہ کارن کہہ اوسنے کہا مہاراج مرگھٹ کی چانول تھے مُردی کی بو اوسمین سے آتی تھی
اس کارن نکھایا یہ سنکر راجہ نے اپنے بھنڈاری کو بلا کر پوچھا ارے یہ کس گانون کے چانول تھے اوسنے
کہا مہاراج شیو پور کے راجہ نے کہا وہان کے کسان کو بلاؤ تب بھنڈاری نے اوس گانون کو زمیندار کو
بلوایا راجہ نے پوچھا یہ کس بھوم کے چانول ہین کہا کہ مہاراج سمشان کے ہین یہ سنکے راجہ نے اوس برہمن سے
کہا کہ تو بیج بھوجن چتر ہے پھر ناری چتر کو بلوا ایک اچھی استری کو بلوا اوسکے پاس رکھوا دیا اور وہ دونون
آپسمین لپٹ کی باتین کرنے لگی راجہ چھپ کے جھروکے سے دیکھنے لگا اور اوس برہمن نے چاہا کہ اوسکا بوسہ

بال اور بردھ اوستھا مین شیش جوڑ ہے سو بیاد بیوگ سوگ مین گذرتی ہے اور جی جو ہے پانی کی ترنگ
کی طرح چنچل ہے اس سی اس منش کو سکھ کہان ہے اور اب کلجگ کی سمین ست بادی منش ملنی دُرلبھ
ہین اور دن بدن دیش اُجڑتے ہین راجہ لوبھی ہوتے ہین پرتھوی مند پھل دیتی ہے چور ڈاز چاہے
پرتھوی مین اپادھ کرتے ہین اور دھرم پت ست سنسار مین تھوڑا رہا ہے راجہ کو مل برہمن لالچی لوگ
لگائی کے بس ہوئے استری چنچل ہوئی پتا کار نندرا پُتر کرنے لگا اور متر شترتا اور دیکھو جسکا باپ مان
کنھیا اور پُترا رجن تس ابھمن کو بھی کال نے نچھوڑا اور جس سمین منش کو جم لیجاتے ہین لکشمی اوسکے
گھر مین رہتی ہے اور مان باپ جورو لڑکے بھائی بندھ کوئی کام نہین آتا ہے بھلائی بُرائی پاپ
پُن ہی ساتھ جاتا ہے اور وہی کنبے کی لوگ دور سی مرگھٹ مین لیجا جلا دیتے ہین اور دیکھو ادھر رات
بتیت ہوتی ہے اودھر دن آتا ہی ادھر چاند است ہوتا ہی اودھر سورج اودی ایسے ہی جوانی جاتی ہی
بڑھاپا آتا ہے اسیطرح کال بیتا چلا جاتا ہے پر یہ دیکھکر بھی اس منش کو گیان نہین ہوتا دیکھو ست جگ
مین مان دھاتا ایسا راجہ کہ جسنے دھرم کے جس سی ساری پرتھوی کو چھا دیا تھا اور تریتا مین سری رامچندر
راجہ کہ جسنے سمندر کا پل باندھ لنکا سا گڈھ توڑ راون کو مارا اور دواپر مین بدشتر نے ایسا راج کیا کہ
جسکا جس ابتک لوگ گاتی ہین پر کال نے اونھون کو نچھوڑا اور آکاس کے اوڑنی والے پنچھی اور سمندر کے
رہنے والے جیو سمین پای دی بھی آفت مین آپڑتے ہین اس سنسار مین آکے دُکھ سے کوئی نہین چھوٹا
اسکا موہ کرنا متھا ہی اس سی اوتم یہ ہی کہ دھرم کاج کیجیے اسطرح سے جب بش شرمانی سمجھایا تب اوس برہمن کے
جی مین آیا کہ اب پُن کاج کیجیے یہ من مین اوسنی سوچ اپنی بیٹے سے کہا کہ جگ کرنے مین بیٹھا ہون تم سمندر سے
جاکر کچھوا لے آؤ باپ کی اگیا پا ایک دہیمر سے جاکر کہا کہ ایک روپیہ لی اور ایک کچھپ پکڑ دے اوسنے

جانا برہمن کے تینون بیٹون کا دریا کے کنارے واسطی لینے کچھوے کے



دودھ گھی چینی سے اپنی سریر کو پشٹ کر کا مانتر ہو استری سے بھوگ کرتے ہین سو اپنا جوگ کھوتے ہین
اتنا پڑھکر وہ بولا کہ اب مین تیرتھ جاترا کرونگا یہ بات سُن اوسکے کٹنب کی لوگ بہت خوش ہوئے اتنی
کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ کس کارن وہ رویا اور کس کارن وہ ہنسا تب راجہ نی کہا کہ بالک پن کا
مان کا پیار اور جوانی کا سُکھ یاد کر اور اتنے دنون اس دیہہ کی رہنے کے موہ سے رویا اور اپنی بدیا
سُدھ کر کے نئی کایا مین پیٹھ کی ہنسا یہ بات سُن بیتال پھر اوسی پیڑ پر جا لٹکا پھر راجہ اوسی طرح سے
باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا

تیئیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ دھرم پور نام نگر وہان کا دھرمج نام راجہ اوسکے شہر مین گوبند نام برہمن چارون
بید چھون شاستر کا جاننے والا تھا اور اپنے دھرم کرم سی ساؤدھان اور ہردت سوم دت یکش دت
برہم دت اوسکے چار بیٹے تھے بڑے بڑی پنڈت بڑے چتر اور اپنے باپ کی اگیا مین سدا رہتے تھے
کتنے ایک دن پیچھے بڑا بیٹا مر گیا اور وہ بھی اوسکے دُکھ سے مرنی لگا تس سمین بھارنگی راجہ کا پروہت

مرجانا برہمن کے بڑی لڑکے کا اور اوسکا غم مین بُری حالت کرنا اور سمجھانا برہمن کا اوسکے تئین



بشن شرمان آن کے اوسے سمجھانے لگا کہ یہ منش جس سمین مان کے گربھ مین آتا ہے پہلی دہین دُکھ پاتا ہی
دوسرے جوانی مین کام کے بس ہو پریتم کے بھوگ سی ایذا سہتا ہی چوتھے بوڑھا ہو اپنے شریر کے نربل
ہونے سے اذیت مین پڑتا ہے غرض سنسار مین جنم لینے سے دُکھ بہت ہوتا ہے اور سُکھ تھوڑا کیونکہ
یہ سنسار دُکھ کا مول ہے اگر کوئی درخت کی پھنگ پر جا چڑھے یا پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے یا پانی مین چھپ رہے
یا لوہے کی پنجرے مین گھس رہی پاتال مین جا چھپے تو بھی نہین کال چھوڑتا ہے اور پنڈت مورکھ
اور دھنوان نردھن گیانی بلوان نربل کیسا ہی کوئی ہووے پر یہ سرب بھگشی کال کسو کو نہین
چھوڑتا تمام سو برس کی منش کی آربل ہے تسمین سے آدھی تو رات مین جاتی اور آدھی کی آدھی

بائیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ بشیپور نام نگر وہان کا بدگرہ نام راجہ اوسکے نگر مین نارائن نام برہمن تھا وہ ایک دن اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ میرا شریر برودھ ہوا اور مین دوسرے کی کایا مین پیٹھنے کی بدیا جانتا ہون اس سے بہتر یہ ہے اس پرانی دیہہ کو چھوڑ اور کسو جوان کے شریر مین جا کے بھوگ کرون جب وہ یہ اپنے جی مین بچار کر چکا اور ایک ترمین شریر مین پیٹھنے لگا تو پہلے رویا اور پیچھے ہنسا پھر اوسمین پیٹھکے

تصویر برہمن پیرا اور ایک برہمن جوان مُردہ اور اوس بڈھے کا اوسکے قالب مین روح لیجانا



اپنے گھر مین آیا لیکن ساری کٹنب کے لوگ اوسکے کرتب سے واقف تھے پھر اونکے آگے کہنے لگا کہ مین اب جوگی ہوا اتنا کہکے پڑھنے لگا آسا کی سر دور کو تپیا کے تیج سے سکھا تسمین مین کور کھا اندریون کو استھل کر کے سو جوگی چتر کہاوے اور یہ گت سنسار کے لوگون کی ہے انگ گلا مُنڈ ہلا دانت گرین بوڑھے ہو لاٹھی لے پھرین تو بھی ترشنا نہین مٹتی اور اسیطرح سے کال چلا جاتا ہے دن ہوا رات ہوئی مہینا ہوا برس ہوا بالک ہوا بوڑھا ہوا اور کچھ نہین معلوم کہ مین کون ہون اور لوگ کون ہین اور کون کسیلیے کسو کا سوگ کرتا ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے اور انت کال سب جی جانے والے ہین اور انمین سے ایک نہ رہیگا انیک انیک لاگ ہین اور انیک انیک من ہین اور انیک انیک موہ ہین اور بھانت بھانت کے پاکھنڈ برہمانے رچے ہین پر بُدھ مان اونسے بیچ آسا اور ترشنا کو مار سر موڑا ہاتھ مین ڈنڈ کمنڈل لے کام کرودھ کو مار جوگی ہو ننگے پانون تیرتھ تیرتھ ڈولتے پھرتے ہین سو موکش پدارتھ پاتے ہین اور یہ سنسار سپنے کی طرح ہے اسمین خوشی کیجیے اور کسکا غم اور کیلے کے گابھے کی طرح سنسار ہے اسمین سار کچھ نہین اور دھن جوبن بدیا کا جو گرو کرتے ہین سو اگیان ہین اور جو جوگی ہو کمنڈل ہاتھ مین لے بار بار بھیک مانگ

دودھ گھی چینی سے اپنی سریر کو پشٹ کر کا مانتر ہو استری سے بھوگ کرتے ہین سو اپنا جوگ کھوتے ہین
اتنا پڑھکر وہ بولا کہ اب مین تیرتھ جاترا کرونگا یہ بات سُن اوسکے کٹنب کی لوگ بہت خوش ہوئے اتنی
کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ کس کارن وہ رویا اور کس کارن وہ ہنسا تب راجہ نی کہا کہ بالک پن کا
مان کا پیار اور جوانی کا سُکھ یاد کر اور اتنے دنون اس دیہہ کی رہنے کے موہ سے رویا اور اپنی بدیا
سُدھ کر کے نئی کایا مین پیٹھ کی ہنسا یہ بات سُن بیتال پھر اوسی پیڑ پر جا لٹکا پھر راجہ اوسی طرح سے
باندھ کاندھے پر رکھہ لیچلا

تیئیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ دھرم پور نام نگر وہان کا دھرمج نام راجہ اوسکے شہر مین گوبند نام برہمن چارون
بید چھون شاستر کا جاننے والا تھا اور اپنے دھرم کرم سی ساؤدھان اور ہردت سوم دت یکش دت
برہم دت اوسکے چار بیٹے تھے بڑے بڑی پنڈت بڑے چتر اور اپنے باپ کی اگیا مین سدا رہتے تھے
کتنے ایک دن پیچھے بڑا بیٹا مر گیا اور وہ بھی اوسکے دُکھ سے مرنی لگا تس سمین بھارنگی راجہ کا پروہت

مرجانا برہمن کے بڑی لڑکے کا اور اوسکا غم مین بُری حالت کرنا اور سمجھانا برہمن کا اوسکے تئین



بشن شرمان آن کے اوسے سمجھانے لگا کہ یہ منش جس سمین مان کے گربھ مین آتا ہے پہلی دہین دُکھ پاتا ہی
دوسرے جوانی مین کام کے بس ہو پریتم کے بھوگ سی ایذا سہتا ہی چوتھے بوڑھا ہو اپنے شریر کے نربل
ہونے سے اذیت مین پڑتا ہے غرض سنسار مین جنم لینے سے دُکھ بہت ہوتا ہے اور سُکھ تھوڑا کیونکہ
یہ سنسار دُکھ کا مول ہے اگر کوئی درخت کی پھنگ پر جا چڑھے یا پہاڑ کی چوٹی پر بیٹھے یا پانی مین چھپ رہے
یا لوہے کی پنجرے مین گھس رہی پاتال مین جا چھپے تو بھی نہین کال چھوڑتا ہے اور پنڈت مورکھ
اور دھنوان نردھن گیانی بلوان نربل کیسا ہی کوئی ہووے پر یہ سرب بھگشی کال کسو کو نہین
چھوڑتا تمام سو برس کی منش کی آربل ہے تسمین سے آدھی تو رات مین جاتی اور آدھی کی آدھی

باتیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ پشپور نام نگر وہان کا بدگرہ نام راجہ اوسکے نگر مین نارائن نام برہمن تھا وہ ایکدن اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ میرا شریر برودھ ہوا اور مین دوسرے کی کایا مین پیٹھنے کی بدیا جانتا ہون اس سے بہتر یہ ہے اس پرانی دیہہ کو چھوڑا اور کسو جوان کے شریر مین جاکے بھوگ کرون جب وہ یہ اپنے جی مین بچار کرچکا اور ایک ترین شریر مین پیٹھنے لگا تو پہلے رویا اور پیچھے ہنسا پھر اوسمین پیٹھکے

تصویر برہمن پیرا اور ایک برہمن جوان مُردہ اور اوس بڈھے کا اوسکے قالب مین روح لیجانا



اپنے گھر مین آیا لیکن ساری کٹنب کے لوگ اوسکے کرتب سے واقف تھے پھر اونکے آگے کہنے لگا کہ مین اب جوگی ہوا اتنا کہکے پڑھنے لگا آسا کی سر دور کو تپیا کے تیج سے سکھا تسمین مین کور کھا اندریون کو استھل کرکے سو جوگی چتر کہاوے اور یہ گت سنسار کے لوگون کی ہے انگ گلے مُنڈ ہلے دانت گرین بوڑھے ہو لاٹھی لے پھرین تو بھی ترشنا نہین مٹتی اور اسیطرح سے کال چلا جاتا ہے دن ہوا رات ہوئی مہینا ہوا برس ہوا بالک ہوا بوڑھا ہوا اور کچھ نہین معلوم کہ مین کون ہون اور لوگ کون ہین اور کون کیلیے کسو کا سوگ کرتا ہے ایک آتا ہے ایک جاتا ہے اور انت کال سب جی جانے والے ہین اور انمین سے ایک نہ رہیگا انیک انیک لاگ ہین اور انیک انیک من ہین اور انیک انیک موہ ہین اور بھانت بھانت کے پاکھنڈ برہمانے رچے ہین پر بدھ مان اونسے بیچ آسا اور ترشنا کو مار سر موڑا ہاتھ مین ڈنڈ کمنڈل لے کام کرودھ کو مار جوگی ہوتے ہین پانون تیرتھ تیرتھ ڈولتے پھرتے ہین سو موکش پدارتھ پاتے ہین اور یہ سنسار سپنے کی طرح ہے اسمین خوشی کیجیے اور کسکا غم اور کیلے کے گابھے کی طرح سنسار ہے اسمین سار کچھ نہین اور دھن جوبن بدیا کا جو گرو کرتے ہین سو اگیان ہین اور جو جوگی ہو کمنڈل ہاتھ مین لے بار بار بھیکھ مانگ

کنارے ہوا وس پوٹ کو کھول ایک ڈساری ہڈیان جابجا لگا منتر پڑھ چھیٹا مارا کہ وے ہاڑ لگ گئے

دیکھنا چارون برہمنون کا کنجرون کو شیر مردہ کی کھال نوچتے ہوئے



دوسرے نے اسی طرح اون ہڈیون پہ ماس جایا تیسرے نے اسی بھانت سو ماس پر چام بٹھا دیا چوتھے نے اسی ریت سو اوسے جلا دیا پھر وہ اوٹھتے ہی ان چارون کو کھا گیا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ

جلانا چارون برہمنون کا شیر کو اور کھا جانا شیر کا چارونکو

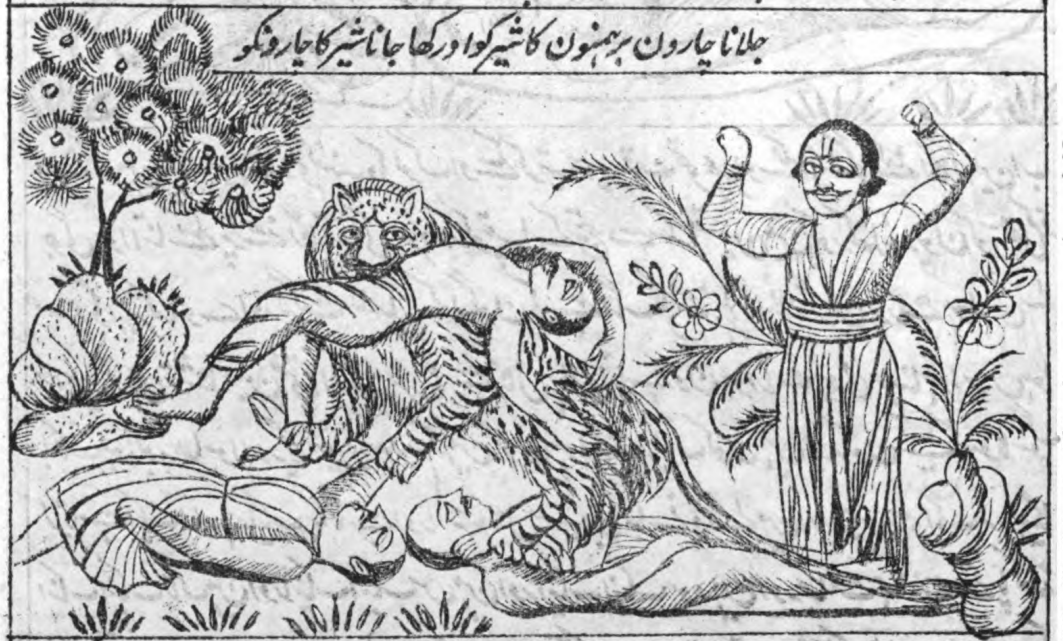

اون چارون مین کون اوسک سو رکھہ تھا راجہ بکرم نے کہا جسنے اوسے جلا دیا سو ہی بڑا سورکھہ تھا اور ایسا کہا ہے کہ بُدھ بنا بدیا کسی کام کی نہین بلکہ بدیا سے بُدھ ہین اسی طرح مرتے ہین جیسے سنگھہ کے جلانے والے موئے یہ بات سُن بیتال اوسی درخت مین جا لٹکا پھر راجہ اوسیطرح باندھہ کاندھے پر رکھہ لیچلا

اور جب صبح ہوئی اوسکے گھر کے لوگ ان دونون کو مرگھٹ مین لیگئے اور چتا چُن کر اونھین آگ لگائی تھی
کہ اسمین اوسکا خاوند بھی پردیس سے مرگھٹ کی راہ آنکلا تب لوگون کے رونے کی آواز سنکر یہ وہان گیا
دیکھتا کیا ہے کہ اسکی استری پرش کے ساتھ جلتی ہے یہ بھی برہ سے بیاکل ہوا وسی آگ مین جل کر مرگیا یہ خبر
نگر کے لوگ سُنکے آپس مین کہنے لگے کہ ایسا اچرج نہ آنکھون دیکھا نہ کانون سُنا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا
کہ اے راجہ ان تینون مین کونسا ادھک کامی ہوا راجہ نے کہا اوسکا خاوند ادھک کامی ہوا بیتال نے
کہا کس کارن راجہ نے کہا جن نے اپنی ناری کو اور کے ارتھ موئی دیکھ کر ودھ تیاگ کرا وسکے پریم مین
سنگن ہوجی دیا یہ ادھک کامی ہوا یہ بات سُن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا راجہ بھی وہین جا
اوسے باندھ کاندھے پر رکھہ لیچلا

اکیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ جیتھل نام نگر وہان کا برودھان نام راجہ اوسکے نگر مین بشن سوامی نامے برہمن اوسکے
چار بیٹے تھے ایک جواری دوسرا کسبی باز تیسرا اچھلا چوتھا ناستک ایک دن وہ برہمن اپنے بیٹونکو سمجھانے لگا
کہ جو کوئی جوا کھیلتا ہے اوسکے گھر مین لکشمی نہین رہتی یہ سُن وہ جواری اپنے جی مین بہت دق ہوا اور پھر
اون نے کہا راج نیت مین ایسا لکھا ہے کہ جواری کے ناک کان کاٹ دیس سے نکال دے کہ اور لوگ
جوا نہ کھیلین اور جواری کے جورو لڑکون کو گھر مین ہوتے بھی گھر نجانیے کیونکہ نہ معلوم کسوقت ہارے
اور جو بسوا کے چرترون پہ موہت ہوتے ہین سو اپنے جی کو دُکھ بساتے ہین اور کسبی کے بس مین ہو کر
اپنا دے انت کو چوری کرتے ہین اور ایسا کہا ہے کہ جو ناری آدمی کے مَن کو ایک گھڑی مین موہ دے
ایسی ناری سے گیانی دور رہتے ہین اور اگیانی اوس سو پریت کرا اپنا ست شیل جش اچار بچار نیم دھرم
سب کھوتے ہین اور اوسکو اپنے گرو کا اُپدیس بھلا نہین لگتا اور ایسا کہا ہے کہ جسنے اپنی لاج کھوئی
دوسرے کو وہ کب بُرا مت کرنے سے ڈرتی ہے اور مثل ہے جو بلاؤ اپنے بچے کو کھاتا ہے سو پوہے کو کب
چھوڑیگا پھر کہنے لگا کہ جنھون نے بالک پن مین بدیا نہین پڑھی اور جوانی مین کام سے اوتر ہو جن کی
گرو مین رہے سو برودھ کال مین پچتا کے حرص کی آگ مین جلتے ہین یہ بات سُن اُن چارون نے اپسمین
بچار کے کہا کہ بدیا ہین پُرش کے جینے سے مرنا بھلا ہے اس سے اوتم یہ ہے کہ بدیس مین جا کر پڑھیے یہ بات
اپسمین ٹھان وے ایک اور نگر مین گئے اور کتنی ایک مدت بعد پڑھ کے پنڈت ہوا اپنے گھر کو چلے راہ مین
دیکھتے کیا ہین کہ کنجر موئی ہوئے شیر کی ہڈی چمڑا جدا کر گٹھری باندھ چاہے کہ لیجائے انھون نے اپسمین کہا
کہ آؤ اپنی اپنی بدیا آزماوین یہ ٹھہرا ایک نے اوسے بُلا کر کچھ دیا اور وہ پوٹلا اوسے وداع کیا رسی سی

یہ باتین کر رہی تھی کہ سانجھ ہوئی اور چاند نظر آیا تب چاند کی طرف دیکھکے بولی کہ اے چندرمان ہم سنتے تھے
کہ تم مین امرت ہے اور کرنون کی راہ سے امرت برساتے ہو سو آج میرے پر تم بھی بش برسانے لگے
پھر سکھی سے کہا کہ یہان سے مجھے اوٹھا کر لیچل کہ مین چاندنی سے جلی مرتی ہون تب یہ اوسے اوٹھا کر
چوپاری پر لیگئی اور کہا تجھے ایسی باتین کہتے لاج نہین آتی نادان اوسنے کہا کہ اے سکھی مین سب
جانتی ہون پر من موہ نے مجھے مار کے نلج کیا اور مین دھیرج بہتیرا کرتی ہون پر برہ کی آگ سے جیون جیون
جلتی ہون تیون تیون گھر مجھے بش سا نظر آتا ہے سکھی بولی کہ تو خاطر جمع رکھہ مین تیرا سب دکھ دور کرونگی
اتنا کہہ سکھی اپنے گھر گئی اور اِن نے اپنے جی مین بچارا کہ اس سریر کو اوسکے کارن تجون اور پھر کے
جنم لے اوس سے مل سکھہ بھوگ کرون یہ کامنا کر گلے مین پھانسی ڈال چاہے کہ کھینچ اتنے مین سکھی
آپہونچی اور اوسنے جھٹ اوسکے گلے سے رسّی نکال کر کہا جینے سے سب کچھ ہے مرنے سے نہین وہ بولی ایسے
دکھہ پانے سے مرنا بھلا ہے سکھی نے کہا کہ گھڑی بھر سستا کہ مین اوسے جاکر لے آتی ہون اتنا کہہ وہان
گئی جہان کملاگر تھا پھر اوسی چھپ کو دیکھا تو وہ بھی برہ سے بیاکل ہو رہا ہے اور اوسکا مستر گلاب کے
پانی سے چندن گھس اوسکے بدن مین لگاتا ہے اور کیلے کے کومل کومل پاتون سے پون کر رہا ہے
تسپر بھی برہ کی آگ سے وہ گھبرا کر جلا ہی جلا پکارتا ہے اور مترسے کہتا ہے کہ زہر لاوے مین اپنے پران
تیاگ کر اس کشٹ سے چھوٹون اسکی یہ اوستھا دیکھہ اوسنے اپنے جی مین کہا کیسا ہی ساہسی پنڈت
چترویکی دھرنش ہو یہ کام دیوا وسے ایک چھن مین بکل کر دیتا ہے اتنا اپنے من مین بچار سکھی نے
اوس سے کہا اے کملاگر تیرے تئین نگ منجری نے کہا ہے کہ تو آکے مجھے جی دان دے اِن نے کہا
یہ تو اون نے مجھے جی دان دیا اتنا کہہ اوٹھہ کھڑا ہوا اور سکھی اسے اپنے ساتھ لیے ہوئے اوسکے پاس گئی
یہ وہان جاکر دیکھے تو وہ موئی ہوئی پڑی ہے پھر اِن نے بھی ایک آہ کا نعرہ مارا کہ اوسکے ساتھ اوسکا دم نکلگیا

نگ منجری اور کملاگر برہمن کی چتا مین آگ دینا اور اوسکے خاوند کا آنا اور آگ مین کود کر جل جانا



استری سنسار مین دُکھہ کی کھان ہے اور بنتی کا گھر ساہس کی گرانیوالی اور موہ کی کرنیوالی دھرم کی ہرنیوالی
ایسی جو بش کی جڑ ہو اوسے اوتم کن نے کہا ہے اور ایسا کہا ہے کہ آپ واکے لیے دھن رکھیے اور
دھن دیکے استری کی رکشا کیجیے اور دھن کی استری دیکے اپنے جی کو بچایئے اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ
ہے راجہ مرنے کے سمین آدمی روتا ہے تو اوسکی حقیقت بتا کہ وہ کیون ہنسا راجہ نے کہا یہ بچار کے وہ
ہنسا کہ بالاپن مین ماتا رکشا کرتی ہے اور بڑے ہوئے سے پتا پالتا ہے سمین اسمین رعیت کی راجہ
سہاے کرتا ہے سنسار کی یہ ریت ہے اور میرا یہ حال ہے کہ ماتا پتا نے دھن کے لوبھہ سے راجہ کو دیا اور
کھانڈا لے مارنے کو کھڑا ہے اور دیوتا کو بل کی اچھا ہے دیا کسیکو بھی نہ آئی یہ سُن بیتال اوسی پیڑ پر
جا لٹکا اور راجہ بھی وہین جھپٹ کے پہونچا اور اوسے باندھ کاندھے پر رکھہ لے چلا

بیسوین کہانی

بیتال بولا ای راجہ پیشال پور نام ایک نگر ہے وہان کے راجہ کا نام بشور اوسکے نگر مین ایک بنیا تھا تسکا نام ارتھہ دت اور
اوسکی بیٹی کا نام ننگ منجری شادی اوسکی کنول پور کے منی نام بنیے سے کر دی تھی کتنے ایک دنون پیچھے
وہ بنیا سمندر پار بنج کو گیا اور یہان جب یہ جوان ہوئی تب ایک دن اپنی چوپاری پر کھڑی ہوئی رستے کا
تماشا دیکھتی تھی کہ اسمین بمنیٹھا کملاگر نام چلا آتا تھا ان دونون کی چار نظرین ہوئین اور دیکھتے ہی موہت

کملاگر برہمن کا ننگ منجری کو کوٹھے پر دیکھکر عاشق ہونا



ہو گئی پھر گھڑی ایک پیچھے سرت سبہان بمنیٹھا برہ سے بیاکل ہوا اپنے دوست کے گھر گیا اور یہان یہ بھی
اوسکی جدائی کی پیر سے بیچینی مین تھی کہ اتنے مین سکھی نے آن کے اوٹھایا پر اسے کچھ اپنی سُدھ نہ تھی
پھر اوسنے گلاب چھڑکا اور خوشبوئین سونگھائین کہ اوسمین اوسے ہوش آیا اور بولی کہ اے کام دیو مہادیو
نے تجھے جلا کر بھسم کیا تسپر بھی تو اپنی کھٹائی سے نہین چوکتا اور بن اپرادھ ابلاؤن کو انیک دُکھہ دیتا ہے

کھاؤنگا راجہ نے کہا ایسا مت کر جو تو مانگے سو مین دونگا تب راکشس نے کہا کہ اے راجہ جو تو سات برس کے برہمن کے لڑکے کا سر کاٹ کر اپنے ہاتھ سے مجھے دے تو مین اسے نہماؤن راجہ نے کہا ایسا ہی کرونگا پر آج کے ساتوین دن میرے نگر آئیو مین تجھے دونگا اسیطرح سے راجہ کو بچن بند کر راکشس اپنے استھان کو گیا اور راجہ رہوے راجہ بھی اپنے محل مین آداخل ہوا منتری نے آنکے بہت سی شادی کی اور آگے بھیجدی اور راجہ نے منتری سے وہ برتانت کہکر پوچھا کہ ساتوین دن راکشس آویگا کہوا وسکا جتن کیا کرین منتری نے کہا مہاراج کسی بات کی چنتا نہ کیجیے بھگوان سب بھلا کریگا اتنا کہہ منتری نے سوا من کنچن کا ایک پتلا بنوا اوسمین جواہر جڑوا ایک چبوترے پر رکھوا چوراہے مین کھڑا کروا کر اوسکے رکھوالون سے کہا کہ جو برہمن اپنے سات برس کے لڑکے کا راجہ کو سر کاٹنے دے سوا سے لے یہ کہکر چلا آیا پھر جو لوگ اوسکو دیکھنے کو آتے تھے اونسے چوکیدار یہی کہتے تھے دو دن تو یوہین بیتے پر تیسرے دن اوسی نگر کا ایک دربل سا برہمن کہ جسکے تین بیٹے تھے وہ یہ بات سُن گھر مین آ برہمنی سے کہنے لگا کہ ایک پُترا پنا راجہ کو بل کی واسطے دو تو سوا من سونے کا پتلا جڑاؤ گھر مین آوے یہ سُن برہمنی بولی کہ چھوٹے لڑکے کو نہ دونگی برہمن نے کہا بڑے کو مین نہ دونگا یہ بات سُن منجھلے نے کہا پتا میرے تئین دیجیے اوسنے کہا اچھا پھر برہمن بولا کہ سنسار مین دھن ہی مول ہے اور دھن ہی کو سکھ کہان اور جو دلدری ہوا وسکا سنسار مین آنا برتھا ہے اتنا کہہ منجھلے لڑکے کو لے جا چوکیدارون کو دے اوس پتلے کو اپنے گھر لے آیا اور اودھر اوس لڑکی کو لوگ منتری کے پاس لے آئے پھر جب سات دن بیت گئے وہ راکشس بھی آیا راجہ نے چندن اکشت پھول دھوپ دیپ نیوید وبھل پان بستر لے اوسکی پوجا کی اور اوس لڑکے کو بلا کھانڈا ہاتھ مین لے بل دینے کو کھڑا ہوا اسمین وہ لڑکا پہلے ہنسا اور پیچھے رویا اتنے مین راجہ نے کھانڈا مارا کہ سر جدا ہو گیا سچ ہی جو گیانی کہگئے ہین

راکشس کا آنا اور راجہ کا برہمن کے لڑکے کا سر کاٹ کر چڑھانا



اوسنے راجہ سے پوچھا کہ یہان کس کارن آئے اوسنے کہا مہاراج شکار کرنے آیا ہون وہ بولا کہ کسیکو تو مہاپاپ
کرتا ہی ایسا کہا ہی کہ ایک جن پاپ کرتا ہی اور انیک جن اوسکی پاپ کا پھل بھگتی ہین کہ جو نے کہا کہ مہاراج مجھپر کرپا کرکے دھرم ادھرم
کا بچار کہو تب وہ مُن بولا سنیے مہاراج کہ جیون جیون نرجل کھا بن باس کرتے ہین تنکے مارنے سے بڑا
ادھرم ہوتا ہے اور پشو پنچھی منش کے پرتت پال کرنے کا بڑا دھرم ہے تو ایسا کہا ہے کہ جو بہیمان اور سرن
آئے کو نربھی کر دیتے ہین سو مہادان کا پھل لیتے ہین اور ایسا کہا ہے کہ کشمار برابر پت نہین اور سنتوکھ
سمان سکھ متر تا تل دھن نہین اور دیا سم دھرم اور جو نر اپنے دھرم مین سادھان ہے اور دھن گن
بدیا جش پر بھوتا پا ابھومان نہین کرتے اور جو اپنی استری سی سنتشٹ ہین اور ست بادی ہین سو انت کال
مکت گت پاتے ہین اور جٹا دھاری بستر مین نرایدہ کو پہنتے ہین وے لوگ انت سمین نرک بھوگ کرتے
اور جو راجہ رعیت کی دکھ دائیون کو ڈنڈ نہین دیتا وہ بھی نرک بھگتا ہے اور جو راج پتی یا متر کی استری یا کنیا
یا آٹھ نو مہینے کی گربھنی سے بھوگ کرتا ہے مہا نرک مین پڑتا ہے ایسا کہا ہے دھرم شاستر مین یہ سُن راجہ نے
کہا آج تک نادانی سے جو پاپ کیا سو کیا پھر بھگوان نے چاہا تو مین نکرونگا راجہ کے اس کہنے سے مُن نے
پرشن ہوکے کہا کہ جو تو بر مانگے سو دون مین تجھسی بہت سنتشٹ ہوا تب راجہ نے کہا مہاراج جو تم مجھپر تشٹ ہوئے
تو اپنی کنیا مجھے دو یہ سُن مُن نے اپنی پُتری راجہ کو گندھرو بواہ کی ریت سی بیاہ دی اور آپ اپنی استھان کو
گیا پھر راجہ رش کنیا کو لے اپنے نگر کی طرف چلا کہ رستے مین قریب آدھی دور کے سورج است ہوا اور چندرمان
اودی تب راجہ ایک درخت گھنا سا دیکھ اوسکے نیچے اوتر گھوڑا اوسکی جڑ سے باندھ زین پوش بچھا اوس
سمیت سو رہا پھر دو پہر رات کی سمین ایک برہمہ راکشس نے آ راجہ کو جگا کر کہا کہ ہے راجہ تیری استری کو

راجہ کا مع اوس عورت کی ایک درخت کی تلے سونا اور راکشس کا بقصد کھانے اوس عورت کی آنا



تب اوسنے کہا برہمن کا بیچ تو مول لیا گیا اور راجہ نے ہزار اشرفی لیکر پالا اسواسطے ان دونون کو پنڈت
ادھکار نہوا اتنی بات سُن پھر بیتال اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ اوسے وہان سے لیچلا

اونتیسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ چترکوٹ نام ایک نگر ہے تہان کا روپ دت نام راجہ ایک دن اکیلا سوار ہو شکار کو
گیا سو بھولا ہوا ایک مہابن مین جا نکلا وہان جا کے دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑا سا تالاب ہے اوسمین کنول
کھل رہا ہے اور بھانت بھانت کے پنچھی کلول کر رہے ہین تالاب کی چارون اور برکشون کی گھنی گھنی
چھانون مین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا سوگندون کے ساتھ آرہی ہے یہ بھی دھوپ کا تو تسا ہوا تھا گھوڑے کو
ایک درخت سے باندھ زین پوش بچھا کر بیٹھ گیا گھڑی ایک بیتی تھی کہ ایک رس کنیا ات سندر جوبن وتی
وہان پُشپ لینے کو آئی اوسے پھول توڑتے ہوئے دیکھ راجہ ات کام کے بس ہوا جب وہ پھول چُن
اپنے استھان کو چلی تب راجہ بولا کہ یہ تمھارا کیسا آچار ہے کہ ہم تمھارے آسرم مین اتیتھ آئے اور تم ہماری
سیوا نکر وہ سنکر وہ پھر کھڑی ہوئی تب راجہ نے کہا کہ ایسے کہتے ہین کہ او تم برن کے گھر جو نیچ برن بھی

راجہ روپ دت کا تالاب پر ایک درخت کے سایہ مین بیٹھنا اور ایک عورت کا کنول کا پھول
تالاب سے توڑنا اور راجہ کا اوسپر عاشق ہونا اور اوسکے باپ کا راجہ کو سمجھانا



اتیتھ آوے تو وہ بھی پوجے ہے اور چور ہو یا چنڈال ستر ہو یا استر اپنے گھر آوے تو اسکی پوجا کرنی اوچت ہے
کیونکہ اتیتھ سب کا گرو ہے اسطرح سے جب راجہ نے کہا تب وہ کھڑی ہوئی پھر تو دونون آنکھین لڑانے لگے
اسمین وہ بھی آپہونچا راجہ نے اوس تپشی کو دیکھ نمشکار کیا اور اون نے آشیرباد دیا کہ تم جیو ہو اتنا کہہ

تیسرے بڑا چہرہ سوای انکے مہاراج تیئیس لکشن پرش کے جو کہے ہین سو سب اسمین ہین اس سے نہ سندیہ رہیے یہ راج کریگا یہ سن راجہ پرسن ہو موتیون کا ہار اپنے گلے سے اوتارا اوس برہمن کو دیا اور سب برہمنون کو بہت سا دان دی حکم کیا کہ اس لڑکے کا نام رکھو تب پنڈتون نے کہا مہاراج آپ گٹھ جوڑا باندھ بیٹھیے مہارانی گود مین لڑکا لے بیٹھین اور سب منگلی لوگون کو بلا منگل چار کرواو تب ہم شاستر کی ریت سو نام کرن کرین یہ سن راجہ نے دیوان کو آگیا دی کہ جو یہ کہین سو کرو دیوان نے لڑکے کی ہونکی اوسی وقت نگر مین ڈونڈی خوشی کی پھروادی یہ سنکے سب منگلا مکھی حاضر ہوئی اور گھر گھر سے بدھائی آنے لگی راجہ کے مندر مین آنند کے باجے بجنے لگے اور منگلاچار ہوئی پھر راجہ اور رانی گود مین لڑکے کو لی جوگ مین آبیٹھے اور برہمن بید پڑھنے لگے اون برہمنون مین سے ایک جوتشی نے سبھ گھڑی لگن مہورت بچارا اوس لڑکے کا نام ہروت رکھا پھر وہ دن بدن بڑھنے لگا نادان سولہ برس کی عمر مین چھ شاستر اور چودہ بدیا پڑھکر پنڈت ہوا اسمین بھگوان کا چاہا یون ہوا کہ اوسکے ماباپ مرگئے وہ راج گدی پر بیٹھا اور دھرم راج کرنے لگا گئی ایک برس کے پیچھے ایک دن وہ راجہ اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ مین نے مان باپ کے یہان جنم لیکے اونکے نمت کیا کیا مثل مشہور ہے کہ جو دیا ونت ہوتے ہین وہی سب پرد یا کرتے ہین وہی گیانی ہین اور اونھین کو بیکنٹھ ہوتا ہے اور جنکا من سدھ نہین تنکا دان پوجا تپ تیرتھ کرنا شاستر سناسب برتھا ہے جو سردار ہین دم سمیت سمراد ھ کرتے ہین تنکا نرپھل ہوتا ہے اور پیتر اونکے نراس جاتے ہین یہ بات راجہ نے سوچ سمجھکر بچاری کہ اب پیتر کرم کیا چاہیے پھر راجہ دھرت مین گیا اور جاکر اپنے پیترون کے نام پھلگو ندی کے کنارے پنڈ دینے لگا کہ اوس ندی مین سے تینون کے ہاتھ

راجہ ہروت کا گیا مین جاکر پنڈ دینا اور اوس دریا سے تین ہاتھ نکلنا



نکلے یہ دیکھ جی مین گھبرایا کہ مین کسکے ہاتھ مین دون اور کسکے ہاتھ مین نہ دون اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ بکرم اون تینون مین سے کسے پنڈ دینا اوچت ہے راجہ نے کہا چور کو پھر بیتال بولا کس کارن

میرے جی مین ایک دھڑکا سا معلوم ہوا جبکہ اوسنے مسکرا کر میرا ہاتھ پکڑ لیا مین اوسکے بس ہو گئی اور مجھے کچھ خبر نہ رہی کہ کیا ہوا اور ایسے کہا ہے کہ ایک ناری دوسری سور ہا تیسرے پیتر چوتھے سردار پانچویں سنجی چھٹے گنوان ساتوین استری رکشا ہے ایسے پرش کو ناری اس جنم مین تو کیا اوس جنم مین بھی نہین بھوتی حاصل یہ ہے کہ اوسی رات اسے گربھ رہا جب کہ دن پورے ہوئے ایک لڑکا پیدا ہوا اچھی کی رات کو اسکی مان نے سپنے مین دیکھا کہ ایک جوگی جسکے سر پر جٹا ماتھے پر چاند اچل بھبوت ملے دھلا جنیو پہنے سفید سانپون کی سیلی پہنے مونڈ مالا گلے مین ڈالے ایک ہاتھ مین کھپر اور دوسرے مین ترسول لیے ہوئے مہا بھیاونی صورت بنائے اوسکے سونہین آکہنے لگا کہ کل آدھی رات کے سمین ایک پٹارے مین مہر کا توڑا اور اوس لڑکے کو بند کر راج دوار پر رکھہ آ دیکھتے ہی اوسکی آنکھہ کھلی اور خبر ہوئی اپنی مان کے آگے اوسنے سب برتانت کہا یہ سنکے دوسری دن اوسکی مان اوسی طرح پٹارے مین لڑکے کو بند کر راجہ کے دروازے پر رکھہ آئی اور ادھر راجہ نے خواب دیکھا کہ دس بھوجا پانچ سر ایک سر مین تین



لڑکے کا پٹارے مین رکھکر راجہ کے دروازہ پر رکھنا

آنکھین اور ہر ایک سر پر ایک ایک چاند دانت بڑی بڑے ترسول ہاتھ مین لیے ات ڈراونی صورت اوسکے سامنے آن کے بولا کہ اے راجہ تیری دروازی پر ایک پٹارا رکھا ہے اوسمین جو لڑکا ہے اوسی سے آدمی تیرا راج رکھیگا یہ سنتے ہی راجہ کی آنکھہ کھل گئی تب رانی سے سب احوال کہہ پھر وہان سے اوٹھ دروازے پر آ دیکھا کہ پٹارا دھرا ہے جو مین پٹارے کو کھول کر دیکھا تو اوسمین ایک لڑکا اور سہرا اشرفی کا توڑا ہے اوس لڑکے کو آپ اوٹھا لایا اور دوارپال سے کہا کہ اس توڑے کو اوٹھا لا پھر محل مین جا کر لڑکے کو رانی کی گود مین دیا اتنے مین پربھات ہوا راجہ نے باہر آ پنڈتون سے اور جوتشیون سے بلا کر پوچھا کہ کہو اس لڑکے مین راج لکشن کیسا ہے تب اون پنڈتون مین سے ایک سانڈرک جاتی برہمن بولا کہ مہاراج اس لڑکے مین تین لکشن تو پرکش ویسے ہین ایک تو بڑی چھاتی دوسرا اونچا

پانون مین لگا وہ بولا کہ اس سمین مجھے کن نے دکھہ دیا تب یہ بولی مین نے جانکر تجھے دکھہ نہین دیا میری
تقصیر معاف کر اوسنے کہا دکھہ اور سکھہ کوئی کسیکو نہین دیتا جیسا بدھاتا کرم مین لکھدیتا ہے ویسا ہی
بھگتاتا ہے اور جو منش کہتے ہین یہ کام مین نے کیا سو نپٹ نربدھ ہین کیونکہ منش کرم کے تاگے مین
بندھے ہوئے ہین وہ جہان جہان چاہتا ہے تہان تہان کھینچ لیجاتا ہے بدھاتا کی بات کچھہ سمجھی
نہین جاتی کیونکہ منش اپنے من مین کچھ بچارتے ہین اور وہ کچھ اور کر دیتا ہے یہ سن دھنوتی بولی
اے پرش تو کون ہے اوسنے کہا مین چور ہون تیسرا دن سولی پر مجکو ہوا ہے اور جان نہین نکلتی
یہ بولی کس کارن اوسنے کہا کہ بن بیاہا ہون اگر تو مجھے اپنی کنیا بیاہ دے تو کرور اشرفی دون مثل
مشہور ہے کہ پاپ کا مول لوبھ ہے دیتھا کا مول رس اور دکھہ کا مول نیہہ جو ان تینون کو چھوڑ دے
سو سکھہ سے رہے پر یہ ہر کسو سے چھوٹ نہین سکتی انت کال لالچ کے مارے دھنوتی نے کنیا دینی کی اچھا
کی اور یہ پوچھا مین چاہتی ہون کہ تیری پتر ہو پر کسطرح سے ہوگا اوسنے کہا کہ جس سمین جوان ہوگی اوس ایام مین
ایک سندر برہمن کو بلا کر پانچ سو مہر دے اوسکے پاس رکھیو اسطرح سے بیٹا ہوگا یہ سنکے دھنوتی نے
لڑکی کو سولی کے گرد چار پھیرے دے شادی کر دی تب چور نے اوس سے کہا پورب طرف اندارے کنوئین کے
پاس ایک درخت ہے اوسکے نیچے وہ اشرفیان گڑی ہین تو جا کر لے یہ کہکر اوسکی جان نکل گئی وہ اودھر کو
چلی اور وہان پہونچکر اوسمین سے تھوڑی اشرفیان لے اپنے مان باپ کے گھر آئی اون سے یہ برتانت
کہہ اونکو اپنے ساتھ سوامی کے دیس مین لائی پھر ایک بڑی سی حویلی بنا اوسمین رہنے لگے اور وہ
لڑکی دن بدن بڑھنے لگی جب وہ جوبن وتی ہوئی ایک دن سکھی کو ساتھ لے کوٹھے پر کھڑی باٹ نہار
رہی تھی کہ اسمین ایک جوان برہمن اوس راہ آنکلا اور یہ اوسے دیکھہ کام کے بس ہو سکھی سے
بولی کہ اے آلی اس پرش کو تو میری مان کے پاس لے آ یہ سن وہ برہمن کو اوسکی مان کے پاس
لے آئی وہ اوسے دیکھکر بولی کہ اے برہمن میری بیٹی جوان ہے جو تو اوسکے پاس رہیگا تو مین پتر کے
تمت سو اشرفی تجھے دونگی یہ سنکر اوسنے کہا مین رہونگا یہ باتین کرتی تھی کہ اتنے مین سانجھ ہوئی
اوسے اچھا بھوجن دیا اور اوسنے بیالو کیا مثل مشہور ہے کہ بھوگ آٹھہ پرکار کا ایک سوگندہ دوسرے
بیتا عورت تیسرے بستر چوتھے گیت پانچوین پان چھٹے بھوجن ساتوین سیج آٹھوین ابھوشن یہ سب
وہان موجود تھے غرض جب پہر رات آئی اوسنے رنگ محل مین جا اسکے ساتھ ساری رین آنند سے
کاٹی جب بھور ہوئی وہ اپنے گھر گیا اور یہ اوٹھکے اپنی سکھیون کے پاس آئی تب اونمین سے ایک نے
پوچھا کہ کہو رات کو دوست کے ساتھ کیا کیا خوشیان کین اوسنے کہا جسوقت کہ مین اوسکے پاس جا بیٹھی تھی

اور جوگی لوگ اپنے گھٹ ہی مین ہر جانتے ہین ایسے گرہستی دھرم کو مین نکرونگا بلکہ جو لوگ بھیاس کرونگا
اتنا کہہ اوسنے گھر سے وداع لے جوگی پاس اگن مین بیٹھہ منتر سادھا پر سدھی نہ آئی تب جوگی کے پاس گیا
اور جوگی سے کہا کہ بدیا تجھے نہ آئی پھر ان نے کہا ہان مہاراج نہ آئی اتنا قصہ کہہ بیتال بولا ای راجہ
کہو کس کارن اوسے بدیا نہ آئی راجہ بولا کہ وہ سادھک دوچتا ہوا اسلیے نہ آئی اور ایسے کہا ہے
کہ ایک چت ہونے سے منتر سدھ ہوتا ہے اور دوچت ہونے سے نہین ہوتا اور ایسے بھی کہا ہے کہ جو دان
کے ہین ہین تنکی کیرتھ نہین ہوتی اور جو ستسنگی ہین ہین اونھین لاج نہین جو نیا وسے ہین ہین تنھین
لکشمی نہین ملتی اور جو دھیان کرتے ہین اونھین بھگوان نہین ملتا یہ سُن بیتال نے کہا جو سادھک
منتر سدھ کرنے کے لیے آگ مین بیٹھا وہ کسطرح دوچت ہوا راجہ نے کہا منتر سادھنے کی بِدیا جب وہ
اپنے گنتب کو ملنے گیا اوس سمین جوگی نے کرودھ کر اپنے من مین کہا کہ ایسے دودلے سادھک کو
مین نے بدیا کیون سکھائی اسلیے بدیا اوسے نہ آئی اور ایسے کہا ہے کہ منش کتنا ہی پراکرم کرے پر
کرم اوسکے ساتھ رہتا ہے اور کتنا ہی کام اپنی بوجھہ سے کرے پر کرم لکھا ہی ملتا ہے یہ سنکر بیتال
پھر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بھی اوسکے پیچھے جا اوسے باندھہ کاندھے پر رکھہ لے چلا

اٹھارھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ گوکل پور نام ایک نگر ہے وہان کے راجہ کا نام سدکشی اور اوس نگر مین دھناکشی نام
ایک سیٹھہ بھی رہتا تھا اوسکی پتری کا نام دھنوتی تھا چھوٹی عمر مین اوسکی شادی ایک گوردت نام بنیے
سے کردی کتنے ایک دنون کے پیچھے ایک لڑکی اوسکے ہوئی نام اوسکا موہنی رکھا جب وہ کئی برس کی
ہوئی تب اوسکا باپ مرگیا اور اوس بنیے کے بھائی بندون نے اوسکا سربس کھوس لیا وہ ناچار
اپنی بیٹی کا ہاتھہ پکڑ اندھیری رات کے سمین اوس گھر سے نکل اپنے مان باپ کے گھر چلی تھوڑی ایک دور
جاکر راہ بھول گئی ایک مرگھٹ مین جا نکلی وہان ایک چور سولی پر لٹکا ہوا تھا اچانک اسکا ہاتھ اوسکی
دھنوتی کا اپنی لڑکی سمیت گھر سے نکلنا اور راہ مین ایک چور درخت مین لٹکا ہوا ملنا



مندر بنا اوس مین سب سکھ کے سامان رکھہ کو اسے یہان سے اپنے ساتھ لیگئی اور ایک چوکی پر بٹھایا
بھانت بھانت کے بنجن اور پکوان تھال بھر بھر کو اوسکے روبرو رکھے اوسنے من مانتا جو بھایا سو کھایا
اور اسکے بعد پانڈان اوسکے سنمکھ رکھدیا اور کسیر چندن گلاب مین گھسکر اوسکے بدن مین لگایا پھر اچھے
بستر سوگندون سے باس کر کے پہنا پھولون کے مالا گلے مین ڈال دیان سے پلنگ پر لا بٹھایا کہ
اتنے مین سانجھ ہوئی اور یہ بھی اپنی تیاری کر سیج پہ جا بیٹھی اور اوس برہمن نے ساری رین سکھ
چین سے کاٹی جب بھور ہوئی وہ پکشنی اپنے استھان پر گئی اور اوسنے جوگی کے پاس آن کے کہا
سوامی وہ تو چلی گئی اب مین کیا کرون جوگی بولا بدیا کے بل سے آئی تھی جسے بدیا آتی ہو اوسکے
پاس رہتی ہے اوسنے کہا مہاراج یہ بدیا مجھے دو تو مین سادھون تب جوگی نے ایک منتر اوسکو دیا
اور کہا کہ اس منتر کو چالیس دن آدھی رات کی سمین جل مین بیٹھہ ایک چت ہو کر سادھہ اسیطرح یہ
سادھنے کو جایا کرتا اور انیک انیک طرح کے بھی نظر آتے پر یہ کسو سے نڈرتا جبکہ وہ مدت ہو چکی تو
اوسنے جوگی سے آن کر کہا کہ مہاراج جتنے دن آپ نے کہے تھے مین سادھہ آیا اوسنے کہا اتنے دن
اب آگ مین بیٹھہ کے سادھہ اوسنے کہا مہاراج ایک بیر کنب سے مل آؤن پھر آکے سادھونگا جوگی سے
کہہ وداع ہوا اپنے گھر کو گیا اور کنبے کے لوگون نے اسے جو دیکھا تو گلے لگا رونے لگے اور اوسکے
باپ نے کہا گنا گر اتنے دنون تو کہان تھا اور کسواسطے گھر کو بسارا اے پترا ایسے کہا ہے جو پت برتا
استری کو چھوڑ کے جدا رہتا ہے اور جوان ناری کو بیٹھہ دیتا ہے جو جسے چاہتا ہے وہ اوسی نین بیتا
وہ چنڈال کے سمان ہوتا ہے اور ایسے کہا ہے گرہستی دھرم برابر کوئی دھرم نہین اور گھر والی کے برابر
سنسار مین کوئی سکھہ دینے والی نہین اور جو ماتا پتا کی نندا کرتے ہین سو ادھرم نر ہین اور اونکی
گت مکت کبھی نہین ہوتی ایسا برہما نے کہا ہے تب گنا گر بولا کہ یہ سریر رکت اور ماس کا بنا ہوا ہے
سو کیڑون کی کھان ہے اور سمجھاؤ اوسکا یہ ہے کہ ایک روز اسکی خبر نہ لیجیے تو درگندھ آتی ہے جو
ایسے سریر کی پریت کرتے ہین سو مورکھہ ہین اور جو اس سے ہیت نہین کرتے وہ پنڈت ہین اور اس
سریر کا یہی دھرم ہے کہ بار بار جنم لیتا ہے اور مرتا ہے ایسے سریر کا کیا بھروسا کیجیے اوسے بہتیرا تیر کیجیے پر یہ
پتر نہین ہوتا جیسے مل کا بھرا گھڑا اوپر کے دھونے سے پاک نہین ہوتا اور کوئلے کو کوئی بہتیرا دھوئے
پر وہ دھولا نہین ہوتا اور جس سریر مین مل کے موت سدا بھری رہین وہ کسطرح سے ہوا تنا کہہ بیتال بولا
کسکی مان کسکا باپ کسکی جورو کسکا بھائی اس سنسار کی ریت ہے کہ کتنے آتے ہین اور کتنے جاتے ہین
جو جگ اور ہوم کرنے والے ہین سو اگنی کو ایشور جانتے ہین اور کم عقل ہین سو پرماتما کر بھگوان کو

سترھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ اوجین نگری کا مہاسین نام راجہ تھا اور وہان کا باسی دیوشرما برہمن جسکے بیٹے کا نام گنا گر وہ بڑا جواری ہوا یہان تلک کہ جو کچھ اوس برہمن کا دھن تھا سو جوے مین ہار دیا تب سارے کنبے کے لوگون نے گنا گر کو گھر سے نکال دیا اور اوس سے کچھ بن نہ آیا نا چار ہو کر وہان سے چلا تو کتنے دنون مین ایک شہر مین آیا دیکھتا کیا ہے کہ ایک جوگی دھونی لگائے ہوئے بیٹھا ہے دنڈوت کر وہان بیٹھ گیا جوگی نے اس سے پوچھا تو کچھ کھائیگا اسنے کہا مہاراج دوگے تو کیون نہ کھاونگا جوگی نے

جانا گنا گر کا کسی شہر مین اور ملنا ایک فقیر کا مندر پر



ایک آدمی کی کھوپڑی مین کھانا بھر کے اسے لا دیا اسنے دیکھکر کہا اس کپال کا ان مین نہ کھاونگا جب ان نے بھوجن نکیا تب جوگی نے ایسا منتر پڑھا کہ ایک پکشنی ہاتھ جوڑ آن کے حاضر ہوئی اور بولی مہاراج جو آگیا ہو سو کرون جوگی نے کہا اس برہمن کو اچھا بھوجن دے اتنا سنکے اوسنے ایک اچھا

منتر پڑھنا جوگی کا اور ایک عورت کا آنا اور گنا گر کو تکلف سے کھانا کھلانا اور سب سامان عیش

مہیا کرنا



داس ہون وہ آپکی داسی اور اوسکے ہیت آپ اتنا کشٹ اوٹھاوین اس سے مہاراج اگیا دیجیے کہ وہ
حاضر ہو یہ بات سُن راجہ کرودھ کر بولا برانی استری کے پاس جانا بڑا ادھرم ہے یہ بات کیا تو نے
مجھسے کہی کیا مین ادھرمی ہون جو ادھرم کرون برانی استری ماتا کے سمان ہے اور برا ناد ھن بائی
برابر سنو بھائی جیسا اپنا جی آدمی سمجھے ویسا ہی سب کا جی سمجھے پھر بلبھدر بولا وہ میری داسی ہے
جب مین نے آپکو دی پھر بیگانی استری کیونکر ہوئی راجہ نے کہا جس کام کے کرنے سے سنسار مین
کلنک لگے سو کام مین نکرونگا پھر سینا پتی نے عرض کی کہ مہاراج او سے مین گھر سے نکال اور جگہہ
رکھہ بیسوا کر آپ کے پاس لاؤنگا تب راجہ نے کہا جو ست ناری کو بیسوا کریگا تو مین تجھے ہڑا ڈنڈ دونگا
یہ کہہ راجہ اوسکی یاد مین چنتا کرکے دس دن مین مر گیا پھر بلبھدر سینا پتی نے اپنے گرو سے
جاکر پوچھا کہ میرا سوامی انماوتی کے کارن مو اب مجھے کیا کرنا اُچت ہی سو اگیا کیجیے اوسنے کہا سیوک کا
دھرم ہے سوامی کے پیچھے اپنا جی بھی دے یہ سنکے بخشی وہان گیا جہان راجہ کے تئین جلانے کو لیگئے تھے
جتنی دیر مین راجہ کی چتا تیار ہوئی اوسنے بھی اشنان اور پوجا سے فراغت کی اور جب چتا مین آگ دی
تب یہ بھی چتا کے پاس گیا اور سورج کے سامنے ہاتھ جوڑ کہنے لگا اے سورج دیوتا من بچ کرم کرکے
یہی کامنا مانگتا ہون کہ جنم جنم اسی سوامی کو پاؤن اور تیرا اگن گاؤن اتنا کہہ ڈنڈوت کر آگ مین
کود پڑا یہ خبر سن انماوتی اپنے گرو کے پاس گئی اور اوس سے سب کہکے پوچھا مہاراج استری کا
دھرم کیا ہے اوسنے کہا ماتا پتا نے جسکے تئین اپنی کنیا دی اوسکی سیوا کرنے سے وہ کلونتی کہلاتی ہے
اور دھرم شاستر مین ایسا لکھتا ہے کہ جو ناری اپنے سوامی کے جیتے پت برت کرتی ہے وہ اپنے سوامی
کی عمر کم کرتی ہے اور انت کال کو نرک مین پڑتی ہے پر اوتم یہ ہے کیسا ہی سوامی ہو اوسی کی سیوا
کرنے سے اوسکی مکت ہوتی ہے اور جو ناری سمشان مین ستی ہونے کی کامنا کر جتنے پانؤن زمین پر
رکھتی ہے اوتنی اہمید جگ کرنے کا پھل ہوتا ہے اسمین کچھہ سندیہ نہین ہے یہ سُن ڈنڈوت کر اپنے
گھر کو آئی اور اشنان دھیان کر بہت سا دان برہمنون کو دے چتا پاس جا ایک پرکما کر بولی ہے ناتھ
مین تیری داسی جنم جنم ہون اتنا کہہ وہ بھی آگ مین جا بیٹھی اور جل گئی اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ
ان تینون مین کسکا ست ادھک ہوا راجہ بیر بکرماجیت نے کہا اوس راجہ کا بیتال نے کہا کسطرح راجہ بولا
سینا پتی کی دی ہوئی استری کو چھوڑا اور اوسی کے واسطے جان دی پر دھرم رکھا سوامی کے لیے
سیوک کو جان دینی اُچت ہی اور پت کے لیے استری کو ستی ہونا لازم ہے اس کارن راجہ کا ست
ادھک ہوا بیتال اتنا سُن اوسی تروِر مین جا لٹکا راجہ بھی پیچھے پیچھے جا پھر اوسے باندھ کاندھے پر رکھہ لیچلا

ستر مین

گھر کا اوجالا آنکھین مرگ کی سی چوٹی ناگنی سی بھوین کمان کی سی ناک تیر کی سی تبلیسی موتی کی سی لڑی
ہونٹھ کندوری کی مانند گلا کپوتھ کا سا کمر چیتے کی سی ہاتھ پانون کومل کنول کے سے چند رکھی چنابرنی
ہنس گنی کوکل بنی جسکے روپ کو دیکھ اندر کی اپسرا بھی لجائے اس پرکار کی سندری سب سولکشن
بھری دیکھ اونھون نے آپس مین بچار کیا ایسی جونری راجہ کے گھر مین جائیگی تو راجہ اوسکے آدھین
ہوویگا اور راج کاج کی چنتا نکریگا اس سے بہتر یہ ہے کہ راجہ سے کہیے کہ وہ کولکشنی ہے آپ کے جوگ
نہین یہ بچار کر وہان سے راجہ کے پاس آگرا اونھون نے یہ نویدن کیا مہاراج اوس کنیا کو ہمنے دیکھا ہے
آپ کی لائق نہین یہ سنکے راجہ نے سیٹھہ سے کہا مین بیاہ نکرونگا پھر سیٹھہ نے اپنے گھر آکیا کام کیا کہ بلبھدر
جو راجہ کا سینا پتی تھا اوسکے ساتھ اپنی پتری کا بواہ کر دیا اوسکے گھر مین رہنے لگی ایک دن کا ذکر ہے
کہ راجہ کی سواری اوس راہ سے نکلی اور وہ بھی اوس سمین سنگار کیے اپنے کوٹھے پر کھڑی تھی اتفاقاً
راجہ کی اور اوسکی چار نظرین ہوئین راجہ اپنے من مین کہنے لگا یہ دیو کنیا ہے یا اپسرا ہی یا ناگ کنیا
ہے غرض اوسکا روپ دیکھ موہت ہوگیا اور وہان سے پنٹ بیقرار ہوا اپنے مندر کو آیا اوسکا مونھ
دیکھ دوارپال بولا مہاراج آپ کی سریر مین کیا بتھا ہے راجہ نے کہا آج مین نے آتے ہوئے
باٹ مین ایک کوٹھے پر سندر استری دیکھی ہے مین نہین جانتا ہون کہ وہ حور یا پری یا انسان ہے
کہ اوسکے روپ نے یکبارگی میرا من موہ لیا اس سے بیکل ہون یہ سنکے دربان نے عرض کی مہاراج
اوسی سیٹھہ کی لڑکی ہے جو آپ کا سینا پتی بل بھدر ہے وہ اوسے بیاہ لایا ہے راجہ نے کہا مین نے
جن لوگون کو لکشن دیکھنے بھیجا تھا اونھون نے ہمسے چھل کیا یہ کہہ راجہ نے چوبدار کو فرمایا اونھین جلد لاؤ
راجہ کی اگیا پا چوبدار اونھین بلا لایا غرض جب وے راجہ کے سنمکھ آئے تو راجہ نے کہا مین نے جس لیے
تمھین بھیجا تھا اور جو میری اچھا تھی سو تمنے نکیا بلکہ اپنے اپنے جی سے ایک جھوٹی بات بناکر مجھے
او تر دیا اور آج مین نے اپنی آنکھون سے اوسے دیکھا اور ایسی سندر ناری سب گن پوری ہے
کہ اس سمین اوس سی لنی کٹھن ہے یہ سنکر اونھون نے کہا مہاراج جو آپ فرماوین سو سچ ہے پر ہمنے
اوسے کولکشنی جس واسطے حضور مین عرض کیا تھا سو وہ مدعا سنیے اسمین ہمنے یہ بچارا کہ ایسی سندر
ناری جو مہاراج کے گھر مین جائیگی تو مہاراج دیکھتے ہی اوسکے بس مین ہونگے اور راج کاج سب
چھوڑ دینگے تو راج بھنگ ہوگا اس سے ہمنے ایسا بناکر کہا تھا یہ سنکے راجہ نے کہا تم سچ کہتے ہو اچھا کیا
جو سچ نکلا پر اوسکی یاد مین راجہ کو نپٹ بیچینی تھی اور سب لوگون پر راجہ کی بیقراری ظاہر تھی اتنے مین
بلبھدر بھی آپہونچا اور اوسنے ہاتھ جوڑ کے سامنے کھڑے ہوکر عرض کی اے پرتھوی ناتھ مین آپ کا

تون تون دونی دونی سوگند دیتا ہے اور جون جون چھیل کاٹ ٹکڑے کرتے ہین تون تون انکھا ادھک ادھک سواد دیتا ہے جون جون کنچن کو جلاتے ہین تون تون ات سندر ہو جاتا ہے او تم لوگ جو ہین سو پران جانے سے بھی اپنا سبھاؤ نہین چھوڑتے انھین کسی نے بھلا کہا تو کیا اور بُرا کہا تو کیا دولت ہی تو کیا جو نرہی تو کیا ابھی مرے تو کیا جو منش نیاؤ کی ریت سے چلتے ہین کچھ ہو اور راہ پر پانون نہین رکھتے کیا ہوا جو موٹے ہوئے یا دُبلے غرض جسکے سریر سے اہنکار نہوا وسکا جینا نرپھل ہے اور برہمانے ارتھ جنکا جیو ہے اونھین کا جینا سپھل ہے یون تو کتا تو ابھی اپنا جی پالتا ہے جو برہمن کو مترا استری کی خاطر بلکہ بھگانے واسطے جی دیتے ہین سو نشچے سدا بیکنٹھ باس کرتے ہین گرڑ بولا جگت مین سب اپنی جان کی رکشا کرتے ہین اور اپنے جی سے دوسرے جی کو بچانے والے سنسار مین یہی ہین یہ گرڑ بولا بر مانگ مین تیری ساہس دیکھ پرسن ٹُسٹ ہوا یہ سنکے جیموہت باہن نے کہا اے دیو جو تم میرے اوپر پرسن ہوئے تو اب ناگون کو مت کھاؤ اور جو کھائے ہین اونھین جلا دو یہ سُن گرڑ نے پاتال سے امرت لاکر سانپون کے ہاڑون پر چھڑکا کہ وے جی اوٹھے اور اس سے کہا کہ اے جیموہت باہن میرے پرساد سے تیرا گیا ہوا راج پھر تجھے ملیگا یہ بر دے گرڑ اپنے استھان پر گیا اور سنکھچوڑ بھی اپنے دھام کو اور جیموہت باہن بھی وہان سے چلا یہ راہ مین اوسکا سسرا اور ساس اور استری ملی پھر اون سمیت اپنی باپ پاس آیا جب یہ احوال سُنا تو اوسکے چچا اور چچیرے بھائی بلکہ سارے کُٹنب کے ملنے کو آئے اور پانون پڑا نھین لیجا راج پر بٹھایا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ ان مین سے ست کسکا ادھک ہوا راجہ بیرکر باجیت بولا سنکھ چوڑ کا بیتال نے کہا کسطرح راجہ نے کہا گیا ہوا سنکھ چوڑ پھر جی دینے کو آیا اور گرڑ کے کھانے سے بچایا بیتال بولا کہ جسنے برہمنے لیے اپنی جان دی اوسکا ست کیون نہ ادھک ہوا راجہ نے کہا جیموہت باہن ذات کا چھتری ہے اوسے جی دینے کا ابھیاس ہو رہا ہے اس سبھاوسے جان دینی کچھ کٹھن نہ معلوم دی یہ سن بیتال پھر اوسی پیڑ مین جا لٹکا اور راجہ جا وہان سبھاوسے باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا

سولھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ بیرکر باجیت چندرشیکر نام ایک نگر ہے وہان کا رہنے والا رتن دت سیٹھہ اوسکی ایک بیٹی تھی اوسکا نام انادتی تھا جب وہ جوبن وتی ہوئی تب اوسکے باپ نے وہان کے راجہ سے جا کر کہا مہاراج میرے گھر مین ایک کنیا ہے جو آپ کو اوسکی چاہ ہو تو لیجیے نہین تو مین اور کسیکو دون یہ سن راجہ نے دو تین پراچین داسون کو بلا کر کہا اس سیٹھہ کی پتری کے لکشن جا کر دیکھہ آؤ وے راجہ کی آگیا سے سیٹھہ کے گھر آئے اور اس لڑکی کا روپ دیکھہ سبھی موہت ہوئے حسن ایسا گویا اندھیرے

وہ دن تو یوہین گذرا لیکن دوسرے دن صبح کو اوٹھتے ہی دونون راجکمار اوس ملیا گر پربت پر پھرنے کو گئے
وہان جاکر جیموہت باہن کیا دیکھتا ہے کہ ایک سفید ڈھیر اونچا ہے تب اوسنے اپنے سالے سے پوچھا
یہ دھولا ڈھیر کیسا نظر آتا ہے وہ بولا کہ پاتال لوک سے کڑورون ناگ کمار یہان آتے ہین تنھین گرڑ آنکر
کھاتا ہے یہ انھین کے ہاڑون کا ڈھیر ہے یہ سنکے جیموہت باہن نے سالے سے کہا تم گھر جاکر بھوجن
کرو کیونکہ مین اس سمین اپنی نت پوجا کرتا ہون کہ میری پوجا کرنے کا اب وقت ہوا ہی یہ سنکے وہ تو گیا
اور جیموہت باہن آگے کو جو بڑھا تو رونے کی آواز آنے لگی اوس آواز کی دھن پر چلا وہان جو پہونچا
تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک بڑھیا دکھ سے بیاکل روتی ہے اوسکے پاس جاکر پوچھا اے ماتا تو کس کارن
روتی ہے وہ بولی کہ سنگ چوڑ نام ناگ جو میرا بیٹا ہے تسکی آج باری ہے اوسے گرڑ کھاویگا اس دکھ سے
مین روتی ہون ان نے کہا اے ماتا تو روتیری پتر کے بدلے مین اپنا پران دونگا بڑھیا بولی ایسا تو کبھو نہین
میرا سنکھچوڑ ہے یہ کہتی تھی کہ اتنے مین سنکھچوڑ بھی آپہونچا اور اوس سے سنکر کہا ای مہاراج مجھسے دلدری بہت سے
پیدا ہوتے ہین اور مرتے ہین پر آپ سے دھرماتما دیا ونت سنسار مین گھڑی گھڑی پیدا نہین ہوتے اس سے
آپ میرے بدلے اپنا جی ندیجیے کیونکہ آپ کے رہنے سے لاکھون آدمیون کا اُبکار ہوگا اور میرا جینا مرنا دونون
برابر ہی تب جیموہت باہن بولا کہ یہ سب پرشو دھرم نہین ہے جو مکھ سے کہکر نکرین تو جہان سے آیا ہے
وہین جا یہ سنکے سنکھچوڑ تو دیبی کے درشن کو گیا اور اکاس سے گرڑ اوترا اتنے مین راجکمار دیکھتا کیا ہے
کہ پاؤن تو اوسکے چار بانس برابر ہین اور تاڑ سے لنبی چونچ پہاڑ کی سمان پیٹ پھاٹک کر مانند آنکھین
اور گھٹا سے پیلا یکا یکی چونچ پسار راج پتر پر دوڑا پہلے پتر نے اپنے تئین بچایا پر دوسری بار وہ چونچ مین
رکھہ اوسکو لے اوڑا اور چکر مارنے لگا اتنے مین ایک بازوبند کہ اوسکے نگ پر راجہ کا نام کھدا ہوا تھا
وہ کھل کر لہو بھرا راج کنیا کے سنکھ گرا وہ اوسکو دیکھکر مورچھا کھاکر گر پڑی جب ایک گھڑی کے بعد چیتی
تو اوسنے سب برتانت اپنے ماتا پتا سے کہلا بھیجا وہ یہ بیت سنکر آئے اور گھنا رودن بھرا دیکھہ روئے اور تینون
آدمی ڈھونڈھنے لگے تو رستے مین انھین سنکھچوڑ بھی ملا اور اونسے بڑھکر اکیلا وہان گیا جہان راجکمار کو دیکھا تھا
اور پکار پکار کہنے لگا اے گرڑ چھوڑ دے چھوڑ دے یہ پتر بھکش نہین ہے سنکھچوڑ میرا نام ہے مین تیرا بھکش
ہون یہ سنکر گرڑ گھبڑا کر گرا اور اپنے جی مین سوچا برہمن یا چھتری مین نے کھایا یہ کیا کیا اس راج پتر سے
کہا اے پرش سچ کہہ کسلیے اپنا جی دیتا ہے راجکمار بولا اے گرڑ برکش چھایا کرتے ہین اور ون کے اوپر
اور آپ دھوپ مین بیٹھے پھولتے پھلتے ہین پرائے واسطے پرشون کا اور برکشون کا یہی دھرم ہے جو یہ
دیہہ غیر کے کام نہ آوے تو اوس سریر سے کیا پروجن ہے مثل مشہور ہے کہ جون جون جندن کو گھستے ہین

اے پتر یہ سراسر انیت ہی اور دھن بھی استھر ہے جب آدمی جنما تو مرت بھی اوسکے ساتھ ہے اس سے
اب راج چھوڑ دھرم کا کاج کیا چاہیے ایسے سریر کے کارن اور اس راج کے واسطے مہا پاپ کرنا اوچت
نہین کیونکہ راجہ یدشتر بھی مہابھارت کر کے پیچھے پچھتاتے تھے یہ سُن اوسکے بیٹے نے کہا اچھا راج اپنا
گوتیون کو دیجیے اور آپ چل کر تپشیا کیجیے یہ بات ٹھہرا بھائی بھتیجون کو بُلا راج دے دونون باپ بیٹے
ملیا چل پربت کی اوپر گئے اور وہان جاگی بنا رہنے لگے جیموہت باہن سی اور ایک رکھی کے بیٹے سے
دوستی ہوئی ایک دن اوس پربت کی اوپر راجہ کا بیٹا اور تپشی کا بیٹا سیر کے واسطے گئے وہان ایک
بھوانی کا مندر نظر آیا اوس مندر مین ایک راج کنیا بین لیے ہوئے دیبی کے آگے گا رہی تھی اوس
کنیا کی اور جیموہت باہن کی چار نظرین ہوئین اور دونون کی لگن لگ گئی پر راج کنیا من مار لاج کے
مارے اپنے گھر کو پدھاری اور ادھر یہ بھی اوس تپشی کے بیٹے کی شرم کے مارے اپنے استھان پر آیا
وہ رات اون دونون گلعذارون کو نہایت بیکلی سے کٹی صبح کے ہوتے ہی اودھر راج کنیا دیبی کی
مندر کو گئی اور ادھر سے راج کمار نے بھی جاتے ہی دیکھا کہ راج کنیا بھی ہے تب اسنے اوسکی سکھی سی
پوچھا کہ یہ کسکی کنیا ہے سکھی نے کہا یہ ملیکیت راجہ کی پتری ہے ملیاوتی اسکا نام اور ابھی کنواری ہے
یہ کہہ سکھی نے اوس راج پتر سے پوچھا کہو سندر پرش تم کہان سے آئے ہو اور تمھارا کیا نام ہے
یہ بولا بدیادھرون کا راجہ جیموہت نام تسکا مین پوت ہون اور جیموہت باہن نام میرا راج بھنگ ہونے سے
پتا پتر ہم یہان آن کے رہے ہین پھر سکھی نے یہ باتین سنکر ساری کنیا سے کہین یہ سُن اپنے جی مین
بہت دُکھ پائے گھر کو آئی اور رات کو چنتا کر کے سو رہی پر یہ دساویکھ سکھی نے وہ برتانت اوسکی مان
کے آگے ظاہر کیا رانی نے سُنکر راجہ کے آگے بیان کیا اور کہا مہاراج پتری آپ کی برجوگ ہوئی ہی
برکیون نہین ڈھونڈھتے یہ سنکے راجہ نے اپنے جی مین چنتا کر اوسی سمین متر البسو نام اپنے پتر کو بلا کر کہا
بیٹا اپنی بہن کا بر ڈھونڈھ لا تب وہ بولا کہ مہاراج گندھروکا راجہ جیموہت گیت نام تسکا پتر جیموہت باہن
راج چھوڑ تپا پتر دونون سُنا ہے کہ یہان آئے ہین یہ سن ملیکیت راجہ نے کہا یہ پتری جیموہت باہن کو
دونگا اتنا کہہ بیٹے کو اگیا دی کہ پتر جیموہت باہن راجکمار کو راجہ کے پاس سے جا کر بلا لاؤ یہ راجہ کا
حکم پا اوسی مکان پر گیا اور وہان جا کر اوسکے پتا سے کہا کہ اپنے پتر کو ہمارے ساتھ کر دو کہ ہمارے
پتا نے کنیا دان دینے کو بُلایا ہے یہ سنکے راجہ جیموہت گیت نے اپنے بیٹے کو ساتھ کر دیا اور وہ یہان
آیا پھر ملیکیت راجہ نے اوسکا گندھرو بواہ کر دیا جب کہ اوسکی شادی ہو چکی تب دولھن کو اور متر البسو کو
اپنے استھان پر لیکر آیا پھر ان تینون نے راجہ کو ڈنڈوت کی اور راجہ نے بھی انھین اسیس دی

برہمن بولا کہ مین دس پنچون مین بیاہ کرلایا ہون یہ استری میری ہے اوسنے کہا اسے تو میرا گربھ رہا ہے تیری کسطرحسے یہ ناری ہوگی اور آپسمین بواد کرنے لگے مول دیو نے اِن دونون کو بہت سمجھایا لیکن کسی نے اوسکا کہا نا نا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ بیر بکرماجیت کہو وہ بھار جاکسکی ہوئی راجہ نے کہا کہ وہ استری ششی برہمن کی ہوئی تب بیتال بولا گربھہ اوس برہمن کا جورو اوسکی کسطرحسے ہوئی راجہ نے کہا اوس برہمن کا بیٹ رکھوایا تو کسی نے معلوم نکیا اور ان نے دس پنچون مین بیٹھہ کے شادی کی اسلیے اسکی جورو ٹھہری اور وہ لڑکا بھی اوسی کی کریا کرم سے ادھکاری ہوگا یہ بات سن بیتال اوسی رکھہ مین جالٹکا پھر راجہ گیا اور بیتال کو باندہ کاندھے پر رکھہ لیچلا

پندرھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ ہمانچل نام ایک پربت ہے تہان گندھرپ کا نگر ہے اور وہان کا راج راجہ جیموہت گیت کرتا تھا ایک سمین اوسنے پتر کے ارتھہ کلپ برکش کی بہت سی پوجا کی تب کلپ برکش خوش ہو بولا اے راجہ تیری سیوا دیکھہ مین سن تشت ہوا جو تو چاہے سو برمانگ راجہ نے کہا کہ ایک پتر مجھے دو جو میرا راج اور نام رہے اوسنے کہا ایسا ہی ہوگا کتنے دنون کے بعد راجہ کے بیٹا ہوا اوسے نہایت خوشی ہوئی اور بڑی دھوم سے شادی کی بہت سا دان پُن کر برہمنون کو اوسکا نام کرن کیا برہمنون نے اوسکا نام جیموہت باہن دھرا جبکہ وہ بارہ برس کا ہوا تب شیو کی پوجا کرنے لگا اور بہت شاستر منتر پڑھ کے بڑا گیانی دھیانی ہوا اسی سور بیر دھرماتما پنڈت ہوا اوس سمین اوسکی برابر کوئی نہ تھا اور جتنے اوسکے راج مین لوگ تھے سب اپنے دھرم مین ساودھان تھے جب وہ جوان ہوا تو اُن نے کلپ برکش کی بہت سیوا کی تب کلپ برکش نے پرشن ہوا اوس سے کہا جس بات کی تجھے اچھا ہو سو مانگ مین تجھے دونگا پھر جیموہت باہن بولا جو تم مجھسے پرشن ہوئے ہو میری سب رعیت کا درد دور کرو اور جتنے لوگ میرے راج مین ہون وہ سب مالدار اور دولت سے برابر ہو جائین تب کلپ برکش نے بر دیا سب لوگ دھن سے ایسے آسودہ ہوئے کہ کوئی کسیکا حکم نہ مانتا تھا اور کوئی کسی کا کام نکرتا تھا جب اس راج کے لوگ ایسے ہو گئے تب جو بھائی بندھ راجہ کے تھے یہ آپسمین بچار کرنے لگے کہ باپ بیٹے دونون دھرم کے بس ہوئے اور لوگ انکا حکم نہین جانتے اس سے اُتم یہ ہے کہ ان دونون کو پکڑ کے قید کیجیے اور راج انکا چھین لیجیے غرض راجہ تو اونھون کی طرف سے غافل رہا اور اونھون نے آپسمین منصوبہ باندھ فوج لے راجہ کا مندر جا گھیرا جب یہ خبر راجہ کو پہونچی تب راجہ نے اپنے بیٹے سے کہا اب کیا کرین راج کمار بولا مہاراج آپ یہان رہیے آپ کے دھرم سے ابھی جا کے انھین مار لیتا ہون راجہ نے کہا

پہلے سب سے تیرتھ جاترا کر آوے تب مین اوسکے ساتھ گھر کرون یہ بات سنکے راجہ نے منتری کے بیٹے کو بلا کر
کہا پہلے تو تیرتھ جاترا کر آ تب اوس برہمنی کو تجھے دیونگے راجہ کی بات سُن دیوان کے بیٹے نے کہا مہاراج
وہ میرے گھر جا بیٹھے تو مین تیرتھ کو جاؤنگا یہ بات راجہ نے اوس برہمنی سے کہی جو تم پہلے اوسکے گھر مین
جاکر رہو تو وہ تیرتھ جاترا جاوے ناچار ہو راجہ کے کہنے سے برہمنی اوسکے گھر مین جا رہی تب پروہان کے
پتر نے اپنی ناری سے کہا تم دونون نہایت پیار اخلاص سے باہم ایک جگہہ رہنا اور آپسمین کسی طرح کا جھگڑا
لڑائی نکرنا اور برائے گھر کبھی نجانا اتنی سیکھہ دے وہ تیرتھ جاترا کو گیا اور ادھر اوسکی بہو سو بھاگ سندری
نام برہمن کی بہو کو اپنے ساتھ لے ایک بچھونے پر رات کو لیٹی باتین ادھر ادھر کی کرنے لگین کتنی ایک
دیر کے بعد اوس دیوان کے پتر کی بہو نے یہ بات کہی اے سکھی اسوقت تو مین عشق سے جلی جاتی ہون
پر مطلب میرا کسطور سے حاصل ہو دوسری بولی کہ اگر تیرا مطلب کو مین بر لاؤن تو تو مجھے کیا دے
اون نے کہا سدا تیرے آگے ہاتھ جوڑے اگیا کاری رہون تب یہ اپنے مونھہ سے گنگے کو نکال پرش
بنگیا ہمیشہ اسیطرح رات کو مرد بنتا اور دن کو رنڈی پھر ان دونون مین بڑی پریت ہوئی غرض اسیطرح
چھہ مہینے بیتے اور منتری کا پتر آپہونچا ادھر لوگ اوسکے آنے کی خبر سُن منگلا چار کرنے لگے اور ادھر
برہمن کی بہو نے گنگہ مونھہ سے نکال مرد بن کھڑکی کی راہ سے نکل اپنی راہ لی پھر کتنی دیر مین اوس مول دیو
برہمن کے پاس پہونچا کہ جسنے اوسے گنگہ دیا تھا اور اوس سے سب اپنی آدانت کی اوستھا کہی تب مول دیو
نے تمام احوال سنکر گنگہ اوس سے لے اپنے ساتھی ششی نام برہمن کو دیا اور دونون نے گنگے اپنے اپنے
گھہ مین رکھہ لیے ایک بوڑھا بنگیا اور دوسرا بیس برس کا پھر یہ دونون راجہ کے یہان گئے راجہ نے
دیکھتے ہی ڈنڈوت کرا ونکے بیٹھنے کو آسن دیے اور اونھون نے بھی آسیس دین راجہ نے اونکی کشل کھیم
پوچھی مول دیو سے کہا کہ اتنے دن تمھین لگے برہمن بولا مہاراج اسی پتر کے ڈھونڈنے کو گیا تھا سو
اسے کھوج کر آپ کے پاس لے آیا ہون اب اسکی بہو کو دو تو مین بہو بیٹے کو اپنے گھر لیجاؤن تب راجہ نے
برہمن کے آگے وہ سب برتانت کہہ سنایا برہمن نے سنتے ہی ات کوپ کر راجہ سے کہا یہ کون بیوہار ہے
جو تم نے میرے بیٹے کی بہو اور کو دی اچھا جو تمنے چاہا سو کیا پر اب میرا سراپ لو تب راجہ بولا کہ اے دیوتا
تم کرودہ مت کرو جو تم کہو سو مین کرون برہمن بولا اچھا جو میرے سراپ سے ڈر کر میرا کہا کرتا ہے تو
تو اپنی پتری میرے لڑکے کو بیاہ دے یہ سُن راجہ نے ایک جوتشی کو بُلا سُبھہ لگن مہورت ٹھہرائی اپنی پتری
اوس برہمن کے لڑکے سے بیاہ دی پھر وہان سے راج کنیا کو دان جہیز سمیت لے راجہ سے وداع ہو
اپنے گانون مین آیا یہ خبر سُن مسوئی برہمن بھی اوس سے جھگڑنے لگا کہ میری استری مجھے دے ششی نام

کچھ نہین جانتی میری آنکھون مین وہی صورت سمارہی ہے اور مجھے کھانے پینے کی بھی کچھ رُچ نہین اس پر سے
میرے شریر کی یہ دسا ہوئی ہے یہ سنکے وہ برہمن کی بہو بولی جو تیرے پریتم سے تجھے ملاوون تو مجھے کیا دے
راج کنیا بولی کہ سدا تیری داسی ہو رہونگی یہ سنکے وہ گلکہ اپنے مونھ سے نکال پھر پرش ہوگیا اور یہ اوسکو
دیکھکے شرمائی پھر اوس برہمن کے لڑکے نے گندھرپ براہ کی ریت سے اوسکے ساتھ بیاہ کیا اور ہمیشہ اسطرح
رات کو مرد ہوتا اور دن کو رنڈی بنا رہتا ندان چھہ مہینے کے پیچھے راج کنیا کو گربھ رہا ایک دن کا ذکر ہے
کہ راجہ ساری کُٹنب کو ساتھ لیکر دیوان کے گھر شادی مین گیا وہان منتری کی بیٹی نے اوس استری بھیش
دھاری برہمن کے لڑکے کو دیکھا دیکھتے ہی عاشق ہوگیا اور اپنے ایک متر کے آگے کہنے لگا جو یہ ناری
مجھے نہ ملیگی تو مین اپنا پران تجونگا اس عرصے مین راجہ نیوتا کھاکے سمیت اپنے مندر کو آیا اور منتری کی
پوت کی اوسکی برہ کی ڈاہ سے نیند کٹھن اوستھا ہوئی اور ان پانی چھوڑ دیا یہ گت دیکھہ اوسکے متر نے جا
منتری سے کہا اور دیوان نے یہ احوال سن جا راجہ سے کہا مہاراج اوس برہمن کی بہو کی پریت مین
میرے بیٹے کی بُری حالت ہے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے جو آپ کرپا کرکے برہمن کی بہو کو مجھے دیوین تو اوسکی
جان بچے یہ سُن راجہ کرودھ کر بولا ارے مورکھ ایسی انیت کرنا راجاؤن کا دھرم نہین ہے سُن تو
ایک منش کی تھاتھی ہو اور بنا گیا اوسکے دوسرے کو دینا اوچت ہے تو مجھسے یہ بات کہتا ہے یہ سنکے
پردھان نراس ہو اپنے گھر کو آیا پر اوس لڑکے کا دُکھ دیکھکر اون نے بھی ان جل چھوڑ دیا جبکہ تین دن
دیوان کو بن دانے پانی کے گذرے تب سب کاریون نے اکٹھے ہوکر راجہ سے عرض کی مہاراج
منتری کا پُتر اب تب ہو رہا ہے اوسکے مرنے سے دیوان بھی نہ بچیگا اور دیوان کے مرنے سے راج کاج
نہ چلیگا بہتر یہ ہے کہ جو ہم عرض کرین سو قبول ہو یہ سنکے راجہ نے آگیا دی کہ کہو تب اونمین سے ایک شخص
بولا مہاراج اوس بوڑھے برہمن کو گئے ہوئے بہت دن ہوئے کہ پھر انہین بھگوان جانے مرگیا یا جیتا ہے
اس سے اوچت یہ ہے کہ اوس برہمن کی بہو کو منتری کے بیٹے کو دے اپنا راج قایم رکھیے اور کدا چت
وہ آیا تو گا نو دھن دیجیو گا اگر اسپر راضی نہو گا تو اوسکے لڑکے کا بیاہ کر وداع کیجیے گا یہ بات سُن راجہ نے
اوس برہمن کی بہو کو بلا کر کہا تو میرے منتری کے پُتر کے گھر جا وہ بولی استری کا دھرم نشٹ ہوتا ہے
ات روپ پاکے اور برہمن کا دھرم جاتا ہے راجہ کی سیوا کرنے سے اور گاے خراب ہوتی ہے دودھ کی
چرائی سے اور دھن جاتا ہے ادھرم پانے سے اتنا کہہ پھر بولی مہاراج تم مجھے منتری کے بیٹے کو دیتے ہو
تو اوس سے یہ ٹھہرا دیجیے کہ جو کچھ اوس سے مین کہون سو وہ کرے تب مین اوسکے گھر جاونگی راجہ
بولا کہہ کہ وہ کیا کرے اون نے کہا مہاراج مین برہمنی اور وہ اکشتری اس سے بہتر یہ ہے کہ وہ

ڈنڈوت کر آسن بیٹھنے کو دیا اور ایک آسن لڑکی کو بھی تب برہمن نے ایک اشلوک پڑھ اسیس دی کہ جسکی سوبھا
تراوکی مین پھیل رہی ہے اور جن نے بونا ہو بل کو چھلا اور جن نے بندر سناتھ لے سمندر کا پل باندھا
اور جن نے پربت ہاتھ پر رکھہ اندر کے بجر سے گوال بال بچائے سو ہی باسدیو تمھاری رکھشا کرے یہ سنکے
راجہ نے پوچھا مہاراج آپ کہان سے پدھارے مول دیو برہمن بولا کہ گنگا پار سے مین آیا ہون اور وہین
میرا گھر ہے اور مین اپنے بیٹے کی بہو کو لینے گیا تھا پیچھے میرے گانون مین بھاگڑ پڑی سو مین نہین جانتا
کہ برہمنی اور میرا پتر کہان بھاگ گئے اور اب مین اسکو ساتھ لیے ہوئے اونھین کسطرح ڈھونڈونگا اس سے
بہتر یہ ہے کہ آپ کی پاس اسے چھوڑ جاتا ہون جب تک کہ مین نہ آؤن اسے جتن سے رکھنا یہ بات برہمن کی
سن راجہ اپنے چت مین چنتا کرنے لگا کہ ات سندر ترن استری کو مین کسطرح رکھون اور جو نہین رکھتا ہون
تو برہمن سراپ دیگا میرا راج بھنگ ہو جائیگا یہ اپنے جی مین راجہ بچار کے بولا مہاراج جو آپ نے
اگیا کی قبول ہے پھر راجہ نے اپنی پتری کو بلا کر کہا بیٹی اس برہمن کی بہو کو اپنی پاس لیجا کر بہت جتن سے رکھو

مول دیو کا آنا اوس برہمن کو عورت بنا کر راجہ بکرم کسماوتی کے حضور لیجانا
اور راجہ کا اوس عورت کو اپنی لڑکی چندر پربھا کو سونپنا ؛



اور سوتے جاگتے کھاتے پیتے چلتے پھرتے چھن بھر اپنے پاس سے جدا مت کیجیو یہ سن راج کنیا اوس برہمن کی
بہو کا کر دھر اپنے مندر مین لیگئی رات کی سمین دونون ایک سیج پر سوئین اور آپسمین باتین کرنے لگین باتین
کرتے کرتے برہمن کی بہو بولی اے راج کنیا تو کس دکھہ کی ماری ات دربل ہو رہی ہے سو مجھسے کہہ
راج پتری بولی ایک دن بسنت رت مین سکھیون کو ساتھ لیے مین باغ کی سیر کو گئی تھی اور وہان
ایک برہمن ات سندر کام دیو کے سمان مین نے دیکھا اور اوسکی میری چار نظرین ہوئین اودھر وہ بیہوش
ہوا ادھر مین بے سدھ ہوئی تب سکھیان میری اوستھا دیکھہ گھر کو لے آئین اور اوسکا نانون ٹھاؤن

چندربھان کا سیر باغ کو سکھیون سمیت جانا اور ایک برہمن کا درختون کی آڑ سے اوسے دیکھکر غش ہونا



کہ اپنے تن من کی کچھ سدھ نرکھتا تھا اس عرصے مین وہ برہمن ششی اور مول دیو نام کا نوروديس سے
بدیا پڑھے ہوئے وہان آنکلے مول دیو نے اوس برہمن کے لڑکے کو پڑا دیکھکر کہا اے ششی ایسا بے سدھ
یہ کیون پڑا ہے وہ بولا نگر نے بھون کی کمان سے نین کے تیر مارے ہین اس سے یہ بے سدھ پڑا ہے
مول دیو نے کہا اسے اوٹھایا چاہیے اوسنے کہا تمھین اوٹھنے سے کیا درکار ہے اوسنے ششی کا کہنا نمانا
اور اوسے پانی چھڑک کے اوٹھایا اور پوچھا تیری کیا دسا ہوئی ہے وہ برہمن بولا دکھ اوس سے
کہیے جو دکھ دور کرے اور جو سنکے دور نکر سکے اوس سے کہنا کیا حاصل وہ بولا اچھا تو اپنی پیر ہمارے آگے
کہہ ہم دور کرینگے یہ وہ سنکے بولا کہ راج کنیا اپنی سکھیون کو ساتھ لیے آئی تھی سو اوسکے دیکھنے سے
یہ میری گت ہوئی ہے جو وہ ملیگی تو مین بھی جیور کھونگا نہین تو پران تجونگا تب وہ بولا ہمارے
استھان پر چل اوسکے ملنے کا ہم جتن کرینگے اور نہین تجھے بہت سا دھن دینگے تب سنسوئی بولا کہ سنسار مین
بھگوان نے بہت رتن پیدا کیے ہین پر استری رتن سب سے اوتم ہے اور اوسکے لیے نش دھن کی اچھا
کرتے ہین جب نار ی کو تیاگا تو دھن لیکر کیا کرونگا جنکو حسین عورت میسر نہوا اونسے سنسار مین
پشو بھلے ہین دھرم کا پھل ہے دھن اور دھن کا پھل سکھ اور سکھ کا پھل ہے ناری اور جہان ناری
نہین سکھ کہان یہ سنکے مول دیو بولا جو تو مانگیگا سو دونگا تب اوسنے کہا اے برہمن مجھے وہی کنیا دلا دے
پھر مول دیو نے کہا اچھا تو ہمارے ساتھ چل تجھے وہی کنیا دلا دینگے غرض بہت سی تسلی کر اوسے اپنے گھر
لیگیا اور وہان جاکر دو گٹکے بنائے ایک گٹکہ اوس برہمن کو دیکر کہا جب یہ مونھہ مین رکھیگا تب تو بارہ
برس کی کنیا ہو جائیگا اور جسوقت تو اسے مونھہ سے نکال لیگا تو پرش جیون کا تیون ہو جائیگا تو اسے اپنے
مکھہ مین رکھہ اوسنے جو اپنے مکھہ مین رکھا تو بارہ برس کی کنیا اور دوسرے گٹکے کو جو اوسنے مکھہ مین
رکھا تو آپ اسی برس کا ڈوکرا بنگیا اور اس کنیا کو لیے ہوئے راجہ کے یہان گیا راجہ نے برہمن کو دیکھ

ستی ہونا سیٹھ کی بیٹی کا چور کو لیکر اور دیبی کا سندر سے نکلنا



سندر تھا اوسمین سے ترنت دیبی نکل کر بولی اے پتری مین تشٹ ہوئی تیری ساہس پر تو بر مانگ وہ بولی ماتا جو تو مجھسے تشٹ ہوئی ہے تو اس چور کو جی دان دے پھر دیبی بولی اسیطرح ہوگا یہ کہہ پاتال سے امرت لاکر چور کو جلا دیا اتنی کتھا کہہ بیتال نے پوچھا اے راجہ بتاؤ کہ چور پہلے کس کارن ہنسا اور پیچھے کیلیے رویا راجہ نے کہا جس واسطے ہنسا وہ باعث مین جانتا ہون اور جس لیے رویا وہ بھی مجھے معلوم ہے سن بیتال چور نے جی مین بچارا یہ جو میرے واسطے اپنا سرو س دیتی ہے اب اسکا مین کیا اوپکار کرونگا یہ سمجھکر وہ رویا پھر اپنے من مین بچارا کہ مرنے کے سمین اوسنے مجھسے پریت کی بھگوان کی کچھ گت جانی نہین جاتی کو لکشمی کو دے بدیا مورکھہ کو دے سندر استری پہاڑ پر برساوے برکھا ایسی ایسی باتین سوچکر ہنسا یہ سن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا راجہ پھر وہان گیا اور اوسے کھول گٹھری باندھ کاندھے پر رکھہ لیچلا

چودھوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ بکرم کسماوتی نام ایک نگر ہے وہانکا سوچار نام راجہ جسکی بیٹی کا نام چندر پربھا جب وہ برجوگ ہوئی تب ایک دن بسنت رت مین سکھیون کو ساتھ لے باغ کی سیر کو گئی وہان زنانے کے بندوبست سے پہلے ایک برہمن کا لڑکا برس بیس ایک کا ات سندر مسوئی نام کہین سے پھرتا ہوا اوس باغ مین ایک برکش کے نیچے ٹھنڈی چھاؤن پاکے سو رہا تھا راجہ کے لوگون نے آ اوس باڑی مین زنانے کا بندوبست کیا پر اتفاقاً اوس مہینے کو کسی نے نہ دیکھا اور وہ اوس درخت کے نیچے سوتا رہا اور راج کنیا اپنے لوگون سمیت باغ مین داخل ہوئی سہیلیون کے ساتھ سیر و تماشا دیکھتی ہوئی کہان آتی ہے کہ جہان وہ بنیا سوتا تھا اوسکا وہان پہونچنا کہ وہ لوگون کے پاؤن کی آہٹ سے اوٹھ بیٹھا دونکی چار نظرین ہوئین اور کام دیو کے ایسے بس ہوئے کہ اودھر برہمن کا لڑکا مورچھا کھا بھوم پر گرا ادھر بے سدھ ہو راج کنیا کے پاؤن کانپنے لگے پر وہین اوسنے سکھیون نے ہاتھون ہاتھ تھام لیا ندان چندر دل مین لٹا گھر کو لے آئین اور یہان برہمن کا لڑکا ایسا بے سدھ پڑا تھا

اوس دیو کی صورت دیکھکر بھاگا اور جن لوگون سے بھاگا گیا وہ تو بچے اور باقیون کو دیو نے کھایا غرض راجہ اکیلا بھاگا جاتا تھا کہ چور نے للکارا تو راجپوت ہوکر لڑائی سے بھاگتا ہے یہ سنتے ہی راجہ پھر کھڑا ہوا اور وہ دونون سنکم ہو جُدہ کرنے لگے ندان راجہ اوسے بس کرمشکین باندھ نگر مین لے آیا پھر اوسکو نہلوا دھلوا اچھے اچھے بستر پہنا ایک اونٹ پر بٹھلا ڈھنڈورا پٹوا ساتھ کر ساری نگری کے پھیرنے کو بھیجا اور سولی اوسکے واسطے کھڑی کرنے کا حکم دیا اسمین شہر کے لوگون مین سے جو اوسے دیکھتا تھا سو کہتا تھا کہ اسی چور نے تمام نگر لوٹا ہے اور اب اسے راجہ سولی دیگا جبکہ دھرم دوج سیٹھ کی حویلی کے نیچے وہ چور گیا تو اوس سیٹھ کی بیٹی نے ڈھنڈورے کی آواز سُن اپنی داسی سے پوچھا کہ یہ کاہے کی ڈونڈی باجتی ہے وہ بولی جو چور اِس نگر مین چوری کرتا تھا اوسے راجہ پکڑ لایا ہے اب سولی دیگا یہ سنکے دیکھنے کو وہ بھی دوڑی آئی چور کا روپ جوبن دیکھتے ہی موہت ہوگئی اور اپنے باپ سے اگر کہا تم اس سیمین

ہندُوانا چور کا اونٹ پر بٹھلا کر اور دھرم دوج سیٹھ کی بیٹی کا چور کو دیکھکر عاشق ہونا



راجہ پاس جاؤ اور اس چور کو چھوڑا لاؤ سیٹھ بولا کہ جس چور نے راجہ کا تمام نگر موسا ہے اور جس لیے سارا کٹک کٹا اوسکو میرے کہے سے کیونکر چھوڑیگا پھر اوسنے کہا جو تمھارے سر بس دیے سے بھی راجہ اوسے چھوڑدے ترنت تم اوسے چھوڑا لاؤ اور جو وہ نہ آویگا تو مین بھی اپنی جان دونگی یہ سن سیٹھ نے راجہ پاس جاکر کہا مہاراج پانچ لاکھ روپے مجھسے لیجیے اور اوس چور کو چھوڑ دیجیے راجہ بولا اس چور نے سارا نگر موسا اور تمام لشکر اسکے سبب سے غارت ہوا اسے مین کسطرح سے چھوڑونگا جب راجہ نے اسکی بات نمانی لاچار پھر یہ اپنے گھر کو آیا اور اپنی بیٹی سے کہا جتنا کہنے کا دھرم تھا اوتنا مین نے کہا لیکن راجہ نے نمانا اتنے عرصے مین چور کو نگری کی پھیرے دواکر سولی پاس لاکر کھڑا کیا اور چور نے اوس بنیے کی بیٹی کا احوال جو سنا پہلے کھل کھلا ہنسا پھر ڈکرا ڈکرا رونے لگا اتنے مین لوگون نے اوسے سولی پر کھینچ لیا اور بنیے کی بیٹی اوسکے مرنے کی خبر سنکے ستی ہونے کو لیے اوس جگہہ پر آئی چتا بنوا اور اوسمین بیٹھہ اوس چور کو سولی سے اوتارا اوسکا سر گود مین رکھہ جلنے کو بیٹھا چاہتی تھی کہ اوسمین آگ دلوا دے اتفاقاً وہان ایک بیتا

بہت ظلم کیا ہے ہم اس شہر مین اب رہ نہین سکتے راجہ نے کہا خیر جو ہوا سو ہوا لیکن اب آگے دکھہ نپاؤ گے مین اوسکا جتن کرتا ہون یہ کہہ راجہ نے بہت سے آدمی بلوا چوکی کو بھیجدیے اور چوکی پہرے کا ڈھب اونکو بتادیا اور حکم کیا کہ جہان چورون کو پاؤ بنا پوچھے مار ڈالو لوگ رات کو نگری کی رکھوالی کرنے لگے اسپر بھی چوری ہوتی تھی ساری ساہوکار اکٹھے ہوکر راجہ کے پاس آئے اور عرض کی مہاراج آپ نے پہرے بھیجے تو بھی چور کم نہوئے اور روز چوری ہوتی ہے راجہ نے کہا اسوقت تم رخصت ہو آج کی رات سے نگر کی چوکی مینے مین نکلونگا یہ سنکے راجہ سے وداع ہوئے اپنے گھر گئے اور جسوقت کہ رات ہوئی راجہ اکیلا ڈھال تلوار لے پیادہ نگری کی رکشا کرنے نکلا اسمین آگے جاکر دیکھے تو ایک چور سامنے سے چلا آتا ہے راجہ اوسے دیکھکر پکارا تو کون ہے وہ بولا کہ تو کون ہے راجہ نے کہا مین بھی چور ہون یہ سُن وہ خوش ہوکر بولا آؤ ملکر چوری کرنے چلین یہ بات اسمین ٹھہرا راجہ اور چور باتین کرتے ہوئے ایک محلے مین پہنچے اور کتنے ایک گھرون مین چوری کر مال متاع لے نگر کے باہر نکل ایک کوئین پر آئے اور اوسمین اوتر پاتال پوری مین جا پہونچے وہ چور راجہ کو دروازے پر کھڑا کر دھن دولت اپنے مندر مین لیگیا اتنے مین اوسکے گھر مین سے ایک داسی نکلی وہ راجہ کو دیکھکر کہنے لگی مہاراج تم کہان اس دُشٹ کے ساتھ یہان آئے خیر اسمین ہے کہ وہ آنے پاوے اور تمسے جہان تک بھاگا جاوے بھاگو نہین تو وہ آتے ہی تمھین مار ڈالیگا راجہ نے کہا مین تو راہ نہین جانتا کدھر کو جاؤن پھر اوس چیری نے باٹ دکھادی اور راجہ اپنے مندر کو آیا غرض دوسرے دن راجہ نے سب اپنی سنیا ساتھ لے اوس کوئین کی راہ پاتال پوری مین جاکر چور کا تمام گھر بار گھیر لیا اور وہ چور کسی اور راہ سے نکل اوس نگری کا مالک جو دیو تھا اوسکے پاس گیا اور عرض کی کہ ایک راجہ میرے مارنے کو گھر پر چڑھ آیا ہے یا تو میری اس سمین سہائے کر دنہین تو تمھاری پوری کا باس چھوڑ اور نگر مین جا بستا ہون یہ سُن راکشس نے خوش ہوکر کہا تو میرے لیے کھانے کو لایا ہے مین تجھسے بہت خوش ہوا یہ کہکر جہان راجہ کٹک لیے حویلی گھیرے ہوئے تھا وہان وہ دیو آدمیون اور گھوڑون کو کھانے لگا اور راجہ



دیو کا راجہ کے لشکر کو کھانا اور راجہ کا چور کو پکڑ لانا

ہری سوامی کا تالاب مین ہاتھ منہ دھونا اور سانپ کا دونو کو جھوٹھا کرنا



نہایت لگی تھی آتے ہی کھیر کھائی اور وہین اوسے بش چڑھا پھر ان نے اوس برہمن سے جاکر کہا کہ
تو نے میرے تئین بش دیا اور مین آپ سے مرونگا اتنا کہہ گھوم کر گرا اور مر گیا پھر اوس برہمن نے

مرجانا ہری سوامی کا بسبب زہر سانپ کے اور برہمن کا اپنی بی بی کو گھر سے نکال دینا



اوسے مواد یکھہ اپنی سو گیا استری کو گھر سے نکال دیا اور کہا برہمہ ہتیا ری تو یہان سے جا اتنی بات
کہہ بیتال بولا کہ ای راجہ اسمین سے برہمہ ہتیا کا پاپ کسکو ہوا راجہ نے کہا سانپ کے مکھہ مین تو بش ہوتا ہی
اس سے اوسے پاپ نہین اور اوس برہمن نے بھو کا جان کے بھکشا دی تھی اوسے بھی پاپ نہین اور
اوس برہمنی نے سوامی کی اگیا سے بھیک دی تھی اوسے بھی پاپ نہین اور اوسنے بھی انجان کھیر کھائی
تس سے اوسے بھی پاپ نہین غرض انمین سے جسکو کوئی پاپ لگا وے وہی پاپی ہے یہ سُن بیتال پھر اوسی
تروریر جا لٹکا اور راجہ بھی وہان جا اوسے اوتار باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا

تیرہوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ چندر ہردے نام نگری ہے اور اوس جگہہ کا رندھیر نام راجہ تھا اوسکی نگری مین
دھرم دھوج نام ایک سیٹھہ تھا اور اوسکی بیٹی کا نام سوبھنی پرانت سندری جوانی اوسکی دن بدن بڑھتی تھی
اور روپ اوسکا پل پل ادھک ہوتا تھا اتفاقاً اوس نگری مین راتون کو چوری ہونے لگی جب چوروں کے
ہاتھ سے مہاجنون نے بہت دکھ پایا تب اکٹھے ہو راجہ کی نکٹ جاکر سب نے کہا مہاراج چوروں نے نگر مین

دیوسوامی اور اوسکے بیٹے کا نام ہری سوامی اور وہ کام دیو کے سمان سندر اور شاستر مین برہسپت کی برابر اور دھن اوسکے کھیر کا سادہ ایک برہمن کی بیٹی کہ نام اوسکا لادیونی تھا بیاہ لایا اون دونونمین بہت سی پریت ہوگئی غرض ایک دن گرمی کے موسم مین رات کے وقت چوپاری کی چھت پر دونون غافل پڑے سوتی تھے اتفاقاً استری کے مُنہ پر سے اوڑھنی سرک گئی اور گندھرپ بمان پر بیٹھا ہوا ہین اوڑا ہوا کہین جاتا تھا اچانک اوسکی نظر اوسپر پڑی کہ وہ بمان کو نیچے لایا اور اوس سوتی کو بمان پر

تصویر ہری سوامی اور لادیونی اوسکی بیٹی کی اور گندھرپ کا اوڑتے ہوئے آنا اور لادیونی کو اوٹھالے جانا



رکھکر لے اوڑا کتنی دیر کے پیچھے برہمن بھی سوتے سے اوٹھا تو دیکھتا کیا ہے کہ استری نہین تب گھبرایا اور وہان سے اوتر کر تمام گھر مین ڈھونڈھا جب اسے وہان نملی تو ساری نگری کی گلی گلی کوچہ کوچہ ڈھونڈھا پھر الیکن کہین اوسنے نپایا پھر اپنے جی مین کہنے لگا کون اوسے لے گیا اور کہان گئی غرض جب کچھ بس نہ چل سکا تو آخر لاچار ہوا فسوس کرتا ہوا گھر آیا اور وہان اوسے پھر دوبارہ بھی ڈھونڈھا اور نپایا جب اون نے گھر سونا نظر آیا تب نہایت بے چینی اور بے کلی سے بے اختیار ہو ہاے پران پیاری ہاے پران پیاری کر کے پکارنے لگا پھر اوسکے بیوگ سے ات بیاکل ہو گرہستی چھوڑ کر بیراگ لے لنگوٹی باندھ بھبوت مل مالا پہن نگر نگر تیرتھ جاترا کو نکلا نگر نگر گانون گانون تیرتھ کرتا ہوا ایک نگر مین دو پہر کے سمین جا پہونچا جب بھوک سے نپٹ لاچار ہوا تو ڈھاک کے پتون کا دونا بنا ہاتھ مین لے ایک برہمن کے گھر جا اوس سے کہا کہ مجھے بھوجن بھکشا دو غرض جب پریت کے بس مین آدمی ہوتا ہے تب اوسے دھرم ذات اور کھانے پینے کا کچھ بچار نہین رہتا اور نرآدر ہو جہان پاتا ہے تہان کھاتا ہے جب اوس برہمن سے اتنی بھیک مانگی تب اوسنے اس سے دونا لے گھر مین جا کھیر سے بھر لا دیا یہ اوس دونے کو لیے تالاب کے کنارے آیا وہان ایک بڑھ کا درخت تھا اوسکی جڑ پر دونا رکھ سر دور مین مُنہ ہاتھ دھونے لگا اوس برکش کی جڑ سے ایک کالا ناگ نکل اوس دونے مین مُنہ ڈال چلا گیا اور دونا تمام زہر سے بھر گیا کہ اسمین یہ بھی ہاتھ مُنہ دھو کر آیا پر اوسے یہ احوال معلوم نتھا اور بھوک کی

کنارے جا چھپکر دیکھتا رہا جب آدھی رات ہوئی اوسوقت ایک دیو آیا اور راوسنے آتے ہی اسے گلے سے
لگایا یہ دیکھتے ہی راجہ کھانڈا لیکر ہاتھ مین آیا اور کہا ارے راکشس پاپی میری سامنے تو استری کو ہاتھ نہ لگا
پہلے مجھسے سنگرام کر اور مجھے تبھی تک بچے تھا کہ جب تک تجھے نہ دیکھا تھا اب مین نڈر ہون اتنی بات کہہ
کھانڈا نکال ایک ایسا ہاتھ مارا کہ رنڈ سے منڈ جدا ہو زمین پر تڑپنے لگا یہ وہ دیکھہ بولی کہ اے بیر پرش
تو نے بڑا اپکار کیا یہ کہکر پھر کہا کہ نہ تمام پہاڑون مین لعل ہوتے ہین نہ سب شہرون مین ست ونتی آدمی
نہ ہر ایک بن مین چندن اوپجتا ہے نہ ہر ایک ہاتھی کی مستک مین موتی ہوتا ہے پھر راجہ نے پوچھا یہ
راکشس کسواسطے کرشن چترد شی کو تیرے پاس آیا تھا وہ بولی میرے پتا کا نام بدیادھر ہے تسکی مین
پتری ہون سندری میرا نام اور یہ مقرر تھا کہ مجھہ بن میرا باپ بھوجن نکرتا ایک دن بھوجن کی بریان
مین گھر مین نہ تھی تب پتا نے کرودھ کر مجھے سراپ دیا کہ تجھے کالی چودس کے دن راکشس آن کے
گلے سے لگا یا کریگا یہ سنکر مین بولی پتا سراپ تو تنے دیا پر اب میرے اوپر کرپا کیجیے اوسنے کہا ایک مہابیر
پرش آنکر جب اوس راکشس کو ماریگا تب اوس مہا سراپ سے چھٹیگی سو مین اوس مہا سراپ سے چھٹی
اب مین اپنے پتا کو نمشکار کرنے جاؤنگی راجہ بولا جو تو میرے اپکار کو مانے تو ایکبار ہی میرے راج کو چل کر
دیکھہ پیچھے اپنے پتا کے درشن کو جائیو وہ بولی کہا جو آپ نے کہا سو مجھے قبول ہے پھر راجہ اوسے ساتھ لے
اپنی راج دھانی مین آیا شادیانے بجنے لگے ساری نگری مین خبر ہوئی کہ راجہ آیا گھر گھر بدھائی منگلاچار
ہونے لگے پھر تو تمام نگر کے منگلا مکھی آن کے دربار مین مبارکبادی دینے لگے راجہ نے بہت سا دان پن کیا
پھر کئی ایک دن پیچھے وہ سندری بولی مہاراج مین اب اپنے باپ کے یہان جاؤنگی راجہ نے اوداس ہو کر
کہا کہ اچھا سدھارو جب اوسنے راجہ کو اوداس دیکھا تو کہا مہاراج مین نجاؤنگی راجہ نے کہا کسواسطے تو نے
اپنے باپ کے یہان جانا موقوف کیا وہ بولی اب مین نش کی ہو چکی اور پتا میرا گندھرو ہے اب مین
جاؤن تو میرا آدر نکریگا اسلیے مین نہین جاتی یہ سن راجہ بہت خوش ہوا اور لاکھون روپے کا دان
پن کیا راجہ کے اس احوال کے سننے سے دیوان کی چھاتی پھٹی اور مر گیا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ
کسلیے وہ منتری مر گیا تب راجہ بیرکرماجیت نے کہا منتری نے دیکھا کہ راجہ تو عیش کرنے لگا اور راج کاج
کی سب چنتا بھلا دی پر جانا تھ ہوئی اب میرا کہا کوئی نمانیگا اسی چنتا سے وہ مر گیا یہ سن بیتال پھر
اوسی درخت مین جا لٹکا راجہ پھر اوسیطرح سے اوسکو کاندھے پر رکھہ لیچلا

بارہوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ بیرکرماجیت چوڑاپور ایک نگر ہے وہان کا چوراسن نام ایک راجہ تھا جسکے گرد کا نام

الوپ ہوگیا یہ تماشا منتری وہان دیکھہ اولٹا پھرا اپنے نگر مین آیا اور راجہ کے پاس جاڈنڈوت کرہاتھہ جوڑ
بولا مہاراج مین ایک اچرج دیکھہ آیا ہون راجہ نے کہا بیان کرو دیوان نے کہا مہاراج اگلے منش
کہہ گئے ہین جو بات کسو کی عقل مین نہ آوے اور کوئی باور نکرے ویسی بات نہ کہی پر مین نے آنکھون سے
پرتیکش دیکھا اس سے کہتا ہون مہاراج جہان رگھناتھ جی نے سمندر پر پل باندھا ہے اوس جاد یکھتا
گیا ہون کہ ساگر مین سے سونے کا تروَر نکلا کہ زمرد کے پات پکھراج کے پھول مونگے پھلون سے ایسا تھو
لدا ہوا تھا کہ جسکا بیان نہین ہوسکتا اور اوسپر مہاسندر استری ہین ہاتھ مین لیے میٹھے مٹھے سُرون سے
گاتی تھی پر ایک گھڑی کے بعد وہ پیڑ سمندر مین چھپ گیا یہ بات راجہ سُن دیوان کو راج سونپ اکیلا
سمندر کے کنارے کو چلا کتنے ایک دنون مین وہان جا پہونچا اور مہادیو کے درشن کو سندھ مین گیا جون
پوجا کر باہر آیا کہ سمندر سے وہی درخت نارکیل سمیت نکلا راجہ اوسکو دیکھتے ہی ساگر مین کود اوسی تروَر پر جا بیٹھا

راجہ کا اوس عورت کو دیکھکر سمندر مین کود پڑنا



وہ راجہ سمیت پاتال کو چلا گیا وہ اوسکو دیکھہ کے بولی کہ اے بیر پرش کسواسطے تو یہان آیا ہے راجہ نے کہا
مین تیرے روپ کے لالچ سے آیا ہون اوسنے کہا جو تو کالی چودس کے دن مجھسے ملے تو مین تیرے ساتھ
بواہ کرون راجہ نے یہ بات مانی تب وہی اون نے بچن لیکر راجہ کو ساتھ بواہ کیا غرض جب اندھیری چترد شی
آئی تو اون نے کہا اے راجہ آج تو میرے نکٹ مت رہیو یہ کہکے راجہ کھڑگ ہاتھ مین لے وہان سے اوٹھا اور ایک

راکشس کا عورت کو گلے لگانا اور راجہ کا راکشس کو مار ڈالنا



اور اوسکی چوٹ سے رانی کا پانون ٹوٹ گیا تب راجہ گھبراکر اکبارگی باہر نکل اوسکی اوکھد کرنے لگا کہ اسمین رات ہوئی اور چندرمان نے پرکاش کیا چاند کی جوت کے پڑتے ہی دوسری رانی کے سر پر مین پھپھولے پڑگئے تیوہین اچانک دوسرے کسی گرہستی کے موصل کی آواز آئی دوہین تیسری رانی کے سر مین ایسا درد ہوا کہ غش آگیا اتنی بات کہہ بیتال بولا اے راجہ ان تینون مین ات سکمار کون ہے راجہ نے کہا جسکے سر پہین پیر ہو مور رچھا آئی سوہی بہت نازک ہے یہ بات سن بیتال پھر اوسی درخت پر جالٹکا اور راجہ اوسے اوتار گٹھری باندھ کاندھے پر رکھ لیچلا

گیارہوین کہانی

بیتال بولا کہ اے راجہ پونے پور نام ایک نگر ہے وہان بہیمہ نام ایک راجہ تھا اور اوسکے منتری کا نام ستی پرکاش اوس منتری کی استری کا نام لکشمی اوس راجہ نے اکروز اپنے دیوان سے کہا جو راجہ ہو کر سندر استری سے بھوگ نکرے تو راج کرنا اوسکا نرپھل ہے یہ بات کہہ دیوان کو راج کا بھار دی آپ سکھ سے عیش کرنے لگا اور راج کی سب چنتا چھوڑ دی اور دن رات آنند مین رہنے لگا اتفاقاً ایک روز وہ منتری اپنے گھر مین اودا س بیٹھا تھا کہ اسمین اوسکی بھاریا نے پوچھا سوامی ان دنون آپ کو بہت دُربل دیکھتی ہون وہ بولا نس دن مجھے راج چنتا رہتی ہے اس سے سریر دُربل ہوا ہے اور راجہ آٹھ پہر اپنے عیش و آرام مین رہتا ہے وہ منتری کی جورو بولی کہ ہے پتی بہت دنون تمنے راج کاج کیا اب تھوڑے دنون کے لیے راجہ سے وداع ہو تیرتھ جاترا کرو یہ بات اوسکی سن چکا ہو رہا پھر جب وہان سے اوٹھا تو وقت دربار کے راجہ کے پاس جا رخصت لے تیرتھ جاترا کرنے نکلا جاتے جاتے سمندر تیر سیت بندرامیشور جا پونچا وہان جاتے ہی مہادیو کا درشن کر باہر نکلا تھا کہ اتفاقاً نظر اوسکی سمندر کی طرف جا پڑی تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک ایسا کنچن کا پیڑ اوسمین سے نکلا کہ جسکے زمرد کے پتے پکھراج کے پھول موتنگے کے پھل نہایت خوشنما نظر آیا اوس درخت پر ات سندر نایکہ بین ہاتھ مین لیے مدھر کومل سُرون سے بیٹھی گاتی ہے بعد ایک گھڑی کے وہ تروَر سمندر مین

تصویر یہ کاش دیوان اور دریا مین ایک درخت پر عورت حسین بین لیے گاتی ہوئی



جگت مین گاے کو مانے اور ہاتھی سے لگا چیونٹی اور پشو پنچھی برتک ہر ایک جی کی رکشا کرنا دھرم ہے جہان مین
اسکے سمان کوئی ادھرم نہین جو نر برانے ماس کو کھا اپنا ماس بڑھاتے ہین سو انت کال مین نرک بھوگ
کرتے ہین اس سے منش کو اوچت یہ ہی کہ جی کی رکشا کرے اور جو لوگ کہ برانا دکھہ نہ سمجھتے ہون اور
غیرون کے جی بھی مار مار کی کھاتے ہون اونکی اس پرتھوی مین عمر کم ہوتی ہے اور لولے لنگڑے کانی
اندھی بونی کبڑی ایسے رنگ مین ہو جنم لیتے ہین جیسے پشو اور پنچھی کے انگ کھاتے ہین ویسے ہی انت اپنی
انگ گنواتے ہین اور مدپان کرنے سی مہا پاپ ہوتا ہے اس سے مدماس کا کھانا اوچت نہین اسیطرح سے
دیوان راجہ کو اپنی مت کا گیان سمجھا ایسا جون دھرم مین لایا کہ جو یہ کہتا تھا وہی راجہ کرتا تھا اور برہمن
جوگی جنگم سیوڑا سنیاسی درویش کسیکو نمانتا تھا اور اسی دھرم سے راج کرتا تھا ایکدن کال کے بس ہو
مرگیا پھر اوسکا بیٹا دھرم دھوج نام گدی پر بیٹھا اور راج کرنے لگا ایک دن اوسنے ابھی چند دیوان کو پکڑوا
سر پر سات چوٹی رکھوا مونہہ کالا کروا گدھے پر چڑھا ڈونڈی بجوا تالی دلوا دیس سے نکال دیا اور اپنا
راج نشچیائی سے کیا ایکدن وہ راجہ بسنت رت مین رانیون کو ساتھ لے ایک باغ کی سیر کو گیا اس باغ مین
ایک بڑا تالاب تھا اور اسمین کنول پھول رہے تھی راجہ اوس سروبر کی سوبھا دیکھہ کپڑے اوتار اشنان
کرنے کو اوتر ایک پھول توڑ تیر پر آرانی کے ہاتھ مین دینے لگا کہ اسمین ہاتھ سے وہ چھٹکر رانی کے پانون پر گرا

تصویر تالاب و راجہ و ہر سہ رانی اور پھول دینا کنول کا رانی کو



تصویر راجہ و ہر سہ رانیان بوقت شب و جوت ماہتاب سی ایک رانی کی پھپھولی بدن مین پڑنا اور ایک کا آواز موصل سی غش ہونا



تمام احوال کہا اور اون نی سب دریافت کرکے مجھے تجھہ پاس وداع کیا سوم دت بولا یہ بات ایسی ہے
بنا بستر کا گہنا اور یا بنا گھی کے بھوجن یا بغیر سُر کے گانا یہ سب ایک سا ہے اسیطرح میلے لبھن تیز کو ہرے
کبھوجن بل کو گبھار پران کو اور کپتر کل کو ہری اور راکشس خفا ہوتا ہے تو پران کو لیتا ہے پر استری ہٹ
اور راج ہٹ مین دونون طرح سے دُکھہ دینے والی ہے استری جو نکرے سو تھوڑا ہے کیونکہ جو بات
اس کے من مین رہتی ہے سو زبان پر نہین لاتی اور جو زبان مین ہے سو ظاہر نہین کرتی استری کو سنسار مین
بھگوان نے عجب کوئی پیدا کیا ہے اتنی بات کہا اوس سیٹھہ کے بیٹے نے جواب دیا کہ مین پرائی عورت سے
علاقہ نہین رکھتا یہ سنکر پھر اولٹی اپنے گھر کو چلی راہ مین اوس چور سی بھیٹ ہوئی اوسکے آگے سب برتانت
کہا چور نے سنکر شاباشی دے چھوڑ دیا یہ اپنے پت کے نکٹ آئی اور اوس سے تمام احوال بیان کیا
پر اوسکے خاوند نے اوسے پیار نکیا اور کہا کویل کا سُر ہی روپ ہی اور ناری کا روپ پت برت اور کروپ
منش کا روپ بدیا تپسی کا روپ اکشمان اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ ان تینون مین سے کسکا ست
ادھک ہی راجہ بکرماجیت نی کہا چور ست کا ادھک ہی بیتال نے کہا کسطرح راجہ نے کہا اور پرش پر اوسکی
اچھا دیکھہ سوامی نے چھوڑا اور چور کو چھوڑنے کا کارن نہ تھا اس سے چور ہی پردھان ہے یہ بات سن
بیتال پھر روکھہ مین جا لٹکا اور راجہ بھی وہان جا اوسے اوتار کاندھے پر رکھہ لے چلا

دسوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ گوڑ دیس مین پردھان ایک نگر ہے اور گن شبگھر نام وہان کا راجہ تھا اوسکا منتری ایک
سراوگی ابھے چند نام تھا اوسکے سمجھانے سے راجہ بھی سراوگ دھرم مین آیا شیو کی پوجا بشنو کی پوجا اور
گؤدان اور بھوم دان پنڈدان جوا اور مدرا ان سب کو منع کیا نگر مین کوئی کرنے نپاوے اور ہاڑ گنگا مین
کوئی نہ لیجاوے اور ان باتون کی دیوان نے بھی راجہ سے اگیا لی ڈونڈی نگر مین پھروا دی کہ جو
کوئی یہ کرم کریگا اوسکا سر بس راجہ چھین لیکر سزا دے شہر سی نکال دیگا پھر ایکدن دیوان راجہ سے
کہنے لگے کہ مہاراج دھرم کا بچار سنیے جو کوئی کسو کا جی لیتا ہے اس پاپ سی سنسار مین آن کی منش کا
جیون مرن نہین چھوٹتا پھر پھر جنم لیتا ہے اور مرتا ہے اس سے جگت مین جنم پا کے دھرم بٹورنا منش کو
اوچت ہی دیکھیے کام کرودھ لوبھ موہ بس ہو برہما بشن مہادیو کسو نہ کسو طور سے سنسار مین اوتار
لے کے آتے ہین بلکہ اونسے گاے اچھی ہے جو راگ ودیش مدہ کرودھ لوبھ موہ سے رہت ہے
اور پرجا کی رکشا کرے ہی اور اوسکے جو پتر ہوتے ہین وہ بھی جگت کی جیو دان کو اچھی طرح سی سکھ دے
پاتے ہین اس سے دیوتا اور مُن سب گؤ کو مانتے ہین اسلیے دیوتاؤن کو منانا اچھا نہین اس

پر جو تو مجھے بچن دے تو میرے جی مین جی آوے وہ بولی آج کی پانچوین دن میری شادی ہوگی تو پہلے مین تجھسی
ملجاؤنگی پیچھے اپنے شوہر کے یہان رہونگی یہ بچن دے سوگندھا اپنے گھر کو گئی اور یہ اپنے گھر کو آیا غرض
پانچوین دن اوسکی شادی ہوئی خاوند اوسکا بیاہ کراوسے اپنے گھر لے آیا کتنے ایک دنون کے پیچھے رات کے وقت
اوسکی دیورانی جٹھانی نے زبردستی اوسے اوسکے پت کے پاس پہونچایا وہ رنگ محل مین جا چپ چاپ
ایک کونے مین بیٹھہ رہی اس عرصے مین اوسکے خصم نے جو دیکھا تو اوسکا ہاتھ پکڑ پلنگ پر بٹھالیا غرض
اون نے جب چاہا کہ گلے لگاؤن تو اوسنے ہاتھ سے جھڑک دیا اور جو جو اوس ساہوکار بچے سے قول وقرار ہوا تھا
سب بیان کیا یہ سنکے اوسکے خاوند نے کہا جو سچ اوسکے پاس جایا چاہتی ہے تو جاوہ اپنے سوامی کی آگیا پا
اوس بیٹھہ کے استھان کو چلی راہ مین چور اوسے دیکھہ خوش ہوا اوسکے پاس آکر کہا کہ تو دوپہر رات کی

جانا سیتا کا رات کو پاس سوم دت کے اور راہ مین ملنا چور کا



سمین اس اندھیرے مین ایسے بستر ابھوشن پہنکے اکیلی کہان جاتی ہے وہ بولی جس جگہہ میرا پریتم پیارا
بستا ہے یہ سن چور نے کہا یہان تیرا سہایک کون ہے وہ کہنے لگی دھنش بان لیے مدن میرا سہای کرنیوالا
ساتھ ہے یہ کہہ پھر چور کے آگے ساری اپنی اول آخر کتھا بیان کرکے کہا میرا سنگہار بھنگ مت کر مین تجھی
بچن دیے جاتی ہون وہان سے جب پھرونگی تب گہنا تیرے حوالے کرونگی یہ سنکے چور نے اپنے دل مین
کہا گہنا دینے کا تو مجھے قول دیے جاتی ہے پھر کیون اسکا سنگار بھنگ کرون یہ سمجھکر اوسے چھوڑ دیا آپ
وہان بیٹھا رہا اور یہ وہان گئی کہ جہان سوم دت پڑا سوتا تھا جاتے ہی اوسنے جو اوسے اچانک جگایا وہ
گھبراکر اوٹھا اور کہنے لگا کہ تو دیو کنیا ہے کہ رس کنیا یا ناگ کنیا سچ کہہ تو کون ہے اور میرے پاس کہان سے
آئی ہے وہ بولی کہ مین نر کنیا ہون اور ہرن دت بیٹھہ کی بیٹی مدن سینا میرا نام ہے اور تجھے یاد نہین
کہ جو اس روپ بن مین تو زبردستی میرا ہاتھ پکڑ کے قسم کو بجد ہوا تھا اور مین نے بموجب کہنے تیرے کے
یہ سوگند کی تھی کہ ہوا ہتیا پرش کو تیاگ کرکے تیرے پاس آؤنگی سو مین آئی ہون جو تیری مرضی مین آوے
سو کر پھر اون نے پوچھا کہ یہ تو نے برتانت اپنے پت کے آگے کہا یا نہین اون نے اوتر دیا کہ مین نے

پاس آن کھڑی ہوئی اور راجہ کا روپ دیکھہ موہت ہو بولی اے راجہ جو مجھے اگیا دے سو کرون راجہ نے اوسے اوتر دیا جو تو میرا کہا کرے تو میرے سیوک کی استری ہو وہ بولی مین تیرے روپ کی آدھین ہوئی ہون اسکی جورو کسطرح ہون راجہ نے کہا ابھی تو تو نے مجھسے کہا جو تو حکم کریگا سو مین کرونگی اور سجن جس بات کو کہتے ہین اوسکا نباہ کرتے ہین بچن کو پال میرے سیوک کی جورو ہو یہ سنکے وہ بولی جو آپ نے کہا سو مجھے پرمان ہے تب راجہ سیوک کا گندھرپ بواہ کر دونون کو ساتھ لے اپنے راج دھام مین آیا اتنی بات کہہ بیتال بولا راجہ بتا دسوامی اور سیوک مین کسکا ست ادھک ہوا راجہ بولا سیوک کا پھر بیتال بولا جس راجہ نے ایسی سندر استری پا سیوک کو دی تس راجہ کا ست ادھک نہوا تب راجہ بکرماجیت نے کہا جنکا دھرم انکار کرنا ہے تنکے انکار کرنے مین ادھک کیا ہے جو انکا جی ہو پر کاج کرے سو ہی ادھک ہے اس کارن سیوک کا ست ادھک ہوا یہ بات سُن بیتال پھر اوسی ترور پر جا لٹکا راجہ پھر اوسے وہان سے اوتار کاندھے پر کھیلا

نوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ مدن پور نام ایک نگر ہے وہان ہیر بر نام راجہ تھا اور اوسی دیس مین ہرن دت نام ایک بنیا تھا کہ اوسکی بیٹی کا نام مدن سینا تھا وہ ایک دن بسنت رت مین سکھیون کو ساتھ لیے اپنے باغ مین واسطے سیر و تماشے کے گئی اتفاقاً اوسکے آنے سے پیشتر دھرم دت سیٹھہ کا بیٹا سوم دت نام اپنے متر کو ساتھ لیے بن بہار کو آیا تھا وہان سے پھرتا ہوا اوس باڑی مین آن پہونچا اوسے دیکھہ موہت ہو گیا اور اپنے دوست سے کہنے لگا بھائی وہ کدا چت مجھسے ملے تو میری جیون سپھل ہو اور جو نہ ملے تو دنیا مین جینا عبث ہے یہ اپنے دوست سے باتین کر برہ مین بیاکل ہو بے اختیار اوسکے پاس جا اوسکا ہاتھہ پکڑ کر کہنے لگا جو تو مجھسے پریت نکریگی تو مین تیرے اوپر اپنا پران دونگا وہ بولی ایسا مت کیجیو اسمین پاپ ہوگا تب

سیر باغ کو جانا مدن سینا کا اور آنا سوم دت سیٹھہ کا مع اپنے دوست کے سیر باغ کو اور اوسپر عاشق ہونا



اون نے کہا تیرے کرشمہ نے میرے دل کو چھیدا اور تیری برہ کی آگ نے میرے سریر کو جلا دیا اس پیر سے میری سُدھ بُدھ سب جاتی رہی ہے اور مجھے اس سمین عشق کے غلبے سے دھرم ادھرم کا لحاظ نہین ہے

تصویر راجہ گنادیپ کا شکار کو جانا اور چرم دیو کا ہرن مار کر راجہ کو کباب کھلانا



نگر کو لیچلو کہ راہ مجھے معلوم نہین اوسنے راجہ کو نگر مین لا اوسکے مندر مین پہونچا دیا تب راجہ نے اوسکی چاکری مقرر کردی اور بہت سے اوسے بستر ابھوشن دیے پھر وہ راجہ کی سیوا مین حاضر رہنے لگا غرض ایک دن راجہ نے کسی کام کے لیے سمندر کنارے اوس راج پتر کو بھیجا وہ جب کنارے پہونچا تو اوسنے ایک دیبی کا مندر دیکھا اوسمین جا دیبی کی پوجا کی لیکن جب یہ وہان سے باہر نکلا تو وہین اوسکے پیچھے سے ایک مندر نانگہ آا اوس سے پوچھنے لگی اے پرش تو کیلیے یہان آیا ہے وہ بولا بھوگ کے لیے آیا ہون اور تیری روپ کو

تصویر راج پتر و مندر اور نکلنا عورت حسین کا مندر سے



دیکھ موہت ہوا ہون اوسنے کہا جو مجھسے کچھ ارادہ رکھتا ہے تو پہلے اس کنڈ مین جا کر اشنان کر پھر اوسکے پیچھے تو مجھ سے کہیگا سو مین کرونگی یہ سنتے ہی وہ کپڑے اوتار تالاب مین بیٹھہ غوطہ مار نکلکر دیکھے تو اپنے گھر مین کھڑا ہے اس اچنبھے کو دیکھہ ترسناک ہوتا چارا اپنے گھر جا اور کپڑے پہن راجہ کے پاس آسب برتانت کہا راجہ نے سنتے ہی کہا مجھے بھی یہ اچنبھا دکھا یہ کہتے ہی سواری منگا دونون سوار ہو کر چلے کتنے دنون کے عرصے مین ساگر کے کنارے آئے اوسی دیبی کے مندر مین جا کر پوجا کی پھر راجہ جب باہر نکلا تو وہی نانگہ ایک سکھی ساتھ لیے راجہ کے

وہ ذات کا بیش ہے جو شاستر پڑھا ہے سو برہمن ہے اور جو شبد بیدی اوسکا سجاتی ہے یہ استری اوسکے لائق ہے اتنی بات سُن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بھی وہان جا اوسی باندھ کاندھی پر رکھ لیچلا تب بیتال نے کہا

آٹھوین کہانی

اے راجہ متھلاوتی نام ایک نگر ہے وہان کا راجہ گنادیپ اوسکی سیوا کرنے کو دور دیس سے ایک چرم دیو نام راج پتر آیا روز اوس راجہ کے درشن کو جایا کرتا لیکن ملاقات نہوتی تھی اور جتنا دھن وہ لایا تھا سو برس روز کے عرصے مین سب بیٹھکر یہان کھا گیا اور وہان گھر اوسکا ویران ہو گیا ایک دن کی بات ہے کہ راجہ شکار کو سوار ہوا اور چرم دیو بھی اوسکی سواری کے ساتھ ہو لیا اتفاقاً ایک بن مین راجہ جا کر فوج سے جدا ہو گیا اور سواری کے لوگ ایک اور جنگل مین بھٹک گئے لیکن ایک چرم دیو ہی راجہ کے پیچھے تھا ندان اوسنے ہی پکار کر کہا مہاراج لوگ سواری کے پیچھے رہ گئے ہین اور مین آپ کی گھوڑی کے ساتھ گھوڑا مارے چلا آتا ہون راجہ نے یہ سنکر گھوڑے کو روکا کہ اسمین یہ برابر آیا راجہ نے اوسے دیکھ کے پوچھا تو کسواسطے اتنا دُربل ہو رہا ہے تب یہ بولا جس سوامی کے پاس رہے اور وہ ایسا ہو کہ ہزارونکو پالتا ہو اور اپنی خبر نہ لے تو اسمین کچھ اوسکو دوش نہین ہے مگر اپنے کرم کا دوش ہے جیسا دن کو سارا جہان دیکھتا ہے پر اُلّو کو نظر نہین آتا اسمین گناہ سورج کا کیا ہے حسرت ہی مجکو کہ جسنے مان کے پیٹ مین روزی پہونچائی تھی جبکہ ہم پیدا ہوئے اور دنیا کی غذاؤن کے لایق اب وہ خبر نہین لیتا نہین معلوم سوتا ہے یا مر گیا اور اپنے نزدیک مال اور دولت چاہنی بڑے آدمی سے کہ دیتے وقت وہ مُنہ بناوے اور ناک بھون چڑھاوے اس سے زہر ہلاہل کھا کر مر جانا بہتر ہے اور یہ چھہ باتین آدمی کو ہلکا کرتی ہین ایک تو کھوٹے نر کی پریت دوسرے بنا کارن ہنسی تیسرے استری سے بواد کرنا چوتھے اسجن سوامی کی سیوا پانچوین گدہے کی سواری چھٹے بنا سنسکرت کو بھاکا اور یہ پانچ چیزین بڑھانا منش کے کرم مین پیدا ہوتے ہی لکھدیتا ہے ایک آرول دوسرے کرم تیسرے دھن چوتھے بدیا پانچوین حسن مہاراج جب تک آدمی کا پن اُدے ہوتا ہے سب اوسکے داس رہتے ہین اور جب پن گھٹ جاتا ہے تو بندے بیری ہو جاتے ہین یہ پر ایک بات مقرر ہے سو سوامی سیوا کرنے سے کبھی نہ کبھی پھل ہی مل رہتا ہے نر پھل نہین رہتا یہ سُن راجہ نے اون سب باتون کو غور کر اوسوقت کچھ جواب ندیا پر اوس سے یہ کہا کہ مجھے بھوک لگی ہے کہین سے کچھ کھانے کو لا چرم دیو نے کہا مہاراج یہان اَن بھوجن نہ ملیگا یہ کہہ جنگل مین جا ایک ہرن مار کھیسی سے چکمک نکال آگ سُلگا گوشت کو بھون تکّے کے بھوجن راجہ کو خوب سے کھلا آپ بھی کھائے غرض راجہ کا پیٹ بھر چکا تو اوسنے کہا اے راج پتر ہمین

یہ خبر گئی کہ راجہ چنپ کیشر کے گھر مین ایسی کنیان پیدا ہوئی ہے کہ جسکے روپ کو دیکھتے ہی سُر نر مُن موہت ہوتی ہین
پھر ملک ملک کے راجاؤن نے اپنی اپنی مورتین لکھوا لکھوا کر برہمنون کے ہاتھ راجہ چنپ کیشر کے یہان بھیجین
راجہ نے اپنی بیٹی کو سب راجاؤن کی تصویرین دکھائین پر اوسکے من مین کوئی نہ سمائی تب تو راجہ نے کہا
تو صبر کر یہ بات ہی اوسنے نہ مانی اور اپنے باپ سے کہا روپ بل گیان جسمین یہ تینون گن ہونگے پتا اوسے
مجھے دینا غرض جب کتنے ایک دن بیتے تو چارون دیس سے چار برابر آئے پھر اونسے راجہ نے کہا

تصویر راجہ چنپ کیشر اور رانی سلوچنا اور نرجھون اوسکی بیٹی اور چارون برون کا اپنا اپنا ہنر بیان کرنا



اپنا اپنا گن بدیا میرے آگے ظاہر کرو اون مین سے ایک بولا مجھ مین یہ بدیا ہے کہ ایک کپڑا بنا کر مین پانچ
لعل کو بیچتا ہون جب اوسکا مول میرے ہاتھ آتا ہے تو اوسمین سے ایک لعل برہمن کو دیتا ہون دوسرا
دیوتا کو چڑھاتا ہون تیسرا اپنے انگ لگاتا ہون چوتھا استری کے واسطے رکھتا ہون پانچوین کو بیچ کر روپیہ لے
نت بھوجن کراتا ہون یہ بدیا دوسرا کوئی نہین جانتا اور میرا جو روپ ہی سو ظاہر ہے دوسرا بولا مین جل تھل
کے پشو پنچھی کی بھاکا جانتا ہون کہ میرے بل کا دوسرا نہین اور سندرتائی میری آپ کے آگے ہی تیسرے نے
کہا مین ایسا شاستر سمجھتا ہون کہ میری سمان دوسرا نہین اور خوبصورتی میری تمہارے روبرو ہی چوتھے نے
کہا مین شستر بدیا مین ایک ہی ہون دوسرا مجھا نہین شبد بیدھی تیر مارتا ہون اور میرا حسن جگ مین
روشن ہے آپ بھی دیکھتے ہین یہ چارون کی بات سُن راجہ اپنے جی مین چنتا کرنے لگا کہ چارون گن مین
برابر ہین کسے کنیا دون یہ سوچ کر اوسنے بیٹی کے پاس جا چارون کا گُن بیان کیا اور کہا مین تجھے کسے
دون یہ سنکر لاج کے مارے گردن نیچے کر چپ ہو رہی اور کچھ جواب نہ دیا اتنی بات کہہ بیتال بولا کہ ہے
راجہ بکرم یہ استری کسکے جوگ ہے راجہ نے کہا جو کپڑا بنا کر بیچتا ہے سو ذات کا شودر ہے اور جو بھاکا جانتا ہے

بھوم مین گرا غرض کتنی ایک دیر کے پیچھے اوسکے متر نے بچارا کہ اسے گئے بڑی دیر ہوئی ہے اب تک پھر انہین
چلکر دیکھا چاہیے اور اوسکی استری کو کہا تو یہان کھڑی رہ مین اوسے شتابی سے ڈھونڈھ کر لے آتا ہون
یہ کہکر دیبی کے مندر مین گیا دیکھتا کیا ہے کہ دھڑ سے اوسکا سر جدا پڑا ہے یہ حالت وہان کی دیکھ اپنے من مین
کہنے لگا کہ سنسار بہت کٹھن جگہہ ہے کوئی یہ نہ سمجھیگا کہ اسنے اپنے ہاتھ سے سر دیبی کو چڑھایا ہے بلکہ یہہ
کہینگے کہ اوسکی ناری جوات سندری تھی اوسکے لینے کے لیے مار کر یہ مکر کرتا ہے اس سے یہان مرنا اوچت ہے
پر سنسار مین بدنامی لینی خوب نہین یہ کہہ تالاب مین نہا دیبی کے سامنے آ ہاتھ جوڑ پرنام کر کھانڈا اوٹھا
گلے مین مارا کہ رنڈ سے منڈ جدا ہو گیا اور یہان یہ اکیلی کھڑی کھڑی اوکتا کر راہ دیکھہ دیکھہ ہراس ہو
ڈھونڈھتی ہوئی دیبی کے مندر مین گئی وہان جا کر دیکھتی کیا ہے کہ دونون موے پڑے ہین پھر ان دونونکو
موا دیکھہ اون نے اپنے جی مین بچارا لوگ تو یہ نہ جانینگے کہ آپ سے یہ دیبی کو بل چڑھے ہین سب کہینگے
کہ رانڈ نشٹ تھی بدکاری کرنے کے لیے دونون کو مار آئی ہے اس بدنامی سے مرنا اوچت ہے یہ سوچ کر سرور
مین غوطہ مار دیبی کے سنمکھ آسر نوا ڈنڈوت کر تلوار اوٹھا چاہے کہ گردن پر مارے کہ دیبی نے سنگاسن سے
اوترا اوسکا ہاتھ آن پکڑا اور کہا پتری برمانگ مین تجھسے پرشن ہوئی تب اون نے کہا ماتا جو تو مجھسے خوش ہوئی ہے
تو ان دونون کو جی دان دے پھر دیبی نے کہا انکے دھڑون سے سر لگا دے ان نے مارے خوشی کے گھبراہٹ
مین سر بدلکر لگا دیے اور دیبی نے امرت لا دیا یہ دونون جی کر اوٹھکھڑے ہوئے اور آپسمین جھگڑنے لگے
یہ کہے استری میری ہے وہ کہے استری میری اتنی کتھا کہہ بیتال بولا کہ اے راجہ بکرماجیت ان دونون مین
وہ استری کسکی ہوئی راجہ نے کہا سن شاستر مین اسکا پران لکھا ہے کہ ندیون مین گنگا اتم ہے اور پربتون مین
سمیر پربت سرشٹ ہے اور پرکشون مین کلپ پرکش انگون مین مستک اوتم ہے اس نیاؤ سے جسکا اوتم
انگ ہے اوسکی استری ہوئی اتنی بات سن بیتال پھر اوسی درخت مین جا لٹکا اور راجہ بھی جا اوسے
کاندھے پر رکھہ لیچلا

ساتوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ چمپا پور نام ایک نگر ہے وہان کا راجہ چنپ کیشر اور اوسکی رانی کا نام سلوچنا اور
بیٹی کا نام نربھون سندر ہے سو اَت سندر ہے جسکا مکھ چندرما سا بال گھٹا سے آنکھین مرگ کیسی بھوین
دھنش سی ناک تیر کی سی گلا کپوت کا سا دانت انار کے سے دانے ہونٹون کی لالی کندوری کی سی
کمر چیتے کی سی ہاتھ پاؤن کو پل کنول کے سے رنگ چنپے کا سا غرض اوسکی جوبن جوت دن بدن بڑھتی تھی
جب وہ بیاہنے جوگ ہوئی تب راجہ رانی اپنے چت مین چنتا کرنے لگے اور دیس دیس کے راجاؤنکو

کہ کسی نگر سے ایک دھوبی اپنے دوست کو ساتھ لیے اس شہر کی طرف آتا تھا کہ دیبی کا مندر اوسے نظر آیا اوسی
ڈنڈوت کرنے کا ارادہ کیا اسمین ایک دھوبی کی لڑکی اتسندری آتی سامنے سے اسنے دیکھی اوسے
دیکھہ موہت ہوا اور دیبی کے درشن کو گیا ڈنڈوت کرہاتھ جوڑاوسنے اپنے من مین کہا ہے دیبی جو اس
سندری سے میرا بواہ تیری کرپا سے ہو تو مین اپنا سر تجھے چڑھاؤن یہ مانتا مان ڈنڈوت کر دوست کو ساتھ لے
اپنے نگر کو گیا جب وہان پہونچا تو اوسکے برہ نے یہ ستایا کہ نیند بھوک پیاس بسر گئی آٹھ پہر اوسی کے
دھیان مین رہنے لگا یہ بُری حالت اوسکے دوست نے دیکھہ اوسکے باپ سے جاسب بیورے وار کہا اوسکا
پتا بھی یہ سُنکے بھچک ہو رہا اور اپنے جی مین چنتا کرنے لگا کہ اسکی دسا دیکھہ ایسا معلوم ہوتا ہے جو اوس
کنیا سے اسکی شادی نہوگی تو یہ اپنا پران تیاگ کریگا اس سے بہتر یہ ہے کہ اوس لڑکی سے اسکا بیاہ کر دیجیے کر
جس سے یہ اتنا بچار کر پتر کو ساتھ لے اوس گانون مین پہونچے اوس گانون مین پہونچ لڑکی کے پتا سے جاکر
کہا کہ مین تیرے پاس کچھ جانچنے آیا ہون جو تو دیوے تو مین کہون اون نے کہا میرے پاس وہ پدارتھ ہوگا
تو مین دونگا یہ تو کہہ اسطرح سے بچن بند کر کہا تو اپنی لڑکی میرے پتر کو دے یہ سنکر اوسنے بھی اوسکی بات
پرمان کر برہمن کو بلوا دن لگن مہورت ٹھہرا کر کہا تم لڑکے کو لے آؤ مین بھی اپنی لڑکی کے ہاتھ پیلے کر دونگا
یہ سن وہ وہان سے اوٹھہ اپنے گھر آسب سامان شادی کا تیار کر بیاہنے کو گیا اور وہان جا بواہ کر بیٹے
بہو کو لے اپنے گھر پھر آیا اور دونون آپسمین آنند سے رہنے لگے پھر کتنے دنون کے بعد اوس لڑکی کے
پتا کے یہان کچھ سُبھ کرم تھا وہان سے نیوتا یہان بھی آیا یہ استری پُرش بھی تیار ہوا اپنے متر کو ساتھ لے
اوس نگر کو چلے جب نگر کے نکٹ پہونچے تو دیبی کا مندر نظر آیا تو اوسے یاد آئی تب اون نے جی مین یہ بات
بچار کر کہا کہ بڑا ست بادی ادھرمی ہون کہ دیبی ہے بھی جھوٹ بولا اتنی بات اپنے من مین کہہ اوس دوست سے
کہا کہ تم یہان کھڑے رہو مین دیبی کا درشن کر آؤن اور استری کو کہا تو بھی یہان ٹھہر یہ کہہ مندر کے پاس
پہونچ کُنڈ مین اشنان کر دیبی کے سنمکھہ جاکر ہاتھ جوڑ نشکار کر کھڑگ اوٹھا کر گردن پر مارا کہ سر تن سے جدا ہوا

سر چڑھانا دھوبی اور اوسکے دوست کا دیبی کو اور منع کرنا دیبی کا اوسکی بیٹی کو سر چڑھانے سے



ات کر وہ کر کے اپنے گل کی اکشے کی غرض جب بھور ہوئی اور سب گھر کے لوگون نے کنیان کو نہ دیکھا تب انیک پرکار کی چنتا کرنے لگے یہ بات وہ تینون برہمی سنکر وہان آئے اون مین ایک گیانی تھا اوس سے ہر داس نے پوچھا اے گیانی تو بتا کہ وہ کنیا کہان گئی اوسنے گھڑی ایک مین بچار کر کے کہا تمھاری لڑکی کو راکشس نے پربت مین لیجا کر رکھا ہے اسمین دوسرا بولا کہ راکشس کو مار کے مین اوسے لے آؤنگا پھر تیسرا بولا ہمارے رتھ پر سوار ہو جاؤ اور اوسے لے آؤ یہ سنتے ہی وہ جھٹ اوسکے رتھ پر سوار ہو وہان پہونچ اوس دیو کو مار ترنت اوسے لے آیا اور تینون آپسمین جھگڑنے لگے تب اوسکے باپ نے من مین چنتا کر کے کہا کہ سبھون نے احسان کیا ہے کسے دون اور کسے نہ دون اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ بکرم اون تینون مین سے وہ کنیا کسکی استری ہوئی راجہ بولا وہ جورو اوسکی ہوئی جو راکشس کو مار کے لایا بیتال نے کہا سبکا گن برابر ہے کسطرح سے وہ اوسکی جورو ہوئی راجہ نے کہا اون دونون نے احسان کیا اس سے اونکو ثواب ہوا اور یہ لڑکر اوسے مار کر لایا ہے اسواسطے وہ اوسکی جورو ہوئی یہ بات سن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا اور راجہ بھی وہین بیتال کو باندھ کاندھے پر رکھ اوسی طرح لیچلا

چھٹی کہانی

پھر بیتال بولا اے راجہ دھرم پور نام ایک نگر ہے وہان کا راجہ دھرم سیل اوسکی منتری کا نام اندبک اوسنے ایکدن راجہ سے کہا مہاراج ایک مندر بنا اوسمین دیبی کو ٹھانت پوجا کیجیے کہ اسکا شاستر مین بڑا پُن لکھتا ہے تب راجہ ایک مندر بنوا دیبی پردھرا شاستر کی بدھ سے پوجا کرنے لگا اور بن پوجا کیے جل بھی نہ پیتا تھا اسیطرح سے جب کتنی ایک مدت گذری تو ایک روز دیوان نے کہا مہاراج مثل مشہور ہے کہ پوتے کا گھر سونا مور کھ کا ہردے سونا اور دلدری کا سب کچھ سونا ہے یہ بات سن راجہ دیبی کے مندر مین جا ہاتھ جوڑ استت کرنے لگا کہ ہے دیبی تجھے برہما بشنو اور اندر آٹھ پہر سیوتے ہین اور تو نے نیکا سر چنڈ منڈ کینیچ کے دیوتون کو مار پرتھوی کا بھار اوتارا ہے اور جہان تیرے بھگتون پر بپت پڑی تہان تہان جا تو سہائے ہوئی اور یہی آس تک مین تیرے دوارے پر آیا ہون اب میرے بھی من کی اچھا پوری کر اتنی استت جب راجہ کر چکا تب دیبی کے مندر سے آواز آئی کہ راجہ مین تجھسے خوش ہوئی پر مانگ جو تیرے من مین ہے راجہ بولا ہے ماتا جو تو مجھسے خوش ہوئی تو مجھکو پتر دے دیبی نے کہا راجہ تیرے پتر ہوگا مہابلی اور بڑا پرتاپی تب تو راجہ نے چندن اگشٹ پھول دھوپ دیپ نیوید دیکر پوجا کی اور اسیطرح سے ہر روز پوجا کرتا تھا غرض کتنے دنون کے پیچھے راجہ کے ایک لڑکا پیدا ہوا راجہ نے باجے گاجے سے کٹب سمیت جا کے دیبی کی پوجا کی اس عرصہ مین ایک دن کا اتفاق ہے

نگری مین آن پہونچے پر یہان اتفاقاً اوسکے آنے سے پہلے کسی اور برہمن کے لڑکے نے بڑے بیٹے سے آکر
کہا تھا کہ تو اپنی بہن مجھے دے اور اوسنے بھی کہا تھا کہ جو سب بدیا جانتا ہوگا اوسے دونگا اور اس برہمن کے
پتر نے بھی کہا کہ مین سب گیان بدیا جانتا ہون یہ سنکے اوسنے کہا تھا کہ تجھے ہی دینگے ایک اور برہمن کے
پتر نے اوس لڑکی کی مان سے کہا تھا کہ اپنی بیٹی ہمین دے اوس سے بھی اوسنے یہی جواب دیا تھا کہ جو سب بدیا
جانتا ہوگا اوسیکو اپنی لڑکی دونگی اوس برہمن کے لڑکے نے بھی کہا تھا کہ مین سمپورن سسر بدیا جانتا ہون
اور شبد بید سے تیر مارتا ہون یہ سنکے اوسنے بھی کہا تھا کہ مین نے قبول کیا تجھے ہی دونگی غرض اسیطرح سے

آنا تینون برہمنون کا پاس ہردا س کے اور بیان کرنا ہنر اپنا اپنا



تینون برآن کے اکٹھے ہوئے ہردا س اپنے من مین چنتا کرنے لگا کہ ایک کنیا اور تین برکسی دون اسی فکر مین
تھا کہ رات کو ایک اکشس آن کے کنیا کو اوٹھا کے بندھاچل پربت کی اوپر لیگیا کہا ہے کہ بہتایت کسی چیز
کی اچھی نہین ات روپ وتی سیتا تھی راون نے ہری راجہ بل نے وان دیا سو دلدری ہوا اون نے

مار ڈالنا برہمن کا راکشس کو اور لے آنا ہردا س کی لڑکی کا



نگری کے پھیرے دلوا چھوڑ وا دیا اوس چور اور ساہوکار بچے کو بیڑے دے رخصت کیا اتنی کتھا کہہ بیتال بولا اے راجہ اون دونون مین سے کسے زیادہ پاپ ہوا راجہ بیر بکرماجیت بولا استری کو بیتال بولا کہ کسطرح یہ سنکے راجہ نے کہا مرد کیسا ہی دشٹ کیون نہو پر اوسے دھرم ادھرم کا بچار رہتا ہی اس سے (یعنی دشمن کا) ناری کو بہت سا پاپ ہوا یہ بات سنکے پھر بیتال چلا گیا اوسی درخت پر جا لٹکا پھر راجہ جا اوسکو پیڑ سے اوتار گٹھری باندہ کاندھے پر رکھ لیچلا

پانچوین کہانی

بیتال بولا اے راجہ اوجین نام ایک نگر ہے اور وہان کا راجہ مہابل اور اوسکا ہردا س نام ایک دوت تھا اوس دوت کی بیٹی کا نام مہادیوی وہ ات سندری تھی جب وہ برجوگ ہوئی تو اوسکے پتا کو چنتا ہوئی کہ اوسکا بر ڈھونڈھ بیاہ کر دیا چاہیے غرضکہ ایک دن اوس لڑکی نے اپنے باپ سے کہا کہ پتا جو سب گن جاننا ہو مجھے اوسے دیجیو تب اوسنے کہا کہ جو سب علم سے واقف ہوگا تیری شادی مین اوسی کے ساتھ کرونگا پھر ایکدن اوس راجہ نے ہردا س کو بلا کر پوچھا دکھشن دسا مین ہرچند نام راجہ ہے اوسکی تم جا کر میری طرف سے کھیم کشل پوچھو اونکی کھیم کشل کے سماچار لے آؤ ہردا س یہ راجہ کی اگیا پا وداع ہوا اور اوس راجہ کے پاس کتنے ایک دنون مین جا پہونچا اور اوس سے اپنے راجہ کا سب سندیسہ کہا اور ہمیشہ اوس راجہ کی نکٹ رہنے لگا غرض ایک دن کی بات ہی کہ اوس راجہ نے اس سے پوچھا کہ اے ہردا س ابھی کلجگ کا آرنبھ ہوا یا نہین تب اون نے ہاتھ جوڑ کر کہا کالکال برتمان ہے کیونکہ سنسار مین جھوٹھ بڑا ہے اور ست گھٹ گیا لوگ مُنہ پر بات میٹھی کہتے ہین اور پیٹ مین کپٹ رکھتے ہین دھرم جاتا رہا پاپ بڑھا پرتھوی پھل کم دینے لگی راجہ ڈانڈ لینے لگے برہمن لالچی ہوئے استریون نے لاج چھوڑ دی بیٹا باپ کی اگیا نہین مانتا بھائی بھائی کا اعتبار نہین کرتا مترون سے متر ائی جاتی رہی خاوندون سے وفا اوٹھگئی سیوکون نے سیوا چھوڑ دی اور جتنی نالائق باتین تھین سب نظر آتی ہین جب راجہ سے یہ کہہ چکا تب راجہ اوٹھکر محل مین گیا اور یہ اپنے استھان پر آن کر بیٹھا کہ اتنے مین برہمنیا اوسکے پاس آ کہنے لگا کہ مین تجھسے کچھ مانگنے آیا ہون یہ سنکر اوسنے کہا مانگ کیا مانگتا ہے اوسنے کہا کہ اپنی بیٹی مجھے دے ہردا س بولا کہ جسمین سب گن ہونگے مین اوسکو دونگا یہ سنکر وہ بولا کہ مین سب بدیا جانتا ہون پھر اوسنے کہا کہ کچھ اپنی بدیا مجھے دکھلا تو مین جانون کہ تجھے بدیا آتی ہے تب اوس برہمنی نے کہا کہ مین نے ایک رتھہ بنایا ہے اوس مین یہ سامرتھ ہی کہ جہان جانے کا ارادہ کرو تہان ایک چھن مین لے پہونچا دے تب ہردا س نے کہا اوس رتھہ کو فجر کے وقت میرے پاس لے آئیو غرض وہ بھور کو رتھہ لے ہردا س پاس آیا پھر یہ دونون رتھہ پر سوار ہوا اوجین

کہ عورت گہنا پہنے ہوئے آدھی رات کو وقت اکیلی کہان جاتی ہے یہ بات اپنے جی مین کہہ اوسکے پیچھے ہولیا
غرض جیون تیون یہ اپنے یار کے مکان پر پہونچی اور وہان اوسے سانپ کاٹ گیا تھا وہ موا پڑا تھا
اون نے جانا کہ سوتا ہے اوسکی برہ کی آگ مین جو جلی ہوئی تھی بے اختیار اوس سے لپٹ گئی اور پیار کرنے لگی
اور چور دور سے تماشا دیکھنے لگا وہان ایک پیپل کے درخت پر ایک پشاچ بھی بیٹھا ہوا یہ تماشا دیکھتا تھا
اچانک اوسکے من مین آیا کہ اوسکے بدن مین پیٹھ اس سے بھوگ کیجیے یہ بچار کر اوسکے قالب مین آبھوگ کر
آخر دانتون سے اسکی ناک کاٹ اوسی درخت پر جا بیٹھا چور نے یہ سب احوال دیکھا اور وہ ناچار اوسی
رنگ لہو سے چوچواتی ہوئی سکھی کے پاس گئی اور سب ماجرا کہا تب سکھی بولی کہ تو اپنے شوہر کے پاس
جلد جا کہ آفتاب طلوع ہونے پاوے اور وہان جا کر ڈھاڑ مار کر رویو جو کوئی تجھسے پوچھے تو کہنا کہ ان نے
میری ناک کاٹ لی ہے یہ سکھی کی بات سنتے ہی ترت جا ڈھاڑین مار مار رونے لگی اوسکے رونے کی آواز سن
سارے کٹنب کے لوگ آئے تب وہی بولے کہ اے نیچ پاپی نردئی کوڑھ مت ہنا پراوہ کیے اوسکی ناک کیون
کاٹی وہ بھی یہ سوانگ دیکھ چنتا کرا اپنے جی مین کہنے لگا کہ چنچل چیت کا کالے سانپ کا شستر دھاری کا کبھی
کا بسواس نکیجے اور تریا چرتر سے ڈریے کہیشر کیا برن نہین کرسکتا اور جوگی کیا کچھ نہین جانتا متوالا کیا کچھ
نہین کہتا رنڈی کیا نہین کرسکتی سچ ہے گھوڑون کا عیب ہاول کا گرجنا تریا چرتر اور پرش کا بھاگ یہ
دیوتا بھی نہین جانتے آدمی کا تو کیا مقدور ہے اتنے مین اوسکے باپ نے کوتوال کو یہ خبر دی وہان سے
پیادے چپوترے کو آئے اور اوسے باندھ کوتوال کے پاس لائے تو کوتوال نے راجہ کو خبر کی راجہ نے
اوس سے یہ احوال بلوا کر پوچھا کہا مین کچھ نہین جانتا اور سیٹھ کی لڑکی سے جو بلا کر پوچھا تو اون نے
کہا مہاراج عیان دیکھ کے مجھسے کیا پوچھتی ہو پھر راجہ نے اوس سے کہا تجھے کیا سزا دین یہ سنکے بولا آپ کے
نیاؤ مین جو ٹھہرے سو کیجیے راجہ نے کہا اسے لیجا کر سولی دو لوگ راجہ کی آگیا پاکے اوسے سولی دینے لیچلے
یہ سنجوگ دیکھو چور بھی وہان کھڑا تماشا دیکھتا تھا تب اون نے دوہائی دی راجہ نے اوسے بلوا کر پوچھا تو کون ہے
بولا کہ مہاراج مین چور ہون اور یہ بیگناہ ہے ناحق اسکا خون ہوتا ہے آپ نے کچھ نیاؤ نہ کیا تب راجہ نے
اوسے بھی بلوایا اور چور سے پوچھا اپنے دھرم سے سچ کہہ یہ مقدمہ کسطرح سے ہے تب چور نے جیوں کا
احوال کہا اور راجہ بھی اچھی طرح سے سمجھا بدان ہرکارے بھیج اوس رنڈی کا یار جو موا ہوا پڑا تھا اوسکے
منہ مین سے ناگ منگوا کے دیکھی تب جانا کہ بے تقصیر ہے اور چور سچا ہے پھر چور بولا مہاراج نیکون کا
پالنا اور بدون کو سزا دینا راجون کا برابر دھرم چلا آتا ہے اتنی بات کہکر چور اس طوطا بولا مہاراج ابھی
گگن کی پوری ناریان ہوتی ہین راجہ نے اوس ناری کا سونہ کا لاکر دوا اور سر منڈا گدھے پر چڑھا

جب اوسی سوداگری مین بارہ برس گذر گئے اور یہ جوان ہوئی ایک روز سکھی سے کہنے لگی کہ اے بہن میرا جوبن یوہین جاتا ہے سنسار کا سکھ مین نے ابتک کچھ نہین دیکھا یہ بات سکھی نے سنکر اوس سے کہا تو اپنے جی مین دھیرج دھر بھگوان چاہے تو تیرا شوہر جلدی آملتا ہے اس بات کو سنکر غصہ ہوا اٹاری پر چڑھ جھروکے سے جھانکی تو دیکھتی کیا ہے کہ ایک جوان چلا آتا ہے جب نزدیک آیا تو اسکی اور اوسکی یکایک چار نظرین ہوئین دونون کا دل لگیا تھا ان نے اپنی سکھی سے کہا کہ اوس شخص کو میرے پاس لے آ یہ سن سکھی نے جاکر کہا کہ سوم دت کی کنیان نے ایکانت مین بلایا ہے پر تم میرے گھر آئیو اپنے گھر کا پتا اوسکو بتا دیا اون نے کہا کہ رات مین آؤنگا سکھی نے یہ سیٹھ کی لڑکی سے اگر کہا یہ سنکر جیسری نے سکھی سے کہا کہ تو اپنے گھر مین جا جب وہ آوے مجھے خبر کرنا تو مین بھی اس گھر سے سوچت ہوکر چلونگی سکھی اوسکی بات سنکر گھر اپنے گئی دروازے پر بیٹھکر اوسکی راہ تاکنے لگی اتنے مین وہ آیا ان نے اوسے اپنی ڈیوڑھی مین بٹھا کر کہا تم یہان بیٹھو مین تمھاری خبر کرتی ہون اور اگر جیسری سے کہا کہ تمھارا پریتم آن پہونچا ہے یہ سنکر اون نے کہا ذرا ٹھہر جا گھر کے لوگ سو جاوین تو مین چلون پھر کتنی ایک دیر کے بعد جب آدھی رات کا عمل ہوا اور سب سو گئے تب یہ چپکے سے اوٹھکر اوسکے ساتھ چلی اور ایک چھن مین آن پہونچی اور بے اختیار دونون نے اوسکے گھر مین ملاقات کی جب چار گھڑی رات باقی رہی یہ اوٹھکر اپنے گھر مین آکر چپ چاپ سو رہی اور وہ بھی بھور کے وقت اپنے گھر کو گیا اسیطرح سے کتنے ایک دن بیت گئے ندان اوسکا خاوند بھی بدیس سے اپنی سسرال مین آیا جب ان نے اپنے شوہر کو دیکھا جی مین چنتا کر کے سکھی سے کہا کہ اس سوچ مین میرا جی ہے کیا کرون کدھر جاؤن میری نیند بھوک پیاس سب بسر گئی نہ ٹھنڈا رہے ہے نہ گرم اور جو کچھ احوال اپنے چت کا تھا سو سب کہا غرض جون تون کر کے دن تو کاٹا پر شام کے وقت جب اوسکا شوہر بیالو کر چکا تب اوسکی ساس نے ایک جدی چوپاری مین سیج بچھوا کر کہلا بھیجا کہ تم وہان جاکر آرام کرو اور اپنی بیٹی سے کہا کہ تو جاکر اپنے شوہر کی سیوا کر وہ اس بات کو سن ناک بھون چڑھا کر چپکی ہو رہی پھر اوسکی مان نے ڈانٹ کر اوسکے پاس بھیجا بے بس ہوکر وہان گئی اور مونھ پھیر پلنگ پر لیٹ رہی وہ جیون جیون اوس سے نیہہ کی باتین کرتا تھا تیون تیون اوسے زیادہ دکھ ہوتا تھا پھر طرح طرح کی بست اٹھوشن جو جوہر ایک مکان سے اوسکے واسطے یہ لایا تھا سو سب دیے اور کہا کہ اسے پہن تب اون نے اور خفا ہو بھوین تان مونھ پھیر لیا اور یہ بھی ناچار ہو سو رہا کیونکہ ہارا ماندہ راہ کا تھا پر اوسے اپنے یار کی یاد مین نیند نہ آئی جب وہ سمجھی کہ یہ نیند ہے اور چیت ہوا تب وہ ہولے ہولے اوٹھ اوسے سوتا چھوڑ اندھیری رات مین نڈر اپنے دوست کے مکان کو چلی کہ راہ مین ایک چور نے اوسکو دیکھکر اپنے من مین چنتا کی

اور گہنے سمیت میرے شوہر کو باندھکر لیگئے نہ اونکی مجھے خبر ہے نہ میری اونھین یہ سُن وہ بڈھی اوسے
ساتھ لے آیا اور اوس سیٹھ کے گھر پہونچا گیا یہ اپنے ماباپ کی پاس گئی وہ اوسے دیکھکر پوچھنے لگے کہ
تیری کیا گت ہوئی اونے کہا ہمین راہ مین آکے چورون نے لوٹا اور داسی کو مارکر کوئین مین ڈال
مجھے ایک اندھے کنوئین مین ڈھکیل دیا اور میرے شوہر کو گہنے سمیت باندھکر لیچلے جب اور دھن مانگنے لگے تب اونسے کہا
جو کچھ تھا تمنے لیا اب میرے پاس کیا ہے آگے یہ مجھے خبر نہین کہ اوسے مارا یا چھوڑا تب اوسکا باپ بولا
دھیا فکر مت کر تیرا سوامی جیتا ہے بھگوان چاہے تو تھوڑے دنون مین آن ملے کیونکہ چور دھن کے
گاہک ہوتے ہین جیو کے گاہک نہین اوس ساہوکار نے جو جو گہنا اوسکا گیا تھا اوسکے بدلے اور ابھوشن
دے کر بہت سا دولا سا دلدہی کی اور وہ ساہوکار کا لڑکا بھی اپنے گھر پہونچ سب نیور کو بیچ دن رات
رنڈی بازی کرنے لگا اور جو کھینے یہانتک کہ سب روپے تمام ہوئے تب روٹی کو محتاج ہوا آخر جب نہایت
دکھ پانے لگا تو اپنے من مین ایک دن بچارا کہ سسرال جاکر یہ بہانہ کیجیے کہ تمھاری نواسا پیدا ہوا ہے اوسکی
بدھائی دینے کو مین آیا یہ بات اپنے جی مین ٹھانکر چلا گئی دن مین وہان پہونچا جب اوسنے چاہا کہ گھر مین
پیٹھیے سامنے سے اوسکی استری نے نزدیک آکر کہا سوامی تم اپنے جی مین کسی بات کی پرواہ مت کرو مین نے
اپنے باپ سے کہا ہے کہ چورون نے آکر داسی کو مارا اور میرا زیور اتارا مجھے کوئین مین ڈال میرے خاوند کو باندھکر لیگئے
یہی بات تم بھی کہیو کچھ چنتا نکر و گھر تمھارا ہے اور مین داسی ہون یہ کہکر وہ گھر مین چلی گئی یہ اوس سیٹھ کے
پاس گیا اونسنے اوٹھکر گلے لگا سب حوال پوچھا جسطرح اوسکی جورو سمجھا گئی تھی اونسنے اوسیطرح کہا سارے
گھر مین خوشی ہوئی پھر سیٹھ نے اوسے اشنان کروا رسوئی جمائی بہت سا بھروسا دیکر کہا کہ یہ گھر تمھارا ہے
آنند سے رہو یہ وہین رہنے لگا غرض کتنے ایک دنون کے بعد رات کو وقت وہ ساہوکار کی بیٹی گہنا پہنے ہوئے
اوسکے پاس سونے کے لیے آئی اور سو گئی جب دوپہر رات ہوئی اون نے دیکھا کہ یہ غافل سو گئی ہے تب
ایک چھری ایسی اوسکے گلے مین ماری کہ وہ مر گئی اور سارا گہنا اوتارا اپنے دیس کی راہ لی اتنی بات کہہ
مینا بولی مہاراج یہ مین نے اپنی آنکھون سے دیکھا ہے اسواسطے مجھے مرد سے کچھ کام نہین مہاراج دیکھو
پرش کی ذات ایسی بٹ مار ہوتی ہے کون ایسے سے دوستی کرا اپنے گھر مین سانپ پالے مہاراج آپ ہی بچارے
کہ اوس رنڈی نے کیا گناہ کیا تھا یہ سنکے راجہ نے کہا اسی طرح رنڈی مین عیب کیا ہے تو مجھسے کہہ تب وہ
بولا مہاراج سنیے کنچن پور ایک نگر ہے وہان ساگر دت نام ایک سیٹھ اوسکے بیٹے کا نام سری دت اور ایک
لڑکا نام جیسری پور وہان سوم دت نام ایک سیٹھ تھا اوسکی بیٹی کا نام جیسری وہ دوسری سیٹھ کے بیٹے کو
بیاہی تھی اور لڑکا کسی ملک مین سوداگری کے واسطے گیا تھا وہ اپنے ماں باپ کی یہان رہتی تھی غرض

گھر بیٹھے ہی مٹا دی اور ایسا سنجوگ بھگوان ہی کی کرپا سے بن پڑتا ہے اب دیر کرنا مناسب نہین سب سے
بہتر یہ ہے کہ کنیا کے ہاتھ پیلے کر دیجیے جو کچھ اسوقت ہو سو بہتر ہے اور کل کی کسے خبر ہے ایسا کچھ اپنے
جی مین منصوبہ باندھ سیٹھانی پاس آ کہنے لگا کہ ایک سیٹھ کا لڑکا آیا ہی جو تم کہو تو رتناوتی کا بیاہ اوس سے
کر دون وہ بھی سُن خوش ہو بولی کہ ساہ جی ایسا سنجوگ جب بھگوان بناتا ہے تب بنتا ہے کیونکہ
گھر بیٹھے من کی کامنا پوری ہوئی اس سے بہتر یہ ہی کہ دیر مت کرو اور جلد پروہت کو بلوا سبھ لگن سدھوا
شادی کر دو تب اوس سیٹھ نے برہمن کو بلوا سبھ لگن مہورت ٹھہرائی کنیا دان کر بہت سا جہیز دیا غرض
جب بیاہ ہو چکا تو دہین باہم رہنے لگے پھر کتنے ایک دنون کے پیچھے ساہ کی بیٹی سے اون نے کہا ہمین
تمہارے دیس مین آئی ہوئے بہت دن ہو گئے اور اپنے گھر بار کی کچھ خبر نہین اس سے ہمارا چت بہت
اداس رہتا ہے ہمنے سب احوال اپنا تمسے کہا اب تمہین یہ چاہیے کہ اپنی مان سے اسطرح سمجھا کر کہو کہ وہ
راضی ہو ہمین وداع کرین تو ہم اپنے شہر کو جاوین تمہاری اچھا ہو تو تم بھی چلو تب اون نے اپنی مان سے
کہا کہ بالم ہمارے دیس کو وداع ہوا چاہتے ہین اب تم وہ کرو جسمین اونکے جی کو دُکھ نہووے سیٹھانی نے
اپنے سوامی کے پاس جا کر کہا تمہارا داماد گھر جانے کی وداع مانگے ہی یہ سنکر ساہ بولا اچھا وداع کرینگے
کیونکہ برانے پوت پر کچھ اپنا زور نہین چلتا جسمین اسکی خوشی ہوگی وہی ہم کرینگے یہ کہہ اپنی بیٹی کو بُلا کر
پوچھا تم اپنی بات کہو سسرال جاؤگی یا نیہر مین رہوگی اسمین لڑکی نے شرما کے جواب نہ دیا سیٹھانی اوٹھی
پھر آئی اور اپنے خاوند سے آکر کہا ہمارے ماتا پتا کہہ چکے ہین کہ جسمین اونکی خوشی ہوگی وہ ہم کرینگے
تم ہمین مت چھوڑ جائیو غرض اوس سیٹھ نے داماد کو بُلا بہت سی دولت دی وداع کیا اور لڑکی کا بھی
ڈولہ ایک داسی سمیت ساتھ کر دیا تب یہ وہان سے چلا جب ایک جنگل مین پہونچا اون نے ساہ کی بیٹی سے
کہا یہان بہت ڈر ہے جو تم اپنا سب گہنا اوتار دو تو ہم اپنی کمر مین باندھ لین پھر آگے جب شہر آویگا
تو تم پہن لینا اون نے سنتے ہی سب زیور اوتار دیا اور اوسنے زیور لے کہارون کو وداع کر داسی کو ما
کوئین مین ڈال دیا اور اوسکو بھی زور سے کنوئین مین ڈھکیل سب گہنا لے اپنے دیس کو چلا گیا اتنے مین
ایک مسافر اوس راہ سے آیا اور رونے کی آواز سُن کھڑا ہوا اپنے جی مین کہنے لگا کہ اس جنگل مین آدمی
کے رونے کی آواز کہان سے آئی یہ بچار کے اوس رونے کی آواز کے اور کو چلا کہ ایک کوان نظر آیا
اوس مین جھانکا تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک استری روتی ہے تب اوس عورت کو نکال احوال پوچھنے لگا
کہ تو کون ہے اور کسطرح سے اسمین گری یہ سنکے اوسنے کہا مین ہیم گپت سیٹھ کی بیٹی ہون اور اپنے بالم کے
ساتھ اوسکے دیس کو جاتی تھی کہ اسمین چورون نے آگھیرا اور میری داسی کو مار کوئین مین ڈال دیا

اوس دیس مین پہونچ شادی کردان جہیز لے راجہ سے وداع ہوا اپنے دیس کو چلا راج کنیا نے بھی چلتے وقت
مدن منجری کا پنجرہ ساتھ لے لیا کتنے دنون کے پیچھے اپنے دیس مین آپہونچے اور سکھ سے اپنے مندر مین
رہنے لگے ایک دن کی بات ہے کہ دونون پنجرے طوطے مینا کے گدی کے پاس دھرے تھے کہ راجہ
رانی آپس مین کہنے لگے اکیلے رہنے سے کسو کا دن نہین کٹتا اس سے بہتر یہ ہے کہ طوطے مینا کی شادی
باہم کر دونون کو ایک پنجرے مین رکھیے تو یہ بھی خوشی سے رہین اسپر اسطور کی باتین کر ایک پنجرہ منگوا
دونون کو اوسمین رکھا چند روز کے بعد راجہ رانی آپس مین بیٹھے کچھ باتین کرتے تھے کہ طوطا مینا سے
کہنے لگا کہ دنیا مین بھوگ اصل ہے اور جن نے جگت مین پیدا ہو کر بھوگ نہین کیا اوسکا جنم ناحق گیا
اس سے تو مجھے بھوگ کرنے دے یہ سنکر مینا بولی پرش کی اچھا خواہش نہین تب اوسنے پوچھا
کیسے مینا بولی کہ پرش پاپی ادھرمی دغاباز استری ہتیا کرنے والے ہوتے ہین یہ سنکر طوطے نے کہا کہ
ناری بھی دغاباز جھوٹی بیوقوف لالچی ہتیاری ہوتی ہین جب اسطرح سے دونون جھگڑنے لگے تو راجہ نے
پوچھا تم کسواسطے آپس مین جھگڑتے ہو مینا بولی مہاراج پرش پاپی استری گھاتک ہوتی ہین اسواسطے
مجھے پرش کی چاہ نہین مہاراج مین ایک بات کہتی ہون آپ سنیے کہ مرد ایسے ہوتے ہین ایلاپور نام ایک
نگر ہے اور وہان مہادھن ایک سیٹھ تھا اوسکے اولاد نہوتی تھی وہ اسواسطے ہمیشہ تیرت برت کرتا
اور نت پران سنتا برہمنون کو بہت سا دان دیا کرتا غرض کتنی مدت مین بھگوان کی مرضی سے اوس سیٹھ
کو ایک لڑکا پیدا ہوا اون نے بڑی دھوم سے اوسکی شادی کی اور برہمنون بھاٹون کو بہت سا دان دیا
اور بھوکے پیاسے کنگالون کو بھی بہت کچھ دیا جبکہ وہ پانچ برس کا ہوا تو اوسے پڑھنے کو بٹھایا اور وہ
یہان سے تو پڑھنے کو جاتا اور وہان جاکر لڑکون مین جوا کھیلا کرتا بعد چند روز کے دو سیٹھ مر گیا اور یہ
مختار ہو دن کو تو جوا کھیلا کرتا اور رات کو رنڈی بازی اسیطرح سے کئی برس مین اپنا سارا دھن کھو چار و
دیس سے نکل خراب ہوتا ہوا چندرپور نگر مین جا پہونچا وہان ہیم گپت نام ایک ساہوکار تھا اوسکے بہت
دولت تھی یہ اوسکے پاس گیا اور اپنے باپ کا نام نشان بتایا وہ سنتے ہی خوش ہوا اس سے اوٹھکر ملا
اور پوچھا تمھارا آنا کیونکر ہوا تب یہ بولا مین جہاز لے ایک دیپ مین سوداگری کو گیا تھا اور وہان جا
اوس مال کو بیچ اور مال کی بھرتی کر جہاز لے اپنے دیس کو چلا ناگہان ایک ایسا طوفان آیا کہ جہاز تباہ
ہو گیا اور مین ایک تختے پر بیٹھا رہگیا سو بہتا بہتا یہان تک آپہونچا ہون لیکن شرم آتی ہے کہ مال و دولت
تو سب جاتی رہی اب مین اس حالت سے اپنے شہر کے لوگون کو کیا منہ جاکر دکھاؤن غرض جب
اسطرح کی باتین اوسنے اوسکے آگے کین تب وہ بھی من مین بچارنے لگا کہ میری فکر بھگوان نے

نام مدن منجری تھا اسیطرح اوس راج کنیا نے بھی ایکدن مدن منجری سے پوچھا کہ میرے لائق شوہر کہان ہے
تب شارکہ بولی بھوگوتی نگری کا راجہ روپ سین ہے سو تیرا پتی ہوگا غرض ان دونکے ایک کا ایک
فریفتہ ہوا تھا کہ چند روز کے عرصے مین وہ برہمن بھی وہان جا پہونچا اور اوس راجہ سے اپنے راجہ کا
سندیسہ کہا اوسنے بھی اونکی بات مانی اور اپنا ایک برہمن بلوا اوسے ٹیکا اور سب رسوم کی چیزین سونپ
اوسی برہمن کے ساتھ بھیجا اور یہ کہدیا کہ تم ہماری طرف سے جاکر منتی کر راجہ کو ٹیکا دیکر جلدی چلے آؤ جب تم



راجہ روپ سین اور طوطے اور منجون کی تصویر

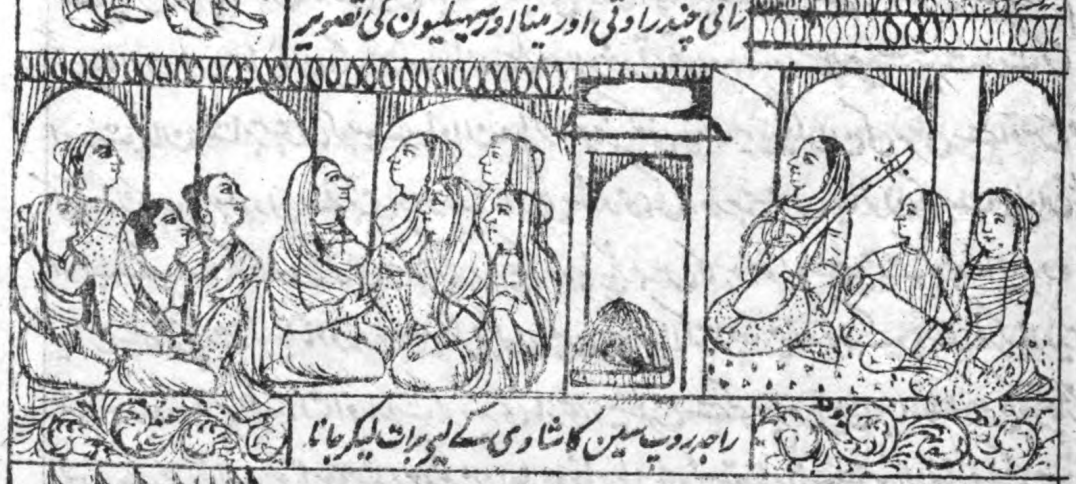

رانی چندراوتی اور مینا اور سہیلیون کی تصویر



راجہ روپ سین کا شادی کے لیے برات لیکر جانا

آؤگے تب ہم شادی کی تیاری کرینگے القصہ وہ دونون برہمن وہان سے چلے کتنے دنون مین راجہ روپ سین کے
پاس آن پہونچے اور سب احوال وہان کا کہا یہ راجہ خوش ہو سب تیاری کر بیاہ کرنے کو چلا بعد چند روز کے

لڑکی نے اپنے گلے مین ایک کھڑگ مارا تو منڈ سے مُنڈ جدا ہو کر گر پڑا بیٹے بیٹی کو مواد یکھہ بیر بر کی استری نے
ایک تلوار اپنی گردن پر ماری کہ دھڑ سے سر جدا ہو گیا پھر اون تینون کا مرنا دیکھ بیر بر اپنے من مین چنتا کرنے لگی
جب لڑکے ہی مر گئے تو نوکری کسکے واسطے کرونگا اور سونا راجہ سے لیکر کسے دونگا یہ سوچ کر ایک شمشیر ایسی
اپنی گردن پر ماری کہ تن سے سر جدا ہو گیا پھر اون چارون کا مرنا دیکھہ راجہ نے اپنے دل مین کہا کہ میرے
واسطے اوسکے کُٹمب کی جان گئی اب ایسے راج کرنے کو لعنت ہو کہ جس راج کے لیے ایک سر و بنس کا ناس
ہووے اور ایک راج کرے ایسا راج کرنا دھرم نہین ہے یہ بچار کر راجہ نے چاہا کہ کھانڈا مارون اتنے مین دیبی
دیبی نے آن ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ پتر مین تیری ساہس پر پرسن ہوئی جو تو مجھسے بر مانگے سو مین دون راجہ نے
کہا ماتا جو تو پرسن ہوئی ہے تو اِن چارون کو جلا دے دیبی نے کہا یہی ہو ویگا اور یہ کہتے ہی بھوانی نے
بات مال سے امرت لاکر چارون کو جلا دیا بعد اسکے راجہ نے آدھا راج اپنا بیر بر کو بانٹ دیا اتنی بات کہہ بیتال
بولا دھن ہے اوس سیوک کو کہ جن نے سوامی کے لیے اپنے جیو اور کُٹمب کا درید نکیا اور دھن ہے
اوس راجہ کو جسنے راج اور اپنے جیو کا لالچ نکیا اے راجہ مین تجسے یہ پوچھتا ہون اون پانچون مین کسکا ست
سرس ہوا تب راجہ بکرماجیت بولا کہ راجہ کا ست ادھک ہوا بیتال بولا کس کارن تب راجہ نے جواب دیا
کہ خاوند کے واسطے جی دینا چاکر کو اوچت ہی کیونکہ اوسکا یہی دھرم ہے لیکن راجہ نے جو چاکر کے لیے
راج پاٹ چھوڑ جان کو تنکے برابر نجانا اس باعث سے راجہ کا ست سوا ہوا اتنی بات سُن بیتال اوسی
درخت مین جا لٹکا راجہ پھر وہان جا بیتال کو باندھکر لیچلا

چوتھی کہانی

تب بیتال بولا کہ اے راجہ بھوگ وتی نام ایک نگر ہے وہان کا راجہ روپ سین اور چورامن نام ایک طوطا
اوسکے پاس ہے ایک دن اوس طوطے سے راجہ نے پوچھا تو کیا کیا جانتا ہے تب سُوا بولا کہ مہاراج
مین سب کچھہ جانتا ہون راجہ نے کہا جو تو جانتا ہے تو بتلا کہ میری برابر سندر نا نکہ کہان ہے تب اوس
طوطے نے کہا مہاراج مگدھ دیس نام مین مگدھیشر نام راجہ ہے اور اوسکی بیٹی کا نام چندراوتی تمھاری
شادی اوسکے ساتھ ہو ویگی وہ اتی سندری ہے اور بڑی پنڈت راجہ نے اوس طوطے سے سن ایک
چندر گرہنت نام جوتشی کو بلا کر پوچھا کہ ہمارا بیاہ کس کنیا سے ہو گا اوسنے بھی اپنے نجوم کے علم سے معلوم کر کے
کہا چندراوتی نام ایک کنیا ہے اوسکے ساتھ تمھاری شادی ہو ویگی یہ بات راجہ نے سُن ایک برہمن کو بلا
سب کچھہ سمجھا راجہ مگدھیشر کے پاس بھیجنے کے وقت یہ کہا کہ اگر ہمارے بیاہ کی بات پکی کر آؤ گے تو تمھیں
خوش کرینگے یہ بات سُن برہمن رخصت ہوا اور وہان مگدھیشر راجہ کی بیٹی کے پاس ایک مینا تھی کہ اوسکا

بھی قائم رہتا ہے یہ سُن وہ بالک بولا ماتا ایک تو آپ کی آگیا دوسری سوامی کا کاج تیسرے یہ دیوتا کو کام آوے تو اس سے اچھی کوئی بات دنیا مین نہین ہے میرے نزدیک اب اس کام مین دیر کرنی مناسب نہین ہے کہ پتر ہووے تو اپنے بس کا اور کا یا نروگ بدیا سے لابھ متر چتر ناری حکم بردار جو یہ پانچ باتین آدمی کو میسر ہون تو سکھ کی دینے والی اور دکھ کی دور کرنے والی ہین اگر چاکر بیر ضی اور راجہ بخیل اور سوت کپٹی اور جورو بے فرمان ہو تو یہ چار باتین آرام کی دور کرنے والی ہین پھر بیر برا اپنی استری سے کہنے لگا جو تو اپنی خوشی سے اپنے لڑکے کو دے تو مین لیجا راجہ کے لیے دیبی کے آگے بل دون وہ بولی مجھے بیٹا بیٹی بھالی مان باپ کسو سی کچھ کام نہین میری گت تمھین سی ہے اور دھرم شاستر مین بھی یون ہی لکھا ہے کہ ناری دان سے سُدھ ہوتی ہے نہ برت سے لنگڑا لولا بہرا اندھا کانا کوڑھی کُبڑا کیسا ہی اوسکا سوامی ہو اوسکو اوسی کی سیوا کرنی دھرم ہے اگر کسیطرح کا دنیا مین دھرم کرے اور خاوند کا حکم نہ مانے تو دوزخ مین پڑے اوسکا بیٹا بولا پتا جس آدمی سے خاوند کا کام ہووے جگ مین اوسی کا جینا سپھل ہے اور اسمین دونون جہان مین بھلا ہے پھر اوسکی لڑکی بولی جو مان دیوے بس لڑکی کو اور باپ بیچے پوت کو اور راجہ لے سر بس چھین تو پنا کسکی لے ایسا کچھ دے چار دن آپسمین بچار کرکے دیبی کے مندر کو گئے راجہ بھی چھپ کر اونکے پیچھے چلا جب بیر بر وہان پہونچا تو مندر مین جا دیبی کی پوجا کر ہاتھ جوڑ کہنے لگا ہے دیبی میرے پتر کے بل دینے سے راجہ کی سو برس کی عمر ہووے اتنا کہہ ایک کھانڈا ایسا مارا کہ لڑکے کا سر زمین پر گر پڑا بھائی کا مرنا دیکھ اوس

بیر بر کو اپنی جورو اور لڑکے اور لڑکی سمیت دیبی کے مندر مین آنا اور لڑکے کو بل دینا اور راجہ کا چھپکر دیکھنا



دوستون کو بُرے وقت مین پرکھیے اور استری کو ناداری مین جانچیے غرض یہ حکم پاکر اوسکے رونی کی آواز
کی دُھن پر گیا اور راجہ بھی اوسکا ساہس دیکھنے کے لیے کالے کپڑے پہنکر پیچھے پیچھے بے معلوم چلا کہ اسمین
بیربر جا پہونچا اوس مرگھٹ مین جہان رنڈی روتی تھی دیکھتا کیا ہے کہ ایک عورت خوبصورت سر سے پانون تک
ایک عورت کے رونی کی آواز سُنکر راجہ کا بیربر کو بھیجنا اور آپ بھی امتحاناً اوسکے پیچھے ہو لینا



گہنے سے لدی ہوئی ڈاڑھین مار مار کر روتی ہے کبھی ناچتی کبھی کودتی ہے آنکھون مین آنسو ایک نہین
لیکن سر پیٹ ہاے ہاے کر زمین پر پٹکنیان کھاتی ہے اوسکا یہ احوال دیکھ بیربر نے پوچھا تو کیون اسقدر روتی
پیٹتی ہے اور تجھپر کیا دُکھ ہے وہ بولی مین راج لکشمی ہون بیربر نے کہا تو کس کارن روتی ہے پھر اوسنے
اپنی اوستھا بیربر سے کہنی شروع کی راجہ کے گھر مین شودر کرم ہوتا ہے تس سے اوسکے گھر مین الکشمی آویگی اور
مین اوسکے گھر سے جاؤنگی بعد ایک مہینے کے راجہ نپٹ دُکھ پاکے مرجائیگا اس دُکھ سے روتی ہون اور
مین اوسکے گھر مین بہت سُکھ پایا ہے اسواسطے یہ پچھتاوا ہے اور یہ بات کسی طرح سے جھوٹ نہوگی پھر بیربر نے
پوچھا اسکا کچھ ایسا بھی علاج ہے کہ جس سے راجہ بچے اور سو برس جیے وہ بولی پورب اُور جو جن پر ایک
دیبی کا مندر ہے تو اوس دیبی کو اپنے بیٹے کا سر اپنے ہاتھ سے کاٹ کر دے تو راجہ سو برس تک اسیطرح سے
راج کرے اور کسیطرح کا خلل راجہ کو نہو یہ بات سنتے ہی بیربر اپنے گھر کو چلا اور راجہ بھی اوسکے پیچھے ہو لیا
غرض جب وہ گھر مین آیا تو اپنی جورو کو جگا اوسنے سب احوال شرح وار کہا اون نے یہ احوال سُن بیٹے کو
جگایا بیٹا جاگا تب اوس عورت نے لڑکے سے کہا کہ بیٹا تمھارے سر دینے سے راجہ کا جی بچتا ہے اور راج

آپ نے یہ بھلی بات جو پوچھی دولت مند کی ڈیوڑھی جان دھن کے لیو بہتیرے آدمی آن بیٹھتے ہین اور بھانت
بھانت کی باتین کرتے ہین اونھین لوگون کا یہ شور رہے یہ سُن راجہ چپ ہو رہا اتنے مین ایک مسافر
دکھشن دیسا سے بیر بر نام رجپوت چاکری کرنے کی آس کیے راجہ کی ڈیوڑھی پر آیا دربان نے اوسکا احوال
معلوم کرکے راجہ سے کہا مہاراج ایک شخص ہتھیار بند چاکری کے آسری پر آیا ہے سو دروازے پر کھڑا ہے
مہاراج کی اگیا پاوے تو وہ روبرو آوے یہ سُن راجہ نے فرمایا لے آؤ یہ اوسے جا کر لے آیا تب راجہ نے
پوچھا اے رجپوت تیرے تئین روز خرچ کو کیا کروون یہ سنکے بیر بر بولا ہزار تولے سونا مجھے روز دو تو میری
گذران ہو راجہ نے پوچھا تمھارے ساتھ لوگ کتنے ہین اوسنے کہا کہ ایک استری دو جا بیٹا تیجی بیٹی چوتھا مین
پانچوان ہمارے ساتھ کوئی نہین اوسکی یہ بات سُن راجہ کی سبھا کے لوگ سب منھ پھیر پھیر کے ہنسنے لگے پر راجہ
اپنے جی مین سوچ کرنے لگا کہ بہت دھن اسنے کسلوسے مانگا پھر آپ ہی اپنے من مین سمجھکر کہ بہت دھن
دیتا ہون کسی روز سو پھل ہوئیگا یہ بچار کے راجہ نے بھنڈاری کو بلا کر کہا ہمارے خزانے سے ہزار تولے سونا
اس بیر بر کے تئین روز دیا کرو یہ پروانگی سن بیر بر نے ہزار تولے سونا اوس دن کا لے اپنی جگہ لاکے
آدھا تو برہمنون کو بانٹا اور آدھے کے پھر دو بانٹ کر ایک بخرہ اوسمین سے اتیت بیراگی بشنو سنیاسیونکو
بانٹ اور باقی جو ایک حصہ رہا اوسکا کھانا پکوا غریبون کو کھلا دیا باقی جو کچھ رہا وہ آپ کھایا اسیطرح ہمیشہ
جور و لڑکون سمیت اپنی گذران کرتا تھا لیکن شام کے وقت روز ڈھال تلوار لے راجہ کے پلنگ کی چوکی مین
جا حاضر رہتا اور راجہ جب سوتے سے چونک کر پکارتا کہ کوئی ہے تو یہی جواب دیتا کہ بیر بر حاضر ہے جو حکم اسیطرح
راجہ جب پکارتا تو یہی جواب دیتا پھر اسمین جو کام فرماتا سو یہی بجا لاتا اسطرح دھن کے لالچ سے رات بھر شور
رہتا بلکہ کھاتے پیتے سوتے بیٹھتے اور چلتے پھرتے آٹھ پہر اپنے خاوند کی یاد مین رہتا ریت یہ ہے کہ کوئی
کسو کو بیچتا ہے تو بکتا ہے پر چکر یا چاکری کرکے اپنے تئین آپ بیچتا ہے اور جب بکا تو مطیع ہوا جو پربس ہو
اوسے سکھ کہان مشہور ہے کیسا ہی چتر عاقل پنڈت ہووے لیکن جو وقت اپنے خاوند کے سامنے ہوتا ہے
تو ڈر کے مارے گونگے کی برابر چپ ہی رہتا ہے جب تلک تفاوت سمجھ ہے چین سے ہی اسواسطے پنڈت
لوگ کہتے ہین کہ سیوا دھرم کرنا جوگ دھرم سے بھی کٹھن ہے القصہ ایک روز کا ذکر ہے کہ اتفاقاً رات کو
وقت مرگھٹ سے رونے کی آواز آئی راجہ نے پکارا کوئی حاضر ہے بیر بر سنتے ہی بولا حاضر جو حکم پھر راجہ نے
یون حکم کیا جہان سے رونے کی آواز آتی ہے وہان جاؤ اور اوس سے سبب رونے کا پوچھ کے جلد آؤ
راجہ یہ اوس سے فرماکر دل مین کہنے لگا کہ کسیکو چاکر اپنا آزمانا ہو تو وقت بیوقت اوس سے کام کو کہے اگر وہ
حکم اوسکا بجا لاوے تو جانیے کام کا ہے اور جو انکار کرے تو جانیے ناکارہ اسیطرح سے بھائیون اور

اور اوسکی برہمنی پروسنے کو آئی کچھ پروس گئی کچھ باقی تھا کہ اتنے مین اوسکے چھوٹے لڑکے نے رو کر اپنی ماکا آنچل پکڑا وہ چھوڑاتی تھی اور لڑکا نہ چھوڑتا تھا جون جون یہ بہلاتی تھی وہ دونا روتا اور ہٹ کرتا تھا اسمین اوس برہمنی نے غصا ہو لڑکے کو جلتے چولھے مین اوٹھا کر پھینک دیا وہ لڑکا جلکر خاک ہو گیا یہ احوال جب اوس برہمن نے دیکھا تو بنا کھائے اوٹھ کھڑا ہوا تب وہ گھر والا بولا کہ تو کس واسطے بھوجن نہین کرتا وہ بولا کہ جسکے گھر مین ایسا کام ہوا اوسکے گھر مین کسطرح سے کوئی بھوجن کرے یہ سن اوس گرہستی نے اوٹھکر ایک اور طرف اپنے گھر مین جا اور سنجیوتی بدیا کی پوتھی لا اوسمین سے ایک منتر نکال جپ کر لڑکے کو جلا دیا تب وہ برہمن یہ عجائب دیکھ اپنے جی مین چنتا کرنے لگا جو یہ پوتھی میرے ہاتھ لگے تو مین بھی اپنی پیاری کو جلاؤن یہ اپنے من مین ٹھان رسوئی کھا وہین سو رہا غرض جب رات ہوئی تو کتنی ایک دیر پیچھے سب نے بیالو کیا اور اپنی اپنی جگہہ جا لیٹے اوھر اودھر کی آپسمین باتین کرتے تھے یہ برہمن بھی ایکطرف جا کر پڑ رہا لیکن پڑا پڑا جاگتا تھا جب اون نے جانا کہ بڑی رات گئی اور سب سو گئے تب چپکا اوٹھ آہستہ آہستہ اوسکے گھر مین پیٹھہ وہ پوتھی لیچلا اور کتنے دنون مین جس مسان مین کہ اوس برہمن کی بیٹی کو جلایا تھا وہان آن پہونچا اون دونون برہمنون کو بھی وہان پایا کہ آپسمین بیٹھے ہوئے باتین کرتے ہین اون دونون نے بھی اوسے پہچان اوسکے پاس آ ملاقات کی اور پوچھا کہ بھائی تم دیس بدیس تو پھرے ہو یہ کہو کہ کوئی بدیا بھی سیکھی وہ بولا مین نے مرت سنجیوتی بدیا سیکھی ہے وہ سنتے ہی بولا جو سیکھی تو ہماری پیاری جلاؤ اوسنے کہا راکھہ ہاڑکا ڈھیر کرو تو مین جلا دون اونھون نے راکھہ ہڈیان ڈھیر کر دین تب اوسنے پوتھی مین سے ایک منتر نکال جپا وہ کنیا جی اوٹھی پھر اون تینون کو کام دیو نے یہ اندھا کیا کہ آپسمین جھگڑنے لگے اتنی بات کہکر بیتال بولا اے راجہ یہ بتا کہ وہ استری کسکی ہوئی راجہ بکرم بولا کہ جو منڈھی باندھکر رہا تھا وہ ناری اوسکی ہوئی بیتال بولا جو وہ ہاڑ نہ رکھتا تو وہ کسطرح سے جیتی اور دوسرا بدیا نہ سیکھا آتا تو وہ کیونکر اوسے جلاتا راجہ نے جواب دیا کہ جسنے اوسکی ہڈیان رکھی تھین وہ تو اوسکے بیٹے کی جگہہ ہوا اور جسنے جیو دان دیا وہ گویا اوسکا باپ ہوا اس سے دو جورو اوسکی ہوئی کہ جو راکھہ سمیٹ جھوپڑی باندھ وہان رہا یہ جواب سنکے بیتال پھر اوسی درخت مین جا لٹکا راجہ بھی اوسکے پیچھے پیچھے جا پہونچا اور اوسے باندھ کاندھے پر رکھکر چلا

تیسری کہانی

بیتال بولا اے راجہ بردوان نام ایک نگر ہے اوسمین روپ سین نام ایک راجہ ہی ایک روز کا اتفاق ہے کہ وہ راجہ اپنی ڈیوڑھی کے متصل کسی مکان مین بیٹھا تھا کہ دروازے کے باہر سے کچھ اوپری لوگ کی آواز آنے لگی راجہ بولا کہ دروازے پر کون ہے اور کیا شور ہو رہا ہے اسمین دربان نے عرض کی مہاراج

لہ یہ قصہ کسیکو قتد نب ہندوان کی تحقیقات کرنی ہو تو اوس کو پوری پڑھنا

بیس مین برابر تھے اونھون کو دیکھہ برہمن چنتا کرنے لگا ایک کنیا اور تین برکھے دون اور کھے ندون اور
ہم تینون نے ان تینون سے بچن ہارا ہے عجب طرح کی بات پیش آئی ہے کیا کیجیے اس فکر مین بیٹھا تھا



کہ اتنے مین اوس لڑکی کو سانپ ڈسا وہ مرگئی یہ خبر سنکر اوسکا باپ بھائی اور تینون لڑکے پانچون ملکر
بڑی دوڑ دھوپ کرگنی کارا اور جتنے منتر سے بس کے جھاڑنے والے تھے اون سب کو لائے اون سبھون نے
اوس لڑکی کو دیکھکر کہا یہ جینے کی نہین پہلا یون بولا کہ نیچی چھٹ اسٹمی نومی چودس ان تھون مین سانپ کا
کاٹا آدمی جیتا نہین دوسرا بولا نیچ منگل وار کا ڈسا ہوا بھی جیتا نہین تیسرا بولا روہنی نچھت اشلیکھا بشاکھا
مول کرتکا ان نچھترون کا بس چڑھا ہوا اوترتا نہین چوتھا بولا کہ اندری ادھر کپول گلا کوکھ نابھ
ان رگون کا کاٹا بچتا نہین پانچوان بولا یمان برھا بھی جلا سکتا نہین ہم کس گنتی مین ہین اب آپ
اسکی گت کیجیے ہم وداع ہوتے ہین یہ کہکر گنی تو چلے گئے اور برہمن اوس مردے کو لیچلا مسان مین پھر
آپ تو چلا گیا پھر اوسکے پیچھے اون تینون جوانون نے یہ کہا کہ ایک تو ان مین سے اوسکی جلی ہوئی
ہڈیون کو چن باندھ فقیر ہو بن بن کی سیر کرنے لگا دوسرا اوسکی راکھہ کی گٹھری باندھ وہین جھوپڑی بنا
رہنے لگا تیسرا جوگی ہو جھولی کنٹھاے دیس بدیس پھرنے لگا ایک دن کسو دیس مین ایک برہمن کے
گھر بھوجن کے لیے گیا وہ گرہستی برہمن اوسے دیکھکے کہنے لگا اچھا آج ہمین بھوجن کیجیے یہ سنکر وہان بیٹھہ گیا
جسوقت رسوئی تیار ہوئی اوسکے ہاتھ پاؤن دھلوا لیجا چوکے مین بیٹھا آپ بھی اوسکے پاس بیٹھہ گیا

رانی نے جاکر دیکھا تو ترسول کا داغ ہے راجہ سے آکر کہا مہاراج تین نشان برابر ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین
گویا کہ کسو نے ترسول مارا ہے یہ بات سن باہر آیا راجہ نے کوتوال کو بلوا کر کہا جاؤ جوگی کو لے آؤ کوتوال
حکم پاتے ہی جوگی کے لینے کو گیا اور راجہ اپنے من مین چنتا کر کر کہنے لگا کہ احوال گھر کا اور دل کا ارادہ اور
جو کچھ نقصان ہو سو کسو کے آگے ظاہر کرنا مناسب نہین کہ اتنے مین کوتوال نے جوگی کو لا حاضر کیا پھر
جوگی کو راجہ نے کنارے لیجا پوچھا گسائین جی دھرم شاستر مین استری کے واسطے کیا ڈنڈ لکھا ہے تب جوگی بولا
مہاراج برہمن کو استری لڑکا اور جوگی اپنے آسرے مین ہو اگر اونمین جس کسو سی کچھ کھوٹا کام ہو تو اونکے واسطے
یہ لکھا ہے کہ دیس نکال دیجیے یہ سنکے راجہ نے پدماوتی کو ڈولی مین سوار کروا ایک جنگل مین چھوڑوا دیا پھر
اپنے مکان سے راجکمار اور دیوان کا بیٹا دونون گھوڑون پر سوار ہوا اوس بن مین جا رانی پدماوتی کو ساتھ
لے اپنی شہر کو چلے بعد چند روز کے دونون اپنے اپنے باپ پاس جا پہونچے تب چھوٹی بڑون کو خوشی نہایت
ہوئی اور یہ باہم عیش کرنے لگے اتنی بات کہہ بیتال نے راجہ بیر بکرماجیت سی پوچھا اون چارون مین پاپ
کسکو ہوا جو تم اس بات کا نیاو نکروگے تو تم نرک مین پڑوگے راجہ بکرم بولا اوس راجہ کو پاپ ہوا بیتال نے
کہا راجہ کو کسطرح سے پاپ ہوا بکرم نے یہ جواب دیا اوسکو کہ دیوان کے بیٹے نے تو اپنے خاوند کا کام کیا
اور کوتوال نے راجہ کا حکم مانا اور راج کنیا نے اپنا مقصد حاصل کیا اس سے یہ پاپ راجہ کو ہوا کہ بنا بچارے
اوسے دیس سے نکال دیا اتنی بات راجہ کے منہ سے سن بیتال پھر اوسی درخت پر جا لٹکا

دوسری کہانی

راجہ دیکھے تو بیتال نہین ہے پھر اولٹا پھرا اور اوس جگہہ پہونچ درخت پر چڑھ مردے کو باندہ کاندھے پر
رکھکے لیچلا تب بیتال بولا کہ اے راجہ دوسری کتھا یون ہے کہ جمنا کے تیر دھرم استھل نام ایک نگر ہے جہان
کا گنا دیپ نام راجہ اور وہان کیشو نام برہمن ہے کہ وہ جمنا کے کنارے جپ تپ کیا کرتا ہے اور اوسکی بیٹی کا
نام مدہ ماوتی وہ بڑی خوبصورت تھی جب بیاہنے جوگ ہوئی تب اوسکے ماتا پتا بھائی تینون اوسکی شادی
کی فکر مین تھے اتفاقاً ایک روز اوسکا باپ کسی اپنے ججمان کے ساتھ شادی مین کہین گیا تھا اور بھائی
اوسکا ایکروز گانون گرو کے یہان پڑھنے گیا کہ پیچھے اونکے گھر مین ایک برہمن کا لڑکا آیا اوسکی مانے
اوس لڑکے کا گن روپ دیکھکر کہا مین لڑکی کی شادی تجھسے کرونگا اور وہان برہمن نے ایک بمنٹے کو
بیٹی دینی قبول کی اور اوسکے بیٹے نے جہان پڑھنے کو گیا تھا وہان ایک برہمن سے بچن ہارا کہ اپنی بہن
تجھے دونگا کتنے دنون کے پیچھے وے دونون اون دونون لڑکون کو ساتھ لے آئے اور یہان تیسرا لڑکا
آگے سے بیٹھا تھا ایک کا نام نرمکرم دوسری کا نام بامن تیسرے کا نام مدھوسدن دے تینون روپ گن

تیرے پاس آنے کی اجازت دی اور یہ تیرے واسطے بھجوائی جو تو ابھی کھائیگا تو میرا جی خوش ہوگا تب
پردھان کا بیٹا بولا تم میرے واسطے زہر لائے ہو اسی مین خیر ہوئی کہ آپ نے نہین کھائی مہاراج ایک بات
میری سُنیے کہ رنڈی اپنے دوست کی دوست کو نہین چاہتی آپ نے یہ خوب نکیا جو میرا نام وہان لیا یہ سن کنور
بولا ایسی بات تم کہتے ہو جو کبھی کسو سے نہو سکے اگر آدمی آدمی سے نہ ڈرے پھر بھگوان سے تو ڈریگا اتنا
کہہ اوسنے اوسمین سے ایک لڈو کتے کے آگے ڈال دیا جو ہین کتے نے کہایا وہین چٹ پٹا کر مر گیا یہ طور
دیکھہ راج پتر اپنے جی مین غصہ ہو کہنے لگا ایسی کھوٹی رنڈی سے ملنا لازم نہین آج تک تو میرے دل مین
اوسکی محبت تھی پر اب معلوم ہوا یہ سُن دیوان کا بیٹا بولا مہاراج جو ہوا سو ہوا اب وہ بات کیا چاہیے
جس سے اوسکو اپنے گھر لیچلیے راج پوتر بولا بھائی یہ بھی تمھین سے ہوگا دیوان کے بیٹے نے کہا آج
ایک کام کیجیے پدماوتی کے پاس جائیے اور جو کہون سو کیجیے پہلے تو اوسے جا کر بہت سا اخلاص پیار
کرو جب وہ سو جائے تب اوسکا زیور اوتار یہ ترسول اوسکی بائین جانگھہ مین مار وہان سے تربت
چلے آؤ یہ سُن راج کمار رات کو پدماوتی کے پاس گیا اور بہت سی باتین دوستی کی کر دونون ملکر سو رہے
لیکن باطن مین یہ قابو دیکھتا تھا غرض جب راج کنیا سو گئی تو اون نے سارا گہنا اوتار لیا اور جانگھہ مین
ترسول مار اپنے مکان کو چلا آیا سارا احوال پردھان کے بیٹے سے بیان کر سب گہنا اوسکے آگے رکھدیا
پھر وہ زیور اوٹھا راجکمار کو ساتھ لے جوگی کا بھیس بنا کر ایک میدان مین جا بیٹھا آپ تو گرو بنا اور اوسے
چیلہ ٹھہرا کر اوس سے کہا بازار مین جا کر اس گہنے کو بیچ اگر کوئی اسمین تجھے پکڑے تو اوسے میرے پاس
لے آنا اوسکی بات سُن راج پتر نے زیور کو لے شہر مین جا متصل راجہ کی ڈیوڑھی کے ایک سنار کو دکھایا
اوسنے دیکھتے ہی پہچان کر کہا کہ راج کنیا کا گہنا ہے سچ کہہ تو نے کہان پایا یہ اوس سے کہہ رہا تھا کہ دس
بیس آدمی اور بھی اکٹھے ہو گئے غرض کوتوال نے یہ خبر سن آدمی بھیج راج کمار کو مع زیور اور سنار پکڑوا منگایا
اور اوس زیور کو دیکھہ اوس سے پوچھا کہ سچ کہہ یہ تو نے کہان سے پایا جب اوسنے کہا مجھے گورو نے بیچنے کو
دیا ہے پر مجھے معلوم نہین کہ وے کہان سے لائے تب کوتوال نے اوسکے گورو کو بھی پکڑوا منگایا اور دونو کو
زیور سمیت راجہ کے حضور مین لا کر تمام احوال عرض کیا یہ ماجرا سنکے راجہ جوگی سے پوچھنے لگا کہ نا تھہ جی یہ
گہنا تمنے کہان سے پایا جوگی بولا مہاراج کالی چودس کی رات کو مین مرگھٹ مین ڈاکنی منتر سدھ کرنے کو
گیا تھا وہ جب ڈاکنی آئی تو مین نے اوسکا زیور اور کپڑا اوتار لیا اور بائین جانگھہ مین اوسکے ترسول کا
نشان کر دیا اسطرح سے یہ گہنا میرے ہاتھہ آیا ہے یہ بات راجہ جوگی سے سُن محل مین گیا اور جوگی آسن پر
راجہ نے رانی سے کہا تو پدماوتی کی بائین جانگھہ مین دیکھہ تو نشان ہے کہ نہین اور کیسا نشان ہے

گئی وہان جاکر کنور دیکھتا کیا ہے کہ جابجا نخلہے روشن اور سہیلیان رنگ رنگ کی پوشاکین پہنے ہاتھ باندھے باادب کھڑی ہین ایک طرف بیچ پھولون کی بچھی ہے اپنے اپنے قرینے سے عطردان پاندان گلاب پاش چنگیر چوگھڑی ارگجہ کستوری کیسر کٹوریون مین بھرا ہوا دھرا ہے کہین اچھی اچھی معجونون کی ڈبیان چنی ہین کہین بھانت بھانت کے پکوان دھرے ہین تمام در و دیوار نقش و نگار سے آراستہ اور اوپر ایسی صورتین بنی ہوئی ہین کہ ہر ایک دیکھتے ہی محو ہو جاوے غرض ساری عیش و طرب کے سامان و ساز مہیا ہین عجب سمین کا عالم ہے کہ جسکا کچھہ بیان نہین ہوسکتا اوسی مکان مین رانی پدماوتی نے راج کنور کو لیجاکر بٹھایا اور پاؤن دھلوا صندل بدن مین لگا پھولون کے ہار پہنا گلاب چھڑک پنکھا اپنے ہاتھ سے جھلنے لگی آہین کنور بولا ہم تمہارے دیکھنے سے ٹھنڈے ہوئے اتنی محنت کیون کرتے ہو تمہارے نازک نازک ہاتھ پنکھے کے لائق نہین ہمین پنکھا دو تم بیٹھو پدماوتی بولی کہ مہاراج آپ بڑی محنت کرکے ہمارے واسطے آئے ہین ہمین آپ کی خدمت کرنی لازم ہے تب ایک سہیلی نے رانی کے ہاتھ سے پنکھا لیکر کہا یہ ہمارا کام ہے ہم خدمت کرین اور تم آپس مین آنند کرو وے باہم پان کھاؤ لگو اور اختلاط کی باتین کرنے کہ اتنی مین بھور ہوئی راج کنیا نے اوسے جہپار کھا جب رات ہوئی تو پھر باہم عیش مین مشغول ہوئے اسیطرح سے کتنے ایک دن بیت گئے راج کنور جب جانے کا ارادہ کرے تو راج کنیا جانے نہ دے اسیطرح ایک مہینا گذر گیا تب تو راجہ بہت گھبرایا اور فکرمند ہوا ایک روز کی بات یہ ہے کہ رات کے وقت اکیلا بیٹھا ہوا جی مین یہ سوچتا کرتا تھا کہ دیس راج پاٹ گھر سب کچھ تو چھوٹا ہے پر ایک ایسا دوست ہمارا کہ جسکے باعث سے یہ سکھہ پایا اوس سے بھی مہینے بھر سے ملاقات نہین ہوئی وہ اپنے جی مین کیا کہتا ہوگا اور کیا جانے اوسپر کیا گذرتی ہوگی اسی فکر مین بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے مین راج کنیا بھی آن پہونچی اور حالت دیکھکر پوچھنے لگی مہاراج تمھین کیا دکھہ ہے جو تم ایسے اداس بیٹھے ہو مجھسے کہو تب وہ بولا کہ ایک دوست ہمارا بہت پیارا دیوان کا بیٹا ہے اوسکا کچھ حال مہینے بھر سے معلوم نہین وہ ایسا چترپنڈت متر ہے کہ اوسکے گنون سے مین نے تمھین پایا اور اوسی نے سب تیرا بھید بتایا راج کنیا بولی مہاراج تمہارا چت تو وہان ہے تم یہان سکھہ کیا کروگے اس سے بہتر یہ ہے کہ مین پکوان مٹھائی سب کچھ تیار کرکے بھجواتی ہون آپ بھی سدھارئے اوسکو کھلا پلا بہت تسلی کرخاطر جمع سے پھر آئیے یہ سنتے ہی راج کنور وہان سے اوٹھکر باہر آیا اور رانی نے بس ملوا طرح طرح کی مٹھائی بنواکر بھجوائی کنور منتری کے پتر کے پاس جاکر بیٹھا ہی تھا کہ اتنے مین وہ مٹھائی آن پہونچی پردھان کے بیٹے نے پوچھا مہاراج یہ مٹھائی کسطرح سے آئی راج پتر بولا مین وہان تیری چنتا مین اوداس بیٹھا تھا کہ اتنے مین رانی نے آمیری طرف دیکھکر پوچھا اوداس کیون بیٹھے ہو کچھ سبب اسکا بتاؤ پھر مین نے بھید تیرے چترائی کے سب اوس سے بیان کیے تب یہ احوال سنکے اوسنے مجھ

اپنا دکھڑا کیا کرتی ہون یہ بات راج پوتر نے سن دل مین خوش ہو بڑھیا سے کہا کل جسوقت جانے لگنا تو ایک سندیسہ ہمارا بھی لیتی جائیو اوسنے کہا بیٹا کل پر کیا موقوف ہو ابھی مجھسے جو کچھ کہو سو مین تیرا پیغام پہونچا دون تب وسنے کہا تو اتنا جاکر کہدے کہ جیٹھہ سدی پنچمی کو تالاب کے کنارے جس راج پتر کو تمنے دیکھا تھا سو آن پہونچا ہے اتنی بات کے سنتے ہی بڑھیا لاٹھی ہاتھ مین لے راج مندر کو گئی وہان جاکر دیکھا کہ راج کنیا اکیلی بیٹھی ہے جب یہ سامنے پہونچی تو اوسنے سلام کیا اسپر وہ بولی دھیا بالک پن مین تیری خدمت کی اور دودھ پلایا اب بھگوان نے تجھے بڑا کیا یہ جی چاہتا ہے کہ تیری جوانی کا سکھہ دیکھون تو مجھے بھی چین ہووے اسیطرح کی باتین محبت آمیز کرکے کہنے لگی کہ جیٹھہ سدی پنچمی کو تالاب کے کنارے جس کنور کا تونے سن لیا ہے سو میرے گھر آنکر اوترا ہے اوسنے مجھے یہ سندیسہ دیا ہو کہ جو بچن کیا تھا وہ پورا کرو ہم آن پہونچے ہین اور مین بھی یہ کہتی ہون کہ وہ کنور تیرے ہی جوگ ہی جیسی تو روپ وتی ہے ویسے ہی وہ گنونت ہی یہ سب باتین سن خفا ہوا تھو نہین چندن لگا بڑھیا کے گالون مین طمانچے مارو وہ کہنے لگی کمبخت میرے گھر سے نکل یہ دق ہوا وسطرح سے اوٹھتی بیٹھتی کنور کے پاس آئی اور سب اپنا احوال کہا راج کمار سنکر چکا بکا ہو گیا تب دیوان کا بیٹا بولا مہاراج کچھ فکر نہ کیجیے یہ بات آپکے دھیان مین نہین آئی پھر اوسنے کہا سچ ہے پر تو مجھے سمجھا کہ میرے جی کو چین ہووے اوسنے کہا جو دسون اونگلیان صندل کی بھر کر مُنہ پر مارین تو اوسنے یہ بتایا کہ دس روز چاندنی کی ہو تبھی پیر تو اندھیرے مین ملونگی غرض دس روز کے بعد بڑھیا نے اوسکی خبر پھر جاکر کہی تب اوسنے کیسر سے تین اونگلیان بھر اوسکے گال پر مارین اور کہا میرے گھر سے نکل آخر بڑھیا ناچار ہو کر وہان سے چلی اور جو کچھ بیوراتھا سب راج پتر سے آکر کہا یہ سنتے ہی وہ غم کے دریا مین ڈوب گیا اوسکا یہ احوال دیکھ پھر دیوان کے بیٹے نے کہا اندیشہ نکر اس بات کا مدعا اور کچھ ہے وہ بولا میرا جی بیچین ہے مجھسے جلد کہو تب اوسنے کہا وہ کپڑون سے ہے اسلیے اور تین روز کا وعدہ کیا ہے چوتھے دن تمھین بلا بھیجینگی غرضکہ جب تین روز ہو چکے تو بڑھیا نے اوسکی طرف سے خیر و عافیت پوچھی تب اوسنے بڑھیا کو خفا ہو کر پچھم کی طرف کی کھڑکی سے نکال دیا پھر یہ احوال بڑھیا نے راج کنور سے آکر کہا وہ سنکر اوداس ہوا اتنے مین دیوان کا پتر بولا کہ اس بات کا یہ بیورا ہے کہ آج رات کو وہ تمکو اوسی کھڑکی کی راہ بلایا ہے یہ سنتے ہی نہایت خوش ہوا غرض جب وہ وقت آیا اودی رنگ کی جوڑے نکالے چن بنا پگڑیان باندھ کپڑے پہن ہتھیار سج سجا تیار ہوئے کہ اس عرصے مین دو پہر رات گذر گئی اوسوقت ایک عالم سنسان کا تھا کہ یہ بھی سونٹھہ مارے چپ چاپ چلے جاتے تھے جب کھڑکی کے پاس پونہچے دیوان کا بیٹا باہر کھڑا رہا اور یہ کھڑکی کے اندر گیا دیکھتا کیا ہے کہ راج کنیان بھی وہین کھڑی راہ دیکھتی ہے کہ اسمین ان دونون کی چار نظرین ہوئین تب راج کنیا ہنسی اور کھڑکی بند کرکے راج کنور کو ساتھ لے رنگ محل مین

اوسکے آگے حقیقت کہنے لگا کہ اے مترایک ات سندری نانکہ دیکھی نہ اوسکا نام جانتا ہون نہ ٹھاون جو وہ مجھے نہ ملیگی تو مین اپنی جان نہ رکھونگا یہ مین نے اپنی جی مین نشچے بچارا ہے یہ احوال دیوان کا بیٹا سُن اوسی سوار کروا اپنے گھر کو تولے آیا پر راجہ کا بیٹا جوہ کی پیر سے ایسا بیکل تھا کہ لکھنا پڑھنا کھانا پینا سونا راج کاج سب کچھ تج بیٹھا نقشہ اوسکی صورت کا لکھ لکھ دیکھتا اور روتا نہ اپنی کہتا نہ اور کی سنتا دیوان کے بیٹے نے یہ حالت جو اوسکی برپہی ہوئی تھی جب دیکھی تو اوس سے کہا کہ جسنے عشق کی راہ مین قدم رکھا ہے پھر وہ جیتا نہین اور جو جیا تو اوسنے بہت دُکھ پایا اسواسطے گیانی لوگ اس راہ مین پانون نہین رکھتے پھر اوسکی بات سُن راج کمار بولا مین نے تو اس راہ مین پانون دیا اسمین سُکھ ہو یا دُکھ جب ایسا مضبوط کلام اوسکا سنا تب وہ بولا کہ مہاراج تمسے چلتے وقت کچھ کہا تھا تمنے کچھ اوس سے پھر اوسنے جواب دیا کہ مین نے کچھ کہا نہ اوس سے کچھ سنا تب دیوان کا بیٹا بولا اوسکا ملنا بہت مشکل ہے اوسنے کہا جو وہ ملی تو ہماری جان رہی نہین تو گئی پھر اوسنے پوچھا کچھ اشارہ کہا بھی کیا تھا کنور نے کہا جو اوسنے حرکتین کی تھین سو یہ ہین کہ ایکا ایکی مجکو دیکھ سر پر سے کنول کا پھول اوتار کان سے لگا دانت سے کترا پانون تلے دبا کر چھاتی سے لگا لیا یہ سُن دیوان کے بیٹے نے کہا ان اشارون کو ہم سمجھے ہین اور نام اور ٹھاون سب اوسکا جانا وہ بولا جو سمجھے ہو وہ بیان کرو یہ کہنے لگا سنو راجہ کنول کا پھول سر سے اوتار کان سے جو لگایا تو گویا اوسنے تمکو بتایا کہ مین کرناٹک کی رہنی والی ہون اور پانون سے جو دبایا سو کہا پدماوتی میرا نام ہے اور دانت سے جو کترا سو بتایا کہ مین ڈنڈوت راجہ کی بیٹی ہون پھر اوٹھا چھاتی سے لگایا سو کہا تم میرے ہردے مین بسے ہو جب اتنی بات کنور نے سُنی تو اوس سے کہا بہتر یہ ہے کہ مجھے اوسکے شہر مین لیچلو یہ کہتے ہی کپڑے پہن ہتھیار باندھ کچھ جواہر لے گھوڑون پر سوار ہو دونون نے اوس سمت کی راہ لی کئی دن کے بعد کرناٹک دیس مین پہونچ شہر کی سیر کرتے ہوئے راجہ کے محلون کے نیچے آئے تو دیکھتے کیا ہین کہ ایک بڑھیا اپنے دروازہ پر بیٹھی ہوئی چرخہ کاتتی ہے یہ دونون گھوڑون سے اوترا اوسکے پاس جا کہنے لگے مائی ہم مسافر سوداگر ہین مال ہمارا پیچھے آتا ہے اور ہم جگہہ ڈھونڈھنے کے واسطے آگے بڑھ آئے ہین جو جگہہ تمین دے تو ہم رہین بڑھیا اون کی صورتون کو دیکھ اور باتون کو سُن رحم کر بولی یہ گھر تمھارا ہے جبتلک تمھارا جی چاہے رہو غرض یہ سُن مکان مین اوترے تو کتنی ایک دیر کے بعد بڑھیا مہربانی سے اون پاس آن بیٹھکر باتین کرنے لگی اسمین دیوان کے بیٹے نے اوسمین سے پوچھا تیری آل اولاد اور کنبے مین کون ہے اور کیونکر گذران ہوتی ہے بڑھیا نے کہا بیٹا میرا راجہ کی خدمت مین بہت اچھی طرح سے آسودہ ہی اور پدماوتی جو راج کنیان ہے بندی اوسکی دودھ پلائی ہے اس بوڑھاپے کر آنے سے گھر مین رہتی ہون پر راجہ میرے کھانے پینے کی خبر لیتا ہے مگر اوس لڑکی کے دیکھنے کو روز ایک وقت جاتی ہون وہان سے آن کر گھر مین

آنند مین گذرتے ہین اور کوڑ مو کھون کے دن کل کل اور نیند مین اس سے بہتر یہ ہے کہ اتنی راہ اچھی باتون مین
چرچے مین کٹ جاوے اے راجہ مین کتھا کہتا ہون اوسے سُن ۔ ۔ ۔

پہلی کہانی

ایک راجہ پرتاپ مکٹ نام بنارس کا تھا اور اوسکے بیٹے کا نام بجرمکٹ جسکی ناری کا نام مہادیبی ایک دن
کنور اپنے دیوان کے بیٹے کو ساتھ لے شکار کو گیا اور بہت دور جنگل مین جا نکلا اور اوسکے بیچ ایک سندر
تالاب دیکھا کہ اوسکے کنارے ہنس چکوی چکوا بگلے مرغابیان سب کلول مین تھے چارون طرف پختہ گھاٹ
بنے ہوے کنول تالاب مین پھولے ہوئے کنارون پر طرح طرح کے درخت لگے ہوئے جنکی گھنی گھنی چھانہہ مین
راجہ کا دیوان کے بیٹے سمیت شکار کو جانا اور ایک تالاب پر کسی راجہ کی بیٹی کو دیکھکر عاشق ہونا



ٹھنڈی ہوا آتی تھی اور پنچھی پھیر و درختون پر چھپون مین تھے اور رنگ برنگ کی پھول بن مین پھول رہے تھے
اوپر بھونرون کے جھنڈ کے جھنڈ گونج رہے کہ اوس تالاب کے کنارہ پہونچے اور مونہہ ہاتھ دھوکر اوپر آئے
وہان ایک مہادیو کا مندر تھا گھوڑون کو باندھ مندر کے اندر جا مہادیو کا درشن کر باہر نکلے جتنی دیر اونکو
درشن مین لگی تھی اوسی عرصہ مین کسو راجہ کی بیٹی سہیلیون کا جھنڈ ساتھ لیے ہوئے اوسی تالاب کے دوسرے
کنارے پر اشنان کرنے آئی سو اشنان دھیان پوجا کر سہیلیون کو ساتھ لیے درختون کی چھانہہ مین ٹہلنے لگی
ادھر دیوان کا بیٹا تھا اور راجہ کا بیٹا پھرتا تھا کہ اچانک اسکی اور راجہ کی بیٹی کی چار نظرین ہوئین دیکھتے ہی
اوسکے روپ کو راجہ کا بیٹا فریفتہ ہوا اور اپنے دل مین کہنے لگا کہ اے چنڈال کام دیو مجکو کیون ستاتا ہے اور
اوس راج پوتری نے اوس کنور کو دیکھہ سر مین جو کنول کا پھول پوجا کر کے رکھا تھا وہی پھول ہاتھ مین
لے کان سے لگا دانت سے کتر پانون تلے دبا پھر اوٹھا چھاتی سے لگا لیا اور سہیلیون کو ساتھ لے سوار ہو اپنے
مکان کو گئی اور یہ راجہ پوتر نہایت نراس ہو برہ مین ڈوبا ہوا دیوان کے لڑکے کے پاس آیا اور ساتھ شرم کے

اکیلے تم میرے پاس آنا راجہ نے کہا تم جاؤ مین مقرر تنہا آؤنگا اسطرح راجہ سے بچن لے رخصت ہو مٹھہ مین
جا بیٹھا سو سب سامان لے وہ تو مرگھٹ مین جا بیٹھا اور یہان راجہ اپنے جی مین فکر کرنے لگا اسمین
وہ ساعت بھی آن پہونچی تب راجہ وہان تلوار باندھ لنگوٹ کس اکیلا شب کو جوگی کے پاس جا پہونچا
اور اوسکو آدیس سنایا جوگی نے کہا آؤ بیٹھو پھر راجہ وہان بیٹھگیا تو دیکھتا کیا ہے کہ چارون طرف بھوت
پریت ڈائین طرح طرح کی ہولناک صورتین بنائے ناچتی ہین اور جوگی بیچ مین بیٹھا دو کپال بجاتا ہی راجہ نے
یہ احوال دیکھ کچھ ڈر بھونکیا اور جوگی سے کہا مجھے کیا آگیا ہے اوسنے کہا راجہ تم آئے ہو تو ایک کام کرو
یہان سے دکھن طرف دو کوس پر ایک مرگھٹ ہی اوسمین ایک سرس کا درخت ہی تسمین ایک مردہ
لٹکتا ہے اوسے میری پاس تر ت لے آؤ کہ مین یہان پوجا کرتا ہون راجہ کو اودھر بھیج آسن مار آپ جپنے لگا
ایک تو اندھیری رات ڈراتی تھی دوسری مینہہ کی ایسی جھڑی لگی ہوئی گویا آج برس کر پھر کبھی نہ برسیگا اور
بھوت پلید ایسا شور و غل کرتے تھے کہ سور بیر بھی ہو تو دیکھ کے گھبرا جاوے لیکن راجہ اپنی راہ چلا جاتا تھا
سانپ جو آن آن پانون مین لپٹتے تو اونکو منتر پڑھ چھوڑا دیتا ندان جون تون کٹھن باٹ کاٹ کر راجہ اوس
مسان مین پہونچا دیکھا کہ بھوت پکڑ پکڑ کر آدمیون کو دیمارتے ہین ڈائین لڑکون کے کلیجے چباتی ہین شیر
ڈھاڑتے ہین ہاتھی چنگھاڑتے ہین غرض اوس درخت کو جو دھیان کر دیکھا تو جڑ سی پھنک تک ہر ایک
ڈال پات اوسکا دھڑ دھڑ جلتا ہے اور ہر چار طرف سی ایک شعلہ بر پا ہو رہا ہے کہ مارے مارے خبردار جانی نپاوے
راجہ اوس احوال کو دیکھ نہ ڈرا لیکن اپنے جی مین کہتا تھا ہو نہو یہ وہی جوگی ہے جسکی بات مجھے دیو نے
کہی تھی اور پاس جا کر جو دیکھا تو ایک مردہ رسی سے بندھا اولٹا لٹکتا ہے مردے کو دیکھ راجہ خوش ہوا کہ میری
محنت پھل ہوئی کھانڈا پھر لے اوس پیڑ پر چڑھے ایک ہاتھ تلوار کا ایسا مارا کہ رسی کٹ مردہ نیچے گر پڑا
اور گرتے ہی ڈاڑھین مار مار رونے لگا تب راجہ اوسکی آواز سن خوش ہوا اپنے دل مین کہنے لگا بھلا یہ دیو
جیتا تو ہے پھر اوتر کر اوس سے پوچھا تو کون ہے وہ سنتے ہی کھلکھلا کر ہنسا راجہ کو اس بات کا بڑا اچنبا ہوا پھر
وہ مردہ اوسی درخت پر چڑھکر لٹک گیا راجہ بھی دوہین چڑھکر اوسے بغل مین دبا نیچے لے آیا اور کہا چنڈال
تو کون ہے مجھسے کہہ اوسنے مجھی جواب ندیا راجہ نے سوچکر جی مین کہا شاید وہی تیلی ہے جو دیو نے کہا تھا جوگی نے
مسان بنا کر رکھا ہے یہ بچارا اوسے چادر مین باندھ جوگی کے پاس لیچلا جو تر ایسا ساہس کریگا وہ سدھ ہو لیگا
تب وہ بیتال بولا تو کون ہے اور کہان لیے جاتا ہے راجہ نے جواب دیا کہ مین راجہ بکرم ہون تجھے جوگی کیپاس
لیے جاتا ہون اوسنے کہا ایک شرط سے چلتا ہون جو رستے مین تو بولیگا تو مین اولٹا پھر آؤنگا راجہ نے
اوسکی شرط مانی اور لیچلا پھر بیتال بولا اے راجہ پنڈت چترسدھان لوگ جو ہین تنکے دن تو گیت اور شاستر کے

اوس جگہ بٹھا کر بیٹھا پھر ایک گھڑی کے پیچھے چلا گیا راجہ نے اوسکے جانے کے بعد اپنے من مین بچارا کہ جسے دیو نے کہا تھا وہی تو نہو یہ گمان کر پھل نکھایا اور بھنڈاری کو بلا کر دیا کہ اسے اچھی طرح سے رکھنا یہ جوگی ہمیشہ اسیطرح سے آتا اور ایک پھل روز دیجاتا اتفاقاً ایک روز راجہ اپنے اصطبل کے دیکھنے کو گیا اور مصاحب بھی کچھ ساتھ تھے اتنے مین جوگی بھی وہان پہونچا اور اوسی طرح سے پھل راجہ کے ہاتھ دیا وہ اوسے اوچھالنے لگا کہ یکبارگی ہاتھ سے زمین پر گر پڑا اور بندر نے اوٹھا کر توڑ ڈالا ایسا ایک لعل اوسمین سے نکلا کہ راجہ اور مصاحب اوسکی جوت کو دیکھ حیران ہوئے تب راجہ نے جوگی سے کہا کہ تو نے یہ لعل مجھے کسواسطے دیا تب اوسنے کہا اے مہاراج شاستر مین لکھا ہے کہ خالی ہاتھ اتنی جگہہ نجائیے راجہ گرو جوتشی بید بیٹی کے اسواسطے کہ یہان پھل سے پھل ملتا ہے اے راجہ تم ایک لعل کو کیا کہتے ہو مین نے جتنے پھل تمکو دیے ہین اون سب مین رتن ہے یہ بات سُن راجہ نے بھنڈاری سے کہا جتنے پھل تمھین دیے ہین اون سبکو لے آؤ بھنڈاری راجہ کی اگیا پر ترنت لے آیا اور اون پھلون کو جو توڑوایا تو سب مین سے ایک ایک لعل پایا جب اتنے لعل دیکھے تو راجہ نہایت خوش ہوا اور رتن پارکھی کو بلوا کر لعلون کو پرکھوانے لگا اور یون بولا کہ ساتھ کچھ نہین جاویگا دنیا مین دھرم بڑی چیز ہے جو کچھ ہر ایک پرپ کا مول ہو سو دھرم سے کہدیجیے یہ بات سُن جوہری بولا کہ مہاراج تمنے سچ فرمایا جسکا دھرم رہیگا اوسکا سب کچھ رہیگا دھرم ہی ساتھ جاتا ہے اور وہی دونون جہان مین کام آتا ہے سنو مہاراج ہر ایک پرپ اپنے رنگ سنگ ڈنگ مین درست ہے اگر ہر ایک کا مول کروڑ کروڑ کہون تو بھی نہین ہو سکتا فی الواقع ایک ایک رتی ایک ایک لعل کی قیمت ہے یہ سُن راجہ بہت سانوش ہوا جوہری کو خلعت دی رخصت کیا جوگی کا ہاتھ پکڑ گدی پر لے آیا اور کہنے لگا میرا تو سارا ملک بھی ایک لعل کا بہا نہین ہے تمنے دگنیر ہو کے جو اتنے رتن میرے تئین دیے اسکا بچار کیا ہے سو تم مجھسے کہو جوگی بولا اے راجہ اتنی باتین ظاہر کرنی مناسب نہین جنتر منتر اوکھد دھرم گھر کا احوال حرام کا کھانا بڑی بات سنی ہوئی یہ سب باتین مجلس مین کہی نہین جاتین خلوت مین کہونگا سنو یہ قاعدہ ہے جو بات چھ کان مین پڑتی ہے وہ مخفی نہین رہتی چار کان کی بات کوئی سنتا ہے اور دو کان کی بات برہما بھی نہین جانتا آدمی کا تو کیا ذکر ہے یہ بات سن جوگی کو نرالے مین لے راجہ پوچھنے لگا کہ گسائین جی تمنے اتنے لعل مجھے دیے اور ایک روز بھی بھوجن نکیا مین بہت شرمندہ ہون جو اپنا مطلب ہو سو کہو جوگی بولا راجہ گودا وری ندی کے تیر مہاشمشان مین منتر سدھ کرونگا اوس سمے اشٹ سدھ مجھے ملیگی سو مین تمسے بھکشا مانگتا ہون ایک روز تم میرے پاس رات بھر رہنا تمھارے پاس رہنے سے میرا منتر سدھ ہو دیگا تب راجہ نے کہا خوب مین آؤنگا تم وہ دن ہمین بتا جاؤ جوگی بولا کہ بھادون بدی چودس منگل وار کی سانجھ ہتھیار باندھ

بیسوا کو تپسی کے لانے کے واسطے بیڑا دیکر رخصت کیا وہ اوس بن مین گئی اور جوگی کے مکان پر پہونچ دیکھتی کیا ہے کہ وہ جوگی سچ ہی اوندھا لٹک رہا ہے نہ کچھ کھاتا ہے نہ پیتا ہے اور سوکھ رہا ہے غرض اوس بیسوا نے حلوا پکا اوس تپسی کے مونہہ مین دیا اوسے میٹھا جو لگا تو وہ اوسے چاٹ گیا پھر اوس بیسوا نے اور لگا دیا اسیطرح دو روز تک حلوا چٹایا کی اوسکے کھانے سے ایک قوت اوسے ہوئی تب اوسنے آنکھین کھول درخت سے نیچے اوترا اس سے پوچھا تو یہان کس کام کو آئی بیسوا نے کہا مین دیو کنیان ہون سرگ لوک مین تپسیا کرتی تھی اب اس بن مین آئی ہون پھر اوس تپسی نے کہا تمھاری منڈھی کہان ہے ہمین دکھاؤ تب وہ بیسوا اوس تپسی کو اپنی منڈھی مین لاکر کٹھن بھوجن کروانے لگی تو تپسی نے دھوان پینا چھوڑ دیا اور ہر روز کھانا کھانے پینے لگا نداں کام دیو نے اوسے ستایا پھر تپسی نے اوس سے بھوگ کیا جوگ کھویا اور بیسوا کو گربھ رہا دس مہینے مین لڑکا پیدا ہوا جب کئی ایک مہینے کا ہوا تب اوس رنڈی نے تپسی سے کہا کہ گسائین جی اب چلکر تیرتھ جاترا کیجیے جس سے سر پر کے سب پاپ کٹین ایسی باتین کرا اوسے بھلا لڑکا اوسکے کاندھے پر چڑھا راجہ کی مجلس کو چلی کہ جہان سے وہ اس بات کا بیڑا اوٹھا کر آئی تھی جسوقت راجہ کے سامنے پہونچی راجہ اوسکو دور سے پہچان اور لڑکے کو اوسکے کاندھے پر دیکھہ اہل مجلس سے کہنے لگا دیکھو یہ تو وہی بیسوا ہے جو جوگی کے لینے کو گئی تھی اونھون نے عرض کی کہ مہاراج سچ فرماتے ہین یہ وہی ہے اور ملاحظہ فرمایئے کہ جو باتین حضور مین عرض کر گئی تھی وہ سب وقوع مین آئین یہ باتین راجہ کی اور مجلسیون کی جب جوگی نے سنین تو سمجھا کہ راجہ نے میری تپسیا کے ڈگانے کے لیے یہ جتن کیا تھا جوگی یہ اپنے جی مین بچار کر وہان سے اوٹھا شہر کے باہر نکل اوس لڑکے کو مار ڈالا اور ایک جنگل مین جا جوگ کرنے لگا اور بعد چند روز کے اوس راجہ کا واقعہ ہوا اور جوگی نے جوگ پورا کیا غرض اسکا بیورا یہ ہے کہ تم تین آدمی ایک نگر مین اور ایک نچھتر جوگ مہورت مین پیدا ہوئے ہو تمنے راجہ کے گھر مین جنم لیا دوسرا تیلی کے گھر ہوا تیسرا جوگی کمہار کے گھر پیدا ہوا تم تو یہان کا راج کرتے ہو اور تیلی کا بیٹا پاتال کی راج کا مالک تھا سو کمہار نے خوب اپنا جوگ سادھہ تیلی کو مار مگھٹ پشاچ بنا سرس کے درخت مین اوندھا لٹکا رکھا ہے اور تیری مارنے کی فکر مین ہے اگر تو اوسے بھیجا تو راج کریگا اس احوال سے مین نے تجھے خبردار کیا تو اوس سے غافل مت رہنا اتنی بات کہکر دیو تو چلا گیا یہ اپنے محل مین داخل ہوا جب صبح ہوئی تو راجہ باہر نکل بیٹھا اور دربار عام کو حکم کیا جتنے چھوٹے بڑے نوکر چاکر تھے سب نے آکر حضور مین نذرین دین اور شادیانے بجنے لگے سارے شہر کو عجب ایک طرح کی خوشی اور خرمی حاصل ہوئی کہ جا بجا اور گھر گھر ناچ راگ مچگیا پھر راجہ دھرم راج کرنے لگا ایک دن کا ذکر ہے کہ شانت شیل نام جوگی ایک پھل ہاتھ مین لیئے راجہ کی سبھا مین آیا اور وہ پھل اوسکے ہاتھ مین دے آسن

تو اسے کہا کہ امر ہو دیگی اور ہمیشہ جوان رہیگی رانی نے اس بات کو سن راجہ سے پھل لے لیا راجہ باہر سبھا مین آیا اوس رانی کا آشنا ایک کوتوال تھا اوسنے وہ پھل اوسے دیا اتفاقاً ایک بیسوا کو توال کی دوست تھی اوسنے اوسے وہ پھل دیکر اوسکی خوبی بیان کی اوس بیسوا نے اپنے من مین بچارا یہ پھل راجہ کو دینے کے جوگ ہے یہ بات اپنے من مین ٹھہرا کر وہ پھل راجہ کو جا کر دیا راجہ نے پھل لے لیا اور اوسے بہت سا دھن دے وداع کیا اور پھل کو دیکھ اپنے جی مین چنتا کر سنسار سے اوداس ہو کہنے لگا کہ اس سنسار کی مایہ کسی کام کی نہین کیونکہ اس سے آخر نرک مین پڑنا ہوتا ہے تس سے بہتر یہ ہے کہ تپسیا کیجیے اور بھگوان کی یاد مین رہیے کہ جس سے آیندہ کو بھلا ہووے یہ بات دل مین ٹھان محل مین رانی سے پوچھا کہ تونے وہ پھل کیسا کیا اوسنے کہا کہ مین کھا گئی تب راجہ نے وہ پھل رانی کو دکھایا وہ دیکھتے ہی بھک سی رہگئی اور جواب بن نہ آیا پھر راجہ نے باہر آ اوس پھل کو ڈھلوا کر کھایا اور راج پاٹ چھوڑ جوگی بن اکیلا بن کے سُنے بن کو سدھارا بکرم کا راج خالی رہا جب یہ خبر راجہ اندر کو پہونچی تو اوسنے ایک دیو دھارا نگر کی رکھوالی کو بھیجا وہ دن رات اوس شہر کی چوکی دیا کرتا غرض اس بات کا شہرہ ملک بملک ہوا کہ راجہ بھرتری راج چھوڑ نکل گیا یہ خبر راجہ بکرم بھی ترت سُنتے ہی اپنے دیس مین آیا اوسوقت آدھی رات تھی اوس سمین نگری مین جاتا تھا کہ وہ دیو پکارا تو کون ہے اور جاتا کہان ہے کھڑا رہ اور اپنا نام بتا تب راجہ نے کہا مین ہون راجہ بکرم اپنے شہر کو جاتا ہون کون ہے جو مجھے روکتا ہے تب دیو بولا کہ مجھے دیوتاؤن نے اس نگر کی رکھوالی کو بھیجا ہے جو تم سچ راجہ بکرم ہو تو پہلے مجھسے لڑو پیچھے شہر مین جاؤ اس بات کے سنتے ہی راجہ نے چرنا گاچھ کر اوس دیو کو للکارا پھر وہ دیو بھی اوسکے سنگھ ہوا لڑائی ہونے لگی ندان راجہ دیو کو پچھاڑ اوسکی چھاتی چڑھ بیٹھا تب اوسنے کہا اے راجہ تو نے مجھے پچھاڑا مین تجھے جی دان دیتا ہون تب راجہ نے ہنسکر کہا تو دیوانہ ہوا ہے کسکو جی دان دیتا ہے مین چاہون تو تجھے مار ڈالون تو مجھے جی دان کیا دیگا تب وہ رکھشس بولا کہ اے راجہ مین تجھے کال سے بچاتا ہون پہلے میری ایک بات سن پھر بے پروا تمام دنیا کا راج کر آخر راجہ نے اوسے چھوڑ دیا اور اوسکی بات دل دیکر سُننے لگا پھر دیو نے یہ اوس سے کہا کہ اس شہر مین چندر بھان نام راجہ بڑا دانا تھا اتفاقاً ایک روز جنگل کو نکلگیا تو دیکھتا کیا ہے کہ ایک تپسی درخت مین اوندھا لٹکا ہوا ہے اور دھوان پی پی کر رہتا ہے نہ کسیسے کچھ لیتا ہے نہ بات کرتا ہے اوسکا یہ حال دیکھ راجہ نے اپنے گھر آ سبھا مین بیٹھکر یہ کہا کہ جو کوئی اوس تپسی کو لاوے وہ لاکھ روپیہ پاوے اس بات کو سُنکر ایک بیسوا نے راجہ کے پاس آ یہ عرض کی اگر مہاراج کی اگیا پاؤن تو اوسی تپسی سے ایک لڑکا جنوا کر اوسی کے کاندھے پر چڑھا کے لے آؤن اس بات کے سُنتے ہی راجہ کو اچنبھا ہوا اور اوس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دھارانگر نام ایک شہر وہان کا راجہ گندھرپ سین اوسکی چار رانیان تھین اون سے چھ بیٹے تھے ایک سے
ایک پنڈت اور زور آور تھا قضا کار بعد چند روز کے وہ راجہ مرگیا اور اوسکی جگہہ بڑا بیٹا شنکھ راجہ ہوا
پھر کتنے دنون کے پیچھے اوسکا چھوٹا بھائی بکرم بڑے بھائی کو مار کر آپ راجہ ہوا اور بخوبی راج کرنے لگا دن بہ دن
اوسکا راج ایسا بڑھا کہ تمام جنبو دیپ کا راجہ ہوا اور اچل راج کرکے ساکا باندھا کتنے دنون کے بعد راجہ نے
یہ اپنے دل مین بچارا کہ جن ملکون کا نام مین سنتا ہون اونکی سیر کیا چاہیے یہ اپنے دل مین ٹھان کر راجگدی
اپنے چھوٹے بھائی بھرتری کو سونپ آپ جوگی بن ملک ملک اور بن بن کی سیر کرنے لگا ایک برہمن
اوس شہر مین بسیا کرتا تھا ایک دن دیوتا نے اوسے امرت پھل لا دیا تب اوس پھل کو اپنے گھر مین لاکر
برہمنی سے کہا کہ جو کوئی اسے کھاویگا سو امر ہوویگا دیوتا نے پھل دیتے وقت یہ مجھسے کہا یہ سنکر برہمنی بہت سا
روئی اور کہنے لگی کہ یہ ہمین بڑا پاپ بھگتنا پڑا کیونکہ امر ہوکے کبتک بھیک مانگینگے بلکہ اس سے مرنا بہتر ہے
جو مر جاے تو سنسار کے دکھ سے چھوٹے تب برہمن بولا کہ لیتے تو لے آیا پر تیری بات سنکر میری عقل کھو گئی
اب جو تو بتاوے سو مین کرون پھر اوس برہمنی نے کہا یہ پھل راجہ کو دو اور اوسکے بدلے لکشمین تو
جس سے سوار تھا اور پرمارتھ کا کام ہو یہ بات سن برہمن راجہ کے پاس گیا اور اسین دی پھل کا احوال
بیان کرکے کہا کہ مہاراج یہ پھل آپ لیجیے اور مجھے کچھ لکشمین دیجیے آپکے پرنجیور رہنے سے مجھے سکھ ہے راجہ نے
برہمن کو لاکھ روپے دے وداع کر محل مین آیا جس رانی کو بہت چاہتا تھا اوسے وہ پھل دیکر کہا اے رانی

Baital Pachchees, Urdo.

INDIAN INSTITUTE

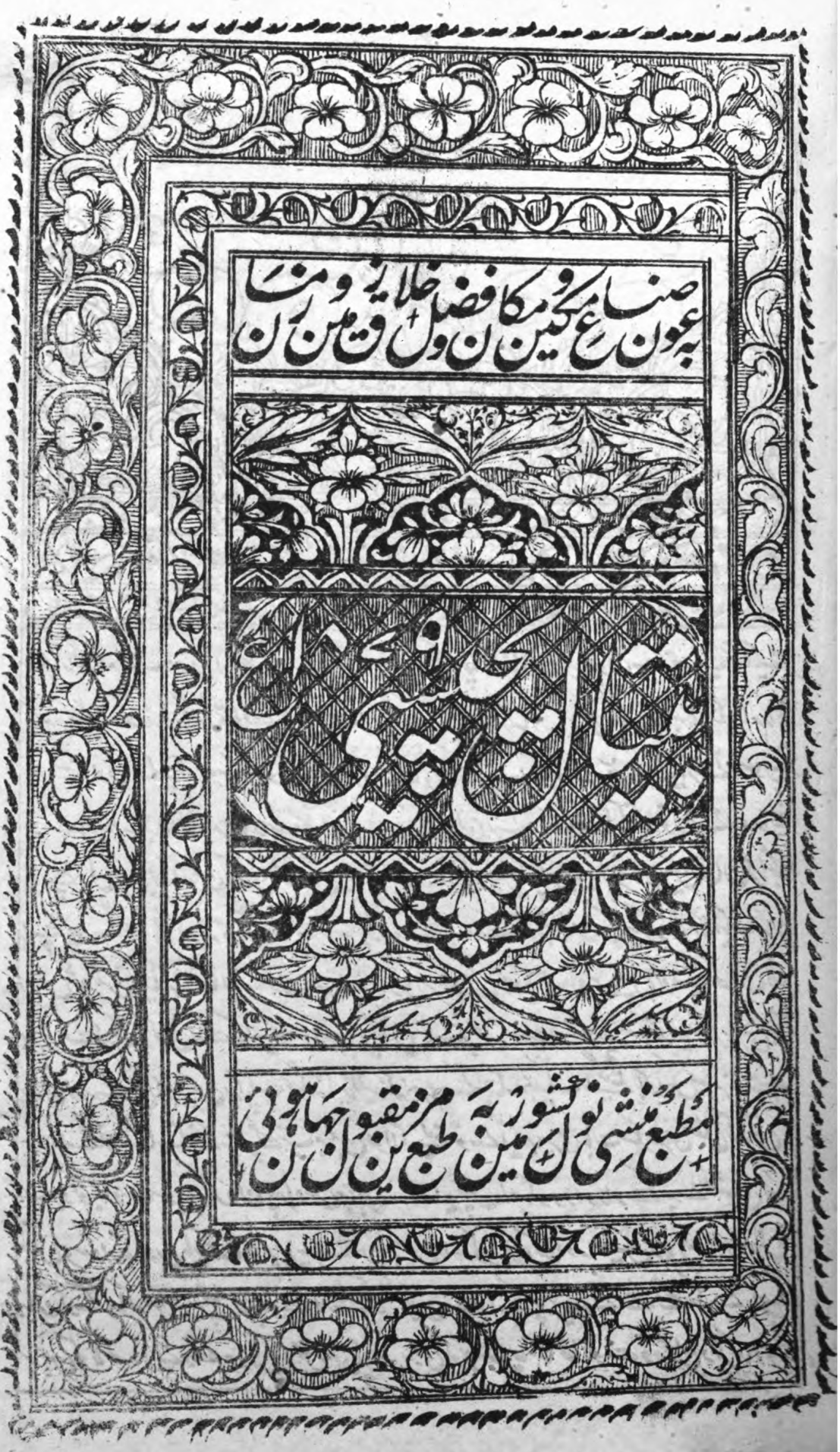

Baitāl - Pacīsī.

16.E.20.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

